بابِ مدینۂ عِلم

اَلْقَوْلُ الْقَیِّم
فِي
بَابِ مَدِیْنَةِ الْعِلْم

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

باب مدینۂ علم علیہ السلام
القول القیم
في
باب مدینۃ العلم علیہ السلام

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: اَجمل علی مجددی

نظرِ ثانی : ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ-Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : دسمبر 2016ء (1,100)

قیمت :

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آله وصحبه وبارک وسلم

فہرس

پیش لفظ

صحابہ کرام ﷡، کم و بیش سوا لاکھ سب کے سب رُواۃِ حدیث اور محدّثین تھے۔ اِس فضیلت میں سب برابر ہیں، لیکن روایت کردہ احادیث کی تعداد کے اعتبار سے ان کے مختلف درجات ہیں۔

حدیث مبارک روایت کرنے کے اعتبار سے ائمہ حدیث و اُصولِ حدیث نے صحابہ کرام ﷡ کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ ان میں سے پہلا طبقہ اُن صحابہ کرام ﷡ پر مشتمل ہے جو کثیر الروایہ ہیں اور جنھوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے بکثرت احادیث روایت کی ہیں۔ جیسا کہ امام ابن حزم، ابن الجوزی، النووی، بدر الدین العینی، السخاوی، السیوطی اور دیگر ائمہ نے لکھا ہے:

فَأَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷛ وَهُوَ أَكْثَرُ الصَّحَابَةِ رِوَايَةً بِإِجْمَاعٍ، لَهُ خَمْسَةُ آلَافِ حَدِيْثٍ وَثَلَاثُمِائَةٍ وَأَرْبَعَةٌ وَسَبْعُوْنَ حَدِيْثًا. (۱)

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ بالاجماع تمام صحابہ کرام ﷡ میں بکثرت روایت کرنے والے صحابی ہیں۔ اُن سے مروی احادیث کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵,۳۷۴) ہے۔

---

(۱) ۱۔ ابن حزم، أسماء الصحابة الرواة: ۳۱
۲۔ ابن الجوزي، تلقيح فهوم أهل الأثر: ۲۶۳
۳۔ بدر الدين العيني، عمدة القاري، ۱: ۷۰
۳۔ السخاوي، فتح المغيث، ۳: ۱۱۶-۱۱۷
۴۔ السيوطی، تدريب الراوی، ۲: ۲۱۷

وَأَمَّا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷛، فَعِدَّةُ مَا رُوِيَ لَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَلْفَا حَدِيْثٍ وَمِائَتَا حَدِيْثٍ وَسِتَّةٌ وَثَمَانُوْنَ حَدِيْثًا.(١)

حضرت انس بن مالک ﷛ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی اَحادیث کی تعداد دو ہزار دو سو چھیاسی (۲,۲۸۶) ہے۔

وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ ﷠، فَعِدَّةُ مَا رُوِيَ لَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَلْفُ حَدِيْثٍ وَسِتُّمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ حَدِيْثًا.(٢)

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷠ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث کی تعداد ایک ہزار چھ سو ساٹھ (۱,٦٦٠) ہے۔

---

(١) ١۔ ابن حزم، أسماء الصحابة الرواة: ٣٢
٢۔ ابن الجوزي، تلقيح فهوم أهل الأثر: ٢٦٣
٣۔ النووي، تهذيب الأسماء واللغات، ١: ١٣٧
٤۔ السخاوي، فتح المغيث، ٣: ١١٧
٥۔ السيوطی، تدريب الراوی، ٢: ٢١٧

(٢) ١۔ ابن حزم، أسماء الصحابة الرواة: ٣٢
٢۔ ابن الجوزي، تلقيح فهوم أهل الأثر: ٢٦٣
٣۔ ابن الجوزي، كشف المشكل، ٢: ٣١٢
٤۔ بدر الدين العيني، عمدة القاري، ١: ٧٠
٥۔ النووي، تهذيب الأسماء، ١: ٢٥٨
٦۔ السخاوي، فتح المغيث، ٣: ١١٧
٧۔ السيوطی، تدريب الراوی، ٢: ٢١٧

أَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ، فَرُوِيَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَلْفُ حَدِيْثٍ وَسِتُّمِائَةٍ وَثَـلاثُوْنَ حَدِيْثًا.(١)

سیدنا عبد اللہ بن عمر ﷺ کی حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی احادیث کی تعداد ایک ہزار چھ سوتیس (١,٦٣٠) ہے۔

وَأَمَّا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ﷺ، فَرُوِيَ لَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ وَأَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا.(٢)

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث کی تعداد ایک ہزار پانچ سو چالیس (١,٥٤٠) ہے۔

وَأَمَّا أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ ﷺ، فَرُوِيَ لَهَا أَلْفُ حَدِيْثٍ وَمِائَتَانِ وَعَشَرَةُ أَحَادِيْثَ.(٣)

---

(١) ١۔ ابن حزم، أسماء الصحابة الرواة:٣٢
٢۔ ابن الجوزي، تلقيح فهوم أهل الأثر:٢٦٣
٣۔ النووي، تهذيب الأسماء، ١:٢٦٢
٤۔ السخاوي، فتح المغيث، ٣:١١٧
٥۔ السيوطى، تدريب الراوى، ٢:٢١٧

(٢) ١۔ ابن حزم، أسماء الصحابة الرواة:٣٢
٢۔ ابن الجوزي، تلقيح فهوم أهل الأثر:٢٦٣
٣۔ النووي، تهذيب الأسماء، ١:١٤٩
٤۔ السخاوي، فتح المغيث، ٣:١١٧
٥۔ السيوطى، تدريب الراوى، ٢:٢١٧

(٣) ١۔ ابن حزم، أسماء الصحابة الرواة: ٣٢
٢۔ ابن الجوزي، تلقيح فهوم أهل الأثر: ٢٦٣
٣۔ بدر الدين العيني، عمدة القاري، ١: ٧٠

اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد ایک ہزار دو سو دس (۱,۲۱۰) ہے۔

وَأَمَّا أَبُوْ سَعِيْدٍ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سَنَانَ الْخُدْرِيُّ، فَرُوِيَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَلْفٌ وَمِائَةٌ وَسَبْعُوْنَ حَدِيْثًا.(١)

جبکہ حضرت ابو سعید سعد بن مالک بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد ایک ہزار ایک سو ستر (۱,۱۷۰) ہے۔

قابلِ حیرت اَمر یہ ہے کہ ان کثیر الروایہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام شامل نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو محدثین نے اوسط الروایہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طبقہ میں شامل کیا ہے اور آپ سے مروی احادیث کی تعداد صرف پانچ سو چھتیس (۵۳۶) بیان کی جاتی ہے(٢)۔ اکثر رُواۃ نے یہی تعداد بیان کی ہے اور دیگر نے اِسی کو من وعن نقل کر دیا ہے جب کہ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو اُنیس (۸۱۹) احادیث روایت کی ہیں۔

۴۔ السخاوي، فتح المغيث، ۳: ۱۱۷
۵۔ السيوطی، تدريب الراوی، ۲: ۲۱۷

(۱) ۱۔ ابن حزم، أسماء الصحابة الرواة: ۳۲
۲۔ ابن الجوزي، تلقيح فهوم أهل الأثر: ۲۶۳
۳۔ النووي، تهذيب الأسماء، ۲: ۵۱۹
۴۔ السخاوي، فتح المغيث، ۳: ۱۱۷
۵۔ السيوطی، تدريب الراوی، ۲: ۲۱۷

(۲) ۱۔ ابن حزم، أسماء الصحابة الرواة: ۳۲
۲۔ ابن الجوزي، تلقيح فهوم أهل الأثر: ۲۶۴
۳۔ النووي، تهذيب الأسماء، ۱: ۳۱۶
۴۔ بدر الدين العيني، عمدة القاري، ۲: ۱۴۷
۵۔ السيوطي، تاريخ الخلفاء، ۱: ۱۶۷

یہ امر حیرانگی کا باعث اس لیے بھی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلا کم عمر صحابی ہونے کا اعزاز پایا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی زیرِ کفالت رہے۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہونے کا شرف پایا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک تک آپ کی خدمت میں رہے، لیکن اس کے باوجود ان سے مروی احادیث کی تعداد اس قدر کم بیان کی جاتی ہے۔

اِس حیران کن اَمر کی طرف جب فقیر کی توجہ مبذول ہوئی تو حیرت اور اضطراب کے عالم میں سیر الصحابہ، علوم الحدیث اور اسماء الرجال کی کتب کو اچھی طرح کھنگالا کہ شاید کسی سے مذکورہ عدد سہواً درج ہو گیا ہے؛ لیکن جب ہر جگہ کم و بیش یہی تعداد لکھی ملی تو میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کو تمام کتبِ حدیث سے براہِ راست شمار کرنے کا ارادہ کیا۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میسر کتبِ احادیث میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کا اِحصاء مکمل ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کی کل تعداد پندرہ ہزار دو سو چھیاسٹھ (۱۵,۲۶۶) بنی۔ یہ اَمر مزید حیرت و اِستعجاب میں مبتلا کرنے والا تھا کہ کسی محدث کی توجہ اِس طرف مبذول نہ ہوئی حالانکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا تھا:

أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.(۱)

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ (اس) دروازے سے آئے۔

جس ہستی کے بارے میں معلمِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہو اُس کے بارے میں یہ گمان بھی کیسے کیا جا سکتا ہے کہ اُن سے صرف چند سو اَحادیث مروی ہوں گی!

اِس سے متقدم علماء اور رُواۃ کی تنقیص لازم نہیں آتی۔ شاید اِس کے پیچھے عہدِ بنو

(۱) ۱۔ حاكم، المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر إسلام أمير المؤمنين علي رضی اللہ عنہ، ۳:۱۳۷، رقم:۴۶۳۷

۲۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۱:۶۵، رقم:۱۱۰۶۱

اُمیہ اور عہدِ بنو عباس کے معروضی حالات کا اثر ہو، کیونکہ اکثر احادیث کی جمع و تدوین کا زمانہ وہی ہے جو بنو اُمیہ اور بنو عباس کا دورِ حکومت تھا۔ یوں اس کے عوامل غالبًا سیاسی ہو سکتے ہیں کہ اُس دور میں سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کا نام لینا بھی جرم تصور کیا جاتا تھا۔ حُبِ اَہلِ بیت علیہم السلام کی پاداش میں کئی اَجل اَئمہ و محدثین نے تکالیف و مصائب برداشت کیے۔ یوں چند راویانِ حدیث کو چھوڑ کر اکثر نے رُخصت اور احتیاط کا راستہ اختیار کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک وقت میں احادیث کی سماعت اور روایت کرتے تھے اور جو حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہوتی وہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریق سے بھی رُواۃِ حدیث کو پہنچتی۔ لہٰذا جب راویانِ حدیث کو وہی حدیث دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی صحیح سند کے ساتھ مل جاتی تو اُنہوں نے حکمتاً اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرنا محفوظ سمجھا۔ اِس طرح وہ بنو اُمیہ اور بنو عباس کے عتاب سے بھی بچ گئے اور حدیث کی ترویج اور اشاعتِ دین کا کام بھی جاری رہا۔ یوں اُن کے اِس حکیمانہ اقدام سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین بغیر کسی رکاوٹ کے اُمت تک پہنچ گئے۔

اِس عمل میں راویانِ حدیث کے پیشِ نظر یہ حکمت تھی کہ حدیث ایک ہی ہے، پیغامِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی ہے؛ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طریق کی بجائے دیگر صحیح طُرق سے اُمت تک پہنچ رہا ہے تو اِسی پر اکتفاء کیا جائے۔ تاہم اِس سبب کی بنا پر یہ کہنا بھی غلط ہوگا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مرویات کتبِ احادیث میں درج ہی نہ ہوسکیں۔ اَہلِ سنت راویانِ حدیث نے ہی کتبِ اَحادیث کے ذیلی ابواب اور مباحث میں اِن احادیث کو کسی نا کسی طرح درج کر دیا، یا اُن مرویات کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا جو بعد کے اَدوار میں شائع ہوئیں۔ یوں یہ مرویات متفرق صورت میں اَہلِ سنت کے ذخیرۂ اَحادیث میں موجود رہیں، لیکن اُن کا اِحصاء نہ ہو سکا۔

سو ہم نے اِن چھپے ہوئے خزائن کو چُن چُن کر اُمت تک پہنچانے کا اِہتمام کیا ہے۔ شاید یہ ہزار سال کا قرض تھا جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی خاص عطا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے اَہلِ بیت کے وسیلے اور متقدم اَئمہ کی برکت سے ادا ہو گیا (**والحمد لله على ذلک**)۔ اِس امر پر جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہدیہ شکر پیش کرتے ہیں، وہیں اِس عزم کا بھی اِظہار کرتے ہیں کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ کی توفیقِ خاص سے اِن مرویات کو جمع کر کے الگ کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے گا۔

زیرِ نظر کتاب مذکورہ علمی و تجدیدی کاوش کا اِبتدائیہ ہے، جس میں ہم نے فقط ایک حدیث مبارک - **أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا** (میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے) - کی مختلف اسانید وطُرُق، رُواۃ اور صحت پر تفصیلی بحث کی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا علی علیہ السلام ہی حقیقی وارثِ علم نبوت ہیں۔

یکے اَز غلامانِ صحابہ و اَہلِ بیت رضی اللہ عنہم

(محمد طاہر القادری)

۱۰ ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ وَمَرْتَبَتِهِ فِي الْمَعَارِفِ اللَّدُنِّيَّةِ

١-١/٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبَرَانِيِّ: فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَهُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ وَالْخَطِيْبُ فِي تَارِيْخِهِ وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ، كُلُّهُمْ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرِ - وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ - عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما.

(٢) وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

١: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر إسلام أمير المؤمنين علي رضي الله عنه، ١٣٧/٣، الرقم/٤٦٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٦٥/١١، الرقم/١١٠٦١، وابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال،٦٧/٥، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٧٢/٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧٩/٤٢۔

٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر إسلام ـــــ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام و مرتبہ اور معارفِ لدُنی کا بیان﴾

۱/۳-۱۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ جو اِس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ (اس) دروازے سے آئے۔

اِمام طبرانی کی روایت میں الفاظ یوں ہیں: وہ (شہرِ علم کا قاصد) شہر میں اس کے دروازے سے آئے۔

اِسے امام حاکم نے 'المستدرک' میں روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے۔ امام طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں، ابن عدی نے 'الکامل' میں، خطیب بغدادی نے 'تاریخ بغداد' میں اور ابن عساکر نے 'تاریخ مدینہ دمشق' میں، ان سب نے ابو معاویہ ضریر سے روایت کیا ہے جو کہ ثقہ اور حافظ راوی ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو اَعمش اور مجاہد کی طریق سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(۲) ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ (اِس) دروازے پر آئے۔

.... أمير المؤمنين علي رضي الله عنه، ١٣٨/٣، الرقم/٤٦٣٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣٤٨/٤، الرقم/٢١٨٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧٩/٤٢، وابن عدي في الكامل، ٤١٢/٣۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ.

(٣) وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ الْحَرْبِيِّ فِي أَمَالِيْهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ كَثِيْرٍ السَّرَّاجُ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا يَا عَلِيُّ. كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا.

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ تَحْتَ حَدِيْثِ 'مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ' فِي تَأْيِيْدِهَا.

٢/٤. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي سُنَنِهِ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ، وَرَوَاهُ أَيْضًا فِي الْعِلَلِ؛ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ، وَابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ فِي تَهْذِيْبِهِ، وَقَالَ: هٰذَا خَبَرٌ صَحِيْحٌ، سَنَدُهُ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ مَرْفُوْعًا.

٣: ذكره السيوطي في اللآليء المصنوعة، ١/٣٠٧۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٥/٦٣٧، الرقم/٣٧٢٣، أيضًا في العلل، ١/٣٧٥، الرقم/٦٩٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٣٤، الرقم/١٠٨١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٤، والخطيب ـــــ

اِسے امام حاکم اور ابن عدی نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے)، جب کہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(۳) ایک روایت میں ابو الحسن نے ابن عمر حربی سے اپنی 'امالی' میں روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: اسحاق بن مروان نے ہمیں اپنے والد سے بیان کیا، انہیں عامر بن کثیر سراج نے حدیث بیان کی۔ وہ ابو خالد سے، وہ سعد بن طریف سے، وہ اَصبغ بن نباتہ سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں، اور اے علی! تم اس کا دروازہ ہو۔ جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اس شہرِ علم میں بغیر دروازے کے داخل ہو جائے گا تو اس نے جھوٹ بولا۔

اسے اِمام سیوطی نے معروف حدیث 'مدینة العلم' کے ذیل میں تایید کے طور پر بیان کیا ہے۔

۲/۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

اِسے امام ترمذی نے اپنی 'سنن' میں روایت کیا اور کہا ہے: یہ حدیث غریب منکر ہے۔ انہوں نے اسے 'العلل' میں بھی روایت کیا ہے۔ نیز امام احمد بن حنبل نے 'فضائل الصحابۃ' میں اور ابونعیم نے 'حلیة الأولیاء' میں روایت کیا ہے۔ ابن جریر طبری نے 'تهذیب الآثار' میں روایت کرتے ہوئے کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی سند مرفوع ہے۔

.... البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/٢٠٣، الرقم/٥٩٠٨، وابن جرير الطبري في تهذيب الآثار، ٣/١٠٤۔

٣/٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

٤/٦. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا دَارُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا.

رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ الطَّبَرِيُّ. وَقَالَ: أَخْرَجَهُ الْبَغَوِيُّ فِي الْمَصَابِيْحِ.

٥/٧. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ مَرْفُوْعًا: عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِي، وَمُبَيِّنٌ لِأُمَّتِي، مَا أُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي؛ حُبُّهُ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ، وَمَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ وَذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ، وَقَال: وَصُوِّبَ بَعْضُ مُحَقِّقِي الْمُتَأَخِّرِيْنَ الْمُطَّلِعِيْنَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ: أَنَّهُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٥: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢٠٣/١١، والدارقطني في العلل الواردة في الأحاديث النبوية، ٢٤٧/٣، الرقم/٣٨٦۔

٦: ذكره محب الدين الطبري في ذخائر العقبى ومناقب ذوي القربى، ٧٧/١۔

٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٦٥/٣، الرقم/٤١٨١، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٣٥٨/٢، وذكره الهندي في كنز العمال، ٢٨٢/١١، الرقم/٣٢٩٨١۔

۳/۵۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (علم و) حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو حکمت (و دانش مندی) حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ (اس) دروازے پر آئے۔

اِسے خطیب بغدادی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۴/۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

اسے محبّ الدین طبری نے روایت کیا ہے اور اُنہوں نے کہا: اسے امام بغوی نے 'مصابیح السنۃ' میں روایت کیا ہے۔

۵/۷۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی میرے علم کا دروازہ ہے، اور جو دین مجھے عطا فرما کر مبعوث کیا گیا میرے بعد میری اُمت کے لیے اُس کی وضاحت کرنے والا ہے۔ علی کی محبت ایمان ہے اور علی سے بغض منافقت ہے۔ علی کی طرف دیکھنا بھی رأفت و نرمی کا باعث ہے اور اس سے محبت کرنا بھی عبادت ہے۔

اسے امام دیلمی نے 'مسند الفردوس' میں روایت کیا ہے۔ ابن حجر ہیتمی نے اسے بیان کرتے ہوئے کہا ہے: بعض متاخر اَہل تحقیق اِس اَمر میں درست قرار دیے گئے ہیں کہ حدیث مبارک حسن ہے۔

مَا جَاءَ مِنْ شَهَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِعَلِيٍّ ؓ بِالْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِ لِأَحَدٍ قَطُّ

٨/١. فَمِنْ شَهَادَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِذٰلِکَ مَا أَخْرَجَهُ الإِمَامُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؓ، قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: هَلْ لَکَ فِي فَاطِمَةَ ؓ تَعُوْدُهَا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَامَ مُتَوَکِّئًا عَلَيَّ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَحْمِلُ ثِقَلَهَا غَيْرُکَ، وَيَکُوْنُ أَجْرُهَا لَکَ، قَالَ: فَکَأَنَّهُ لَمْ يَکُنْ عَلَيَّ شَيئٌ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ ؓ فَقَالَ لَهَا: کَيْفَ تَجِدِيْنَکِ؟ قَالَتْ: وَاللهِ، لَقَدِ اشْتَدَّ حُزْنِي، وَاشْتَدَّتْ فَاقَتِي، وَطَالَ سَقَمِي. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَجَدْتُ فِي کِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهٖ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: أَوَ مَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُکِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَکْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَدْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ بِإِسْنَادٍ صَحَّحَهُ الْحَافِظُ الْهَيْثَمِيُّ فِي الزَّوَائِدِ.

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦، الرقم/٢٠٣٢٢، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٠/٢٢٩، الرقم/٥٣٨، وذکره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠١۔

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام و مرتبہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات، جو کسی اور کی شان میں وارد نہیں ہوئے﴾

۱/۸۔ اس موضوع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی وہ روایت ہے جو امام احمد بن حنبل نے اپنی 'مسند' میں روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ابو احمد نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں خالد یعنی ابن طہمان نے نافع بن ابی نافع سے اور اُنہوں نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کروایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا تم فاطمہ کی عیادت کرنے کے خواہش مند ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اُس کا بوجھ تمہارے علاوہ کوئی اور اٹھائے گا لیکن اس کا اجر تمہارے لیے بھی ہوگا۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسا کہ میرے اُوپر کچھ بوجھ نہ ہو، پھر ہم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں داخل ہوئے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: اب خود کو کس حال میں محسوس کر رہی ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میرا غم بڑھ گیا، فاقے زیادہ ہو گئے ہیں اور میری علالت بھی طویل ہوگئی ہے۔ حضرت ابو عبد الرحمان بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کی کتاب میں اُن کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ حدیث دیکھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تمہاری شادی اُس شخص سے کی جو میری اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے، اُن میں سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے بڑھ کر حلم (نرم خوئی) والا ہے؟

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ امام طبرانی نے ایک اور طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی سند کو حافظ (نور الدین) ہیثمی نے **'مجمع الزوائد'** میں صحیح قرار دیا ہے۔

٢/٩. وَقَدْ وَرَدَ مَوْصُوْلًا مِنْ طَرِيْقِهٖ، أَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَرْجَمَةِ عَلِيٍّ مِنْ تَارِيْخِهٖ مِنْ طَرِيْقِ أَبِي عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ السَّمَّاكِ، انَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَوْحِ الْمَدَائِنِيُّ، انَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ، انَا عُمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: زَوَّجْتُكِ، يَا بُنَيَّةُ، أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا.

٣/١٠. طَرِيْقٌ آخَرُ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ: رَوَى ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهٖ: عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عليها السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لَهَا: زَوَّجْتُكِ أَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَأَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا.

٤/١١. طَرِيْقٌ آخَرُ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ: رَوَى ابْنُ عَسَاكِرَ بِسَنَدِهٖ: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِفَاطِمَةَ عليها السلام: زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا.

٥/١٢. طَرِيْقٌ آخَرُ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ: رَوَى ابْنُ عَسَاكِرَ بِسَنَدِهٖ: عَنْ سُلَيْمَانَ

:٩ أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/١٣٢۔

:١٠ أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/١٣٢۔

:١١ أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/١٣٣۔

:١٢ أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/١٣١-١٣٢۔

۲/۹۔ اِسی طریق سے ایک اور روایت بھی وارد ہوئی ہے۔ جسے امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی میں ابو عمر اور عثمان بن احمد السماک کے طریق سے درج کیا ہے۔ (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن ابی روح المدائنی نے؛ (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حدیث بیان کی سلام بن سلیمان المدائنی نے؛ (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عمر بن مثنی نے ابو اسحاق کے طریق سے حدیث بیان کی اور اُنہوں نے اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے تمہاری شادی اُس شخص سے کی ہے جو (میری اُمت میں) سب سے بڑھ کر حلم (نرم خوئی) والا ہے، سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا ہے اور اُن میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔

۳/۱۰۔ یہی حدیث امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ایک اور طریق سے بھی روایت کی ہے۔ جابر سے، وہ ابو الضحی سے، وہ مسروق سے اور وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: مجھے (سیدہ) فاطمہ علیہا السلام نے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں فرمایا: میں نے تمہاری شادی مومنین میں سب زیادہ علم والے، سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے اور اُن سب سے بڑھ کر حلم (نرم خوئی) والے سے کی ہے۔

۴/۱۱۔ یہی حدیث امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ایک اور طریق سے بھی روایت کی ہے۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: میں نے تمہاری شادی اُس شخص سے کی ہے جو میری اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والا، اُن میں سب سے بڑھ کر حلم (نرم خوئی) والا اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔

۵/۱۲۔ یہی حدیث امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ایک اور طریق سے روایت کی ہے۔

بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ ؑ: أَمَّا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا؟ وَاللهِ، إِنَّ ابْنَيْكِ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ أَخْرَجَهُ الْخَطِيْبُ فِي الْمُتَّفِقِ وَالْمُفْتَرِقِ، وَلِلْحَدِيْثِ طُرُقٌ أُخْرٰى مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ. وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ صَحَّحَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ.

١٣/٦. حَدِيْثٌ آخَرُ: رَوٰى أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِسَنَدِهٖ: عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ ؓ، فَقَالَ: قُسِمَتِ الْحِكَمُ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ، فَأُعْطِيَ عَلِيٌّ تِسْعَةَ أَجْزَاءٍ، وَالنَّاسُ جُزْئًا وَاحِدًا.

١٤/٧. حَدِيْثٌ آخَرُ: رَوٰى أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِسَنَدِهٖ: عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ ؓ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوْصِنِي. قَالَ: قُلْ: رَبِّيَ اللهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ. قَالَ: قُلْتُ: اللهُ رَبِّي، وَمَا تَوْفِيْقِي إِلَّا بِاللهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ. فَقَالَ: لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْحَسَنِ، لَقَدْ شَرِبْتَ الْعِلْمَ شُرْبًا، وَنَهِلْتَهُ نَهْلًا.

١٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٥۔

١٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٥۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ میں نے تمہاری شادی اُس شخص سے کی ہے جو میری اُمت میں سب سے پہلے اسلام لانے والا، اُن میں سب سے زیادہ علم والا اور سب سے بڑھ کر حلم (نرم خوئی) والا ہے؟ اللہ کی قسم! تمہارے بیٹے نوجوانانِ جنت میں سے ہیں۔

یہ روایت اِسی طریق سے خطیب بغدادی نے 'المتفق والمفترق' میں بیان کی ہے۔ اس حدیث کے کئی اور طرق بھی ہیں جو کہ حضرت علی، حضرت (عبد اللہ) بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کو ابن جریر طبری نے صحیح قرار دیا ہے۔

۶/۱۳۔ ایک اور حدیث امام ابونعیم نے 'حلیۃ الأولیاء' میں اپنی سند سے روایت کی ہے۔ (وہ کہتے ہیں): سفیان ثوری، منصور سے؛ وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم کی گئی تو اس میں سے نو (۹) حصے علی کو عطا ہوئے اور باقی ایک حصہ دیگر تمام لوگوں کو عطا کیا گیا۔

۷/۱۴۔ ایک اور حدیث امام ابونعیم نے 'حلیۃ الأولیاء' میں اپنی سند سے روایت کی ہے۔ (وہ کہتے ہیں): ابوعون نے ابو صالح الحنفی سے اور اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: 'میرا رب اللہ ہے'، پھر اس پر استقامت اختیار کرلو۔ میں نے عرض کیا: میرا رب اللہ ہے، مجھے اللہ تعالیٰ نے ہی توفیق دی، اُسی پر میں نے توکل اختیار کیا اور اُسی کی طرف رجوع کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابو الحسن! تمہیں علم مبارک ہو؛ تم علم سے خوب سیراب ہوئے اور تم نے (چشمہ ہائے علم ومعرفت) سے جی بھر کر پیا ہے۔

١٥/٨. حَدِيْثٌ آخَرُ: رَوَى الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَقْضٰى أُمَّتِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

وَأَخْرَجَهُ الْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ بِهِ. وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهِ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. قَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ: وَرُوِيْنَاهُ مَوْصُوْلًا فِي فَوَائِدِ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ نَجِيْحٍ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ.[1]

١٦/٩. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ. لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٣٥، الرقم/٥٥٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/١١٢، والخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ٢/٢٩١۔

(١) العسقلاني في فتح الباري، ٨/١٦٧۔

١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة ﷺ، ٣/١٣٤، الرقم/٤٦٢٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٣٥، الرقم/٤٨٨٠، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/٢٨، الرقم/٧٢٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٤۔

۸/۱۵۔ ایک اور حدیث امام طبرانی نے ’**المعجم الصغیر**‘ میں روایت کی ہے۔ محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے سب سے بڑے قاضی علی بن ابی طالب ہیں۔

امام بغوی نے ’شرح السنة‘ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔ اِسے امام عبد الرزاق نے بھی ’المصنف‘ میں حضرت معمر اور قتادہ کے طریق سے حضور نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے ’فتح الباری‘ میں بیان کیا ہے: ہم نے اس حدیث کو ابو بکر محمد بن عباس بن نجیح کے فوائد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کرتے ہوئے پایا ہے۔

۹/۱۶۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتی کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس اکٹھے آئیں گے۔

اِسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٠/١٧. حَدِيْثٌ آخَرُ: رَوَى الدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا: أَعْلَمُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهم.

١٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٧٠، الرقم/١٤٩١، وذكره الهندي في كنز العمال، ٢٨٢/١١، الرقم/٣٢٩٧٧ـ

۱۰/۱۷۔ ایک اور حدیث مبارک امام دیلمی نے 'مسند الفردوس' میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے (جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا): میرے بعد میری اُمت میں سب سے زیادہ علم والا شخص علی بن ابی طالب ہوگا۔

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے اور اس موضوع پر حضرت معاذ بن جبل، حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ فِي مَرْتَبَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ

(١) شَهَادَةُ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رضي الله عنه لِنَفْسِهِ

١/١٨. عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلٰى مِنبَرِهِ: إِنِّي أَنَا فَقَأْتُ عَيْنَ الْفِتْنَةِ، وَلَوْ لَمْ أَكُنْ فِيْكُمْ مَا قُوتِلَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأَهْلُ النَّهْرِ. وَأَيْمُ اللهِ، لَوْلَا أَنْ تَتَّكِلُوا فَتَدَعُوا الْعَمَلَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ لَكُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ، لِمَنْ قَاتَلَهُمْ مُبْصِرًا لِضَلَالَتِهِمْ، عَارِفًا بِالَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: سَلُوْنِي فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ، وَلَا عَنْ فِئَةٍ تَهْدِي مِائَةً وَتُضِلُّ مِائَةً إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

١٩-٢/٢١. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا، وَهُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي، وَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا

١٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٢٨، الرقم/٣٧٧٣٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/١٨٦۔

١٩: أخرجه عبد الرزاق في تفسير القرآن، ٣/٢٤١، والخطيب البغدادي ـــــ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام و مرتبہ پر مروی اَقوال

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خود اپنے علمی مقام کی گواہی دینا

۱۸/۱۔ قیس بن السکن بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطاب فرماتے ہوئے کہا: میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اگر میں تمہارے درمیان نہ ہوتا تو اَہلِ نہروان اور فلاں، فلاں (فتنہ پرور گروہ) قتل نہ کیے جا سکتے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم سُست پڑ جاؤ گے اور عمل ترک کر دو گے تو میں تمہیں وہ فرمانِ نبوی ضرور بتاتا جو آپ ﷺ نے تمہارے اُن لوگوں کے لیے پہلے سے فرما دیا تھا جنہوں نے اِن خارجیوں کے گمراہ ہونے اور اپنے حق پر ہونے کی معرفت رکھتے ہوئے اُنہیں قتل کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے سوال کرو، تم مجھ سے اپنے دور سے لے کر روزِ قیامت تک کی جس شے کے بارے میں بھی سوال کرو گے میں تمہیں اُس کے متعلق ضرور بالضرور آگاہ کردوں گا۔ اِسی طرح اگر تم مجھ سے اُس فتنہ کے بارے میں سوال کرو گے جو سیکڑوں لوگوں کو ہدایت کے راستے پر لائے گا اور جو سیکڑوں لوگوں کو گمراہ کرے گا تو میں تمہیں اُس کے بارے میں بھی صراحتاً بتا دوں گا۔

اِسے ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۹-۲/۲۱۔ حضرت ابو الطفیل بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ وہ خطاب کر رہے تھے۔ وہ فرما رہے تھے: مجھ سے (کوئی بھی) سوال کرو۔ اللہ کی قسم! تم قیامت تک کی جس شے کے بارے میں بھی سوال کرو گے میں تمہیں اُس کے بارے میں ضرور بتاؤں

.... في الفقيه والمتفقه، ٣٥١/٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٥٩٩/٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١١٠٧/٣۔

حَدَّثْتُكُمْ بِهٖ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْخَطِيْبُ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

(٢٠) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: سَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ، فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ. وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ طُرُقٌ مُتَعَدَّدَةٌ.

(٢١) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ أَيْضًا، قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ تَفْقُدُوْنِي، سَلُوْنِي عَنْ طُرُقِ السَّمَاءِ؛ فَإِنِّي أَعْرَفُ بِهَا مِنْ طُرُقِ الْأَرْضِ.

٣/٢٢. رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَزْرَقِيُّ فِي أَخْبَارِ مَكَّةَ: عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي، فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ يَكُوْنُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَة إِلَّا

٢٠: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٣٨/٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩٨/٤٢، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١١٤/١۔

٢١: ذكره الذهبي في المنتقى من منهاج الاعتدال، ٣٤٢/١۔

٢٢: أخرجه الأزرقي في أخبار مكة، ٥٠/١۔

گا۔

اِسے امام عبد الرزاق، خطیب بغدادی، ابن عبد البر اور ابن حجر عسقلانی نے روایت کیا ہے۔

(۲۰) ایک اور روایت میں حضرت ابو الطفیل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے اللہ کی کتاب کے بارے میں (کوئی بھی) سوال کرلو۔ کوئی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس کے بارے میں مجھے علم نہ ہو کہ آیا وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو، میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔

اِسے امام ابن سعد، ابن عساکر اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے متعدد طرق ہیں۔

(۲۱) ایک اور روایت میں حضرت ابو الطفیل ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے سوال کرلو قبل اِس کے کہ تم مجھے (اپنے درمیان) نہ پاؤ۔ مجھ سے آسمان کے کناروں کے بارے میں پوچھو، میں اُنہیں زمین کے کناروں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔

۳/۲۲۔ محمد بن عبد اللہ اَزرقی 'اخبارِ مکہ' میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت وہب بن عبد اللہ بن ابی الطفیل نے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ خطاب کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: مجھ سے سوال کرو۔ اللہ کی قسم! تم قیامت تک جس شے کے بارے میں

أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ؛ وَسَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللهِ، فَوَاللهِ، مَا مِنْهُ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ أَمْ بِسَهْلٍ أَمْ بِجَبَلٍ. فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ ﷺ، وَهُوَ خَلْفِي، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ، مَا هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ الضُّرَاحُ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

٢٣/٤. رَوٰى أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِسَنَدِهٖ: عَنْ نَصِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: وَاللهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ. إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا طَلْقًا.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

٢٤/٥. رَوَى الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ بِسَنَدِهٖ: عَنْ بَسَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: سَلُوْنِي قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلُوْنِي، وَلَنْ تَسْأَلُوْا بَعْدِي مِثْلِي. قَالَ: فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ، فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا ﴿وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا۝﴾ [الذاريات، ٥١/١]؟ قَالَ: الرِّيَاحُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا۝﴾

٢٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٨.

٢٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٥٠٦، الرقم/٣٧٣٦، والطبري ـــــ

بھی کوئی سوال کرو گے میں تمہیں اُس کے بارے میں بتا دوں گا۔ مجھ سے اللہ کی کتاب کے بارے میں سوال کرو، کوئی ایک آیت ایسی نہیں کہ جس کے بارے میں مجھے علم نہ ہو کہ آیا وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو۔ میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔ ابن الکواء کھڑے ہوئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے درمیان بیٹھا ہوا تھا اور وہ میرے پیچھے تھے۔ اُنہوں نے پوچھا: کیا آپ بیت المعمور کے بارے میں جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ایک سوراخ ہے جو سات آسمانوں کے اُوپر اور عرش کے نیچے ہے۔ اُس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں لیکن وہ قیامت تک دوبارہ واپس نہیں آ سکیں گے۔

۴/۲۳۔ امام ابونعیم نے اپنی سند سے ’**حلیة الأولیاء**‘ میں روایت کیا ہے کہ نصیر بن سلیمان الاحمسی اپنے والد سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں قرآن مجید کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے میں، کس جگہ اور کس موقع پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے ربّ نے مجھے بہت زیادہ فہم وفراست والا دل اور فصیح و بلیغ زبان عطا فرمائی ہے۔

اسے امام ابونعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۵/۲۴۔ امام حاکم نے ’**المستدرک**‘ میں اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ بسام بن عبد الرحمان الصیرفی نے ابو الطفیل سے روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ منبر پر کھڑے ہوئے فرما رہے تھے: مجھ سے سوال کرو، اس سے پہلے کہ تم مجھ سے سوال نہ کر سکو اور نہ ہی میرے بعد میری طرح کسی اور سے سوال کر سکو۔ اِس پر ابن الکواء کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ﴿**وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا**o﴾ ’اُڑا کر بکھیر دینے والی ہواؤں کی قَسم o‘ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہوائیں۔ پوچھا: ﴿**فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا**o﴾ ’اور (پانی کا) بارِ گراں اٹھانے والی بدلیوں کی قَسم o‘ سے کیا

.... في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٣/٢٢١، وذكره الزيلعي مختصرًا في تخريج الأحاديث والآثار، ٣/٣٦٥۔

[الذاريات، ٥١/٢]؟ قَالَ: السَّحَابُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝﴾ [الذاريات، ٥١/٣]؟ قَالَ: السُّفُنُ. قَالَ: فَمَا ﴿فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝﴾ [الذاريات، ٥١/٤]؟ قَالَ: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: فَمَنْ ﴿الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ.﴾ [إبراهيم، ١٤/٢٨-٢٩]؟ قَالَ: مُنَافِقُوْ قُرَيْشٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٦/٢٥. رَوٰى أَبُوْ نُعَيْمٍ بِسَنَدِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْكُوْفَةِ فِي دَارِ الإِمَارَةِ، دَارِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا نَوْفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، بِالْبَابِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: عَلَيَّ بِهِمْ.

فَلَمَّا وَقَفُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالُوْا لَهٗ: يَا عَلِيُّ، صِفْ لَنَا رَبَّكَ هٰذَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ: كَيْفَ هُوَ، وَكَيْفَ كَانَ، وَمَتٰى كَانَ، وَعَلٰى أَيِّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَاسْتَوٰى عَلِيٌّ جَالِسًا، وَقَالَ: مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ، اسْمَعُوا مِنِّي، وَلَا تُبَالُوْا أَنْ لَا تَسْأَلُوا أَحَدًا غَيْرِي. إِنَّ رَبِّي عزوجل هُوَ الْأَوَّلُ لَمْ يَبْدُ مِمَّا، وَلَا مُمَازَجٌ مَعِمَّا، وَلَا حَالٌّ وَهْمًا، وَلَا شَبَحٌ يُتَقَصّٰى، وَلَا مَحْجُوْبٌ فَيُحْوٰى، وَلَا كَانَ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ. فَيُقَالُ: حَادِثٌ، بَلْ جَلَّ أَنْ يُكَيِّفَ الْمُكَيِّفَ لِلْأَشْيَاءِ كَيْفَ كَانَ، بَلْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزُوْلُ لِاخْتِلَافِ الْأَزْمَانِ، وَلَا لِتَقَلُّبِ شَانٍ بَعْدَ شَانٍ، وَكَيْفَ

٢٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٧٢-٧٣.

مراد ہے؟ فرمایا: بادل۔ پوچھا: ﴿فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا﴾ ’اور خراماں خراماں چلنے والی کشتیوں کی قسم‘ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: بحری جہاز۔ پوچھا: ﴿فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا﴾ ’اور کام تقسیم کرنے والے فرشتوں کی قسم‘ کون ہیں؟ فرمایا: فرشتے۔ پوچھا: ﴿الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ.﴾ ’کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمتِ (ایمان) کو کفر سے بدل ڈالا اور انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا (وہ) دوزخ ہے‘ سے کون لوگ مراد ہیں؟ فرمایا: منافقینِ قریش۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦/٢٥۔ امام ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسحاق اور نعمان بن سعد کے طریق سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں کوفہ میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے گھر میں تھا، جب ہمارے پاس نوف بن عبد اللہ آئے اور کہنے لگے: اے امیر المومنین! دروازے پر چالیس یہودی موجود ہیں۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا: انہیں میرے پاس بھیج دو۔

جب وہ آپ کے سامنے آئے تو کہنے لگے: اے علی! ہمارے لیے اُس رب کا وصف بیان کرو جو آسمان میں ہے۔ وہ کیسا ہے، کیسا تھا، کب تھا، اور کس شے پر تھا؟ حضرت علی ؓ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: اے گروہِ یہود! مجھ سے سنو اور میرے علاوہ کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ میرا رب ہی اوّل ہے اور وہ جس حالت میں ہے اس میں ظاہر نہیں ہوتا۔ وہ مائع کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے اور نہ ہی وہ خیال میں سمو سکتا ہے۔ نہ وہ کوئی ایسا جسم ہے جس کا کھوج لگایا جا سکے، نہ وہ حجاب میں ہے کہ اس کا احاطہ کیا جا سکے اور نہ وہ نہ ہونے کے بعد تھا کہ اسے ’حادث‘ کہا جائے؛ بلکہ وہ اس سے بالاتر ہے کہ اَشیاء کی کیفیت بیان کرنے والا بتا سکے کہ وہ کیسے تھا۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور زمانوں کے (ایک شان سے دوسری شان میں)

يُوْصَفُ بِالْأَشْبَاحِ، وَكَيْفَ يُنْعَتُ بِالْأَلْسُنِ الْفِصَاحِ، مَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَشْيَاءِ. فَيُقَالُ: بَائِنٌ، وَلَمْ يَبِنْ عَنْهَا. فَيُقَالُ: كَائِنٌ، بَلْ هُوَ بِلَا كَيْفِيَّةٍ.

وَهُوَ أَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، وَأَبْعَدُ فِي الشَّبَهِ مِنْ كُلِّ بَعِيْدٍ، لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنْ عِبَادِهِ شُخُوصُ لَحْظَةٍ، وَلَا كُرُوْرُ لَفْظَةٍ، وَلَا ازْدِلَافُ رَبْوَةٍ، وَلَا انْبِسَاطُ خُطْوَةٍ، فِي غَسَقِ لَيْلٍ دَاجٍ، وَلَا إِدْلَاجٍ لَا يَتَغَشّٰى عَلَيْهِ الْقَمَرُ الْمُنِيرُ. وَلَا انْبِسَاطُ الشَّمْسِ ذَاتِ النُّورِ، بِضَوْئِهَا فِي الْكُرُوْرِ، وَلَا إِقْبَالُ لَيْلٍ مُقْبِلٍ، وَلَا إِدْبَارُ نَهَارٍ مُدْبِرٍ، إِلَّا وَهُوَ مُحِيْطٌ بِمَا يُرِيْدُ مِنْ تَكْوِيْنِهِ، فَهُوَ الْعَالِمُ بِكُلِّ مَكَانٍ، وَكُلِّ حِيْنٍ وَأَوَانٍ، وَكُلِّ نِهَايَةٍ وَمُدَّةٍ. وَالْأَمَدُ إِلَى الْخَلْقِ مَضْرُوْبٌ، وَالْحَدُّ إِلٰى غَيْرِهٖ مَنْسُوْبٌ. لَمْ يَخْلُقِ الْأَشْيَاءَ مِنْ أُصُوْلٍ أَوَّلِيَّةٍ، وَلَا بِأَوَائِلَ كَانَتْ قَبْلَهُ بَدِيَّةً، بَلْ خَلَقَ مَا خَلَقَ فَأَقَامَ خَلْقَهُ، وَصَوَّرَ مَا صَوَّرَ فَأَحْسَنَ صُوْرَتَهُ، تَوَحَّدَ فِي عُلُوِّهِ، فَلَيْسَ لِشَيْءٍ مِنْهُ امْتِنَاعٌ، وَلَا لَهُ بِطَاعَةِ شَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ انْتِفَاعٌ. إِجَابَتُهُ لِلدَّاعِيْنَ سَرِيْعَةٌ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِيْنَ لَهُ مُطِيْعَةٌ.

عِلْمُهُ بِالْأَمْوَاتِ الْبَائِدِيْنَ كَعِلْمِهٖ بِالْأَحْيَاءِ الْمُتَقَلِّبِيْنَ، وَعِلْمُهُ بِمَا فِي السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى كَعِلْمِهٖ بِمَا فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى، وَعِلْمُهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، لَا تُحَيِّرُهُ الْأَصْوَاتُ، وَلَا تَشْغَلُهُ اللُّغَاتُ. سَمِيْعٌ لِلْأَصْوَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ، بِلَا جَوَارِحٍ لَهُ مُؤْتَلِفَةٍ، مُدَبِّرٌ بَصِيْرٌ عَالِمٌ بِالْأُمُورِ، حَيٌّ قَيُّوْمٌ. سُبْحَانَهُ كَلَّمَ

بدلنے کے باوجود وہ ہمیشہ رہے گا۔ اسے جسموں میں کیسے بیان کیا جاسکتا ہے۔ فصاحت و بلاغت والی زبانوں سے اس کا وصف کیوں کر بیان کیا جاسکتا ہے۔ جو اشیاء کی طرح تھا ہی نہیں کہ کہا جائے: واضح ہے۔ اور وہ ان اشیاء سے واضح نہیں ہوتا کہ کہا جائے: ہو جانے والا ہے/ بننے والا ہے؛ بلکہ وہ بلا کیفیت ہے۔

وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ مشابہت میں ہر بعید سے بھی دور ہے۔ اس کے بندوں میں سے تمام اَشخاص اس سے لحہ بھر بھی مخفی نہیں ہوتے۔ کسی لفظ کو دہرانا یا کسی ٹیلے کا قریب ہونا یا کسی قدم کا پھیلنا تاریک رات میں بھی اس پر مخفی نہیں ہوتا۔ نہ ہی کسی ایسی تاریک جگہ میں چلنا جہاں روشن چاند کی روشنی بھی نہ پہنچ سکتی ہو، نہ ہی روشنی والے سورج کا اپنی روشنی کے ساتھ پلٹنا اور نہ ہی آنے والی رات کا آنا یا جانے والے دن کا جانا اس پر مخفی ہوتا ہے؛ مگر یہ کہ وہ ہر اُس شے کا اِحاطہ کیے ہوئے ہے جس کی تکوین کا وہ ارادہ کرتا ہے۔ وہ ہر مکان، وقت، نہایت اور مدت سے واقف ہے۔ مدت مخلوق کے لیے مقرر ہے اور حد کی نسبت اُس کے غیر کے لیے ہے۔ اس نے اشیاء کو ابتدائی اُصول سے پیدا کیا نہ ان ابتدائی چیزوں سے جو اُس کے سامنے ظاہر تھیں؛ بلکہ اس نے تخلیق کیا جو بھی تخلیق کیا اور اپنی مخلوق کو قائم کیا۔ اُس نے صورت گری کی جس کی بھی کی اور نہایت خوبصورت صورت گری کی۔ وہ اپنے علو میں واحد ہے، اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے، اور اس کی مخلوق میں سے کسی بھی شے کی اُس کی اطاعت بجا لانے میں اس کا کوئی اِنتفاع نہیں ہے۔ اسے پکارنے والوں کو وہ جلد جواب دیتا ہے۔ فرشتے آسمانوں اور زمینوں میں اسی کے مطیع و تابع فرمان ہیں۔

مٹ جانے والے فوت شدگان کے بارے میں اس کا علم ایسے ہی ہے جیسے حرکت کناں زندوں کے بارے میں ہے۔ بلند و بالا آسمانوں میں جو کچھ ہے، ان کے بارے میں اس کا علم ایسے ہی ہے جیسے زمین کی پہنائیوں کے بارے میں اس کا علم ہے۔ ہر شے اس کے اِحاطۂ علم میں ہے۔ اسے آوازیں حیرت میں ڈالتی ہیں نہ زبانیں اسے مشغول کرتی ہیں۔ وہ مختلف قسم کی آوازوں کو (نہایت آسانی سے) سننے والا ہے۔ وہ بغیر مجسم جوارح کے تدبیر کرنے والا،

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا بِلا جَوَارِحٍ وَلَا أَدَوَاتٍ، وَلَا شَفَةٍ وَلَا لَهَوَاتٍ. سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَنْ تَكْيِيْفِ الصِّفَاتِ.

مَنْ زَعَمَ أَنَّ إِلٰـهَنَا مَحْدُوْدٌ، فَقَدْ جَهِلَ الْخَالِقَ الْمَعْبُوْدَ، وَمَنْ ذَكَرَ أَنَّ الْأَمَاكِنَ بِهٖ تُحِيْطُ، لَزِمَتْهُ الْحِيْرَةُ وَالتَّخْلِيْطُ، بَلْ هُوَ الْمُحِيْطُ بِكُلِّ مَكَانٍ. فَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا أَيُّهَا الْمُتَكَلِّفُ لِوَصْفِ الرَّحْمٰنِ، بِخِلَافِ التَّنْزِيْلِ وَالْبُرْهَانِ، فَصِفْ لِي جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ. هَيْهَاتَ أَتَعْجَزُ عَنْ صِفَةِ مَخْلُوْقٍ مِثْلِكَ؟ وَتَصِفُ الْخَالِقَ الْمَعْبُودَ، وَأَنْتَ تُدْرِكُ صِفَةَ رَبِّ الْهَيْئَةِ وَالْأَدَوَاتِ، فَكَيْفَ مَنْ لَمْ تَأْخُذْهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، لَهُ مَا فِي الْأَرْضِيْنَ وَالسَّمَوَاتِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ. كَذَا رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْهُ مُرْسَلًا.

٧/٢٦. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: لَوْ طُوِيَتْ لِي وِسَادَةٌ لَحَكَمْتُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ، وَبَيْنَ أَهْلِ الإِنْجِيْلِ بِإِنْجِيْلِهِمْ، وَلَقُلْتُ فِي الْبَاءِ مِنْ بِسْمِ اللهِ وَقْرَ سَبْعِيْنَ جَمَلًا.

ذَكَرَهُ الزُّرْقَانِيُّ.

٨/٢٧. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: لَوْ شِئْتُ لَأَوْقَرْتُ سَبْعِيْنَ بَعِيْرًا مِنْ تَفْسِيْرِ فَاتِحَةِ

٢٦: ذكره الزرقاني في شرح الزرقاني في المواهب اللدنية، ١/٣٩۔

٢٧: ذكره الغزالي في إحياء علوم الدين، ١/٢٨٩، وابن الحاج الفاسي ــــ

بصارت والا اور اشیاء کا علم رکھنے والا ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ و قیوم ہے۔ اس کی ذات پاک ہے۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بغیر جوارح اور آلات اور ہونٹ اور تالو کے بات کی۔ اس کی ذات صفات کی کیفیت سے پاک ہے۔

جس نے گمان کیا کہ ہمارا معبود محدود ہے تو اس نے اپنے معبود خالق کو نہ جانا۔ جس نے یہ ذکر کیا کہ مقامات اسے گھیرے ہوئے ہیں تو ایسے شخص کو حیرت اور خلط مبحث نے گھیرا ہوا ہے؛ بلکہ وہ ہر جگہ کو گھیرے ہوئے ہے۔ بغیر وحی کے رحمٰن کے اوصاف کا تکلف کرنے والے اے شخص! اگر تو سچا ہے تو میرے لیے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کا ہی وصف بیان کر دے۔ (اب سوچ!) کیا تو اپنی مثل مخلوق کے وصف سے عاجز نہیں ہے؟ (جب کہ) خالق و معبود کا وصف بیان کرنا چاہتا ہے۔ تو ربِ کائنات کی صفت کا اِدراک کرنا چاہتا ہے! تو اس کے وصف کا اِدراک کیسے کرسکتا ہے جسے نیند آتی ہے نہ اونگھ! اُس کے لیے وہ سب کچھ ہے جو زمینوں اور آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث نعمان کے طریق سے غریب ہے۔ اِسی طرح اِسے ابن اِسحاق نے بھی مرسلاً روایت کیا ہے۔

۲۶/۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر میرے لیے مسند لگا دی جائے تو میں اَہلِ تورات (یہود) کے درمیان اُن کی تورات کے مطابق فیصلہ کروں گا، اَہلِ انجیل (مسیحیوں) کے درمیان اُن کی انجیل کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ میں بسم اللہ کی صرف 'با' کی تفسیر میں وہ کچھ بیان کر دوں کہ جس سے ستر اُونٹ لادے جاسکیں۔

اِسے امام زرقانی نے بیان کیا ہے۔

۲۷/۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں چاہوں تو صرف سورۃ الفاتحہ کی تفسیر سے ہی

في المدخل، ٢/٣٠٦، وذكره السيوطي في الاتقان في علوم القرآن، ٤/٤٩٠، وملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١/٤٥٣۔

الْكِتَابِ.

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ.

٩/٢٨. وَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: - وَأَشَارَ إِلٰى صَدْرِهٖ: إِنَّ هَا هُنَا عُلُوْمًا جَمَّةً، لَوْ وَجَدْتُ لَهَا حَمَلَةً.

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ.

١٠/٢٩. وَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: أَلَا! أَنَّ هَا هُنَا - وَأَشَارَ إِلٰى صَدْرِهٖ - لَعِلْمًا جَمًّا، لَوْ أَصَبْتُ لَهُ حَمَلَةً.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

(٢) شَهَادَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

٣٠-١١/٣١. قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي تَفْسِيْرِ الْبَقَرَةِ مِنْ صَحِيْحِهٖ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ.

٢٨: ذكره الغزالي في إحياء علوم الدين، ١/٩٩، وأيضًا في قواعد العقائد/١١٣ـ

٢٩: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/٣٧٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٠/٢٥٢، واليعقوبي في التاريخ، ٢/٢٠٦ـ

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب قوله: ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا﴾، ٤/١٦٢٨، الرقم/٤٢١١، ـــ

ستر اُونٹوں کو لاد دوں۔

اِسے امام غزالی نے بیان کیا ہے۔

۹/۲۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہاں علوم کا خزانہ جمع ہے۔ کاش! میں اسے اُٹھانے والے پا لوں (تو یہ سارا خزانۂ علم اُنہیں منتقل کر دوں)۔

اِسے امام غزالی نے بیان کیا ہے۔

۱۰/۲۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک طویل روایت میں اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک یہاں علوم کا خزانہ جمع ہے۔ کاش! میں اِس (خزانے) کو اُٹھانے والے کوئی پا لوں (تو یہ سارا خزانۂ علم اُنہیں منتقل کر دوں)۔

اِسے امام غزالی نے ذکر کیا ہے۔

۲۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی گواہی

۳۰-۱۱/۳۱۔ امام بخاری نے اپنی 'الصحیح' کی 'کتاب التفسیر' میں یہ روایت بیان کی ہے۔ ہمیں عمرو بن علی نے بیان کیا، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں یحییٰ نے بیان کیا، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان نے بیان کیا۔ وہ حبیب سے، وہ سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے سب سے بڑے قاری اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جب کہ علی رضی اللہ عنہ ہمارے سب سے بڑے قاضی ہیں۔

.... والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٨٩، الرقم/١٠٩٩٥۔

(٣١) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﵁، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﵁: عَلِيٌّ أَقْضَانَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

١٢/٣٢. وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، ثنا مُؤَمَلُ ابْنُ إِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ ﵁ يَتَعَوَّذُ بِاللهِ مِنْ مُعْضَلَةٍ، لَيْسَ لَهَا أَبُوْ حَسَنٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَابْنُ سَعْدٍ.

وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ.

كَمَا فِي الاِسْتِيْعَابِ.

وَقَالَ ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي أُسْدِ الْغَابَةِ بَعْدَ إِيْرَادِهِ آثَارًا فِي عِلْمِ عَلِيٍّ ﷺ: وَلَوْ ذَكَرْنَا مَا سَأَلَهُ الصَّحَابَةُ مِثْلُ عُمَرَ وَغَيْرِهِ ﵃ لَأَطَلْنَا.

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١١٣، الرقم/٢١١٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٨، الرقم/٣٠١٢٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٤٥، الرقم/٥٣٢٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٥.

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٤٧، الرقم/١١٠٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٠٢-١١٠٣، وابن عساكر في تاريخ ←

(۳۱) ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ ہمارے سب سے بڑے قاضی ہیں۔

اِسے امام احمد، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۳۲۔ ابن ابی خیثمہ بیان کرتے ہیں: ہمیں عبید اللہ بن عمر القواریری نے بیان کیا۔ (وہ کہتے ہیں:) ہمیں مومل بن اسماعیل نے بیان کیا۔ (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان ثوری نے بیان کیا۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید کے طریقے سے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے مشکل مسئلہ سے پناہ مانگتے جس کے حل کے لیے ابو حسن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ان کے پاس موجود) نہ ہوتے۔

اِسے امام احمد نے 'فضائل الصحابۃ' میں اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: اگر علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

ابن عبد البر نے '**الاستیعاب**' میں اِسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن الاثیر الجزری نے 'اسد الغابۃ' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَقوال ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے: اگر ہم نے اُن سوالوں کو یہاں ذکر کرنا شروع کر دیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیے تھے - جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا - تو یہ بحث بہت طول پکڑ جائے گی۔

.... مدينة دمشق، ٤٢/ ٤٠٦۔

(٣) شَهَادَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه

١٣/٣٣. رَوٰى أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِسَنَدِهٖ: عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، مَا مِنْهَا حَرْفٌ إِلَّا لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَهٗ عِلْمُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ.

١٤/٣٤. رَوَى ابْنُ عَسَاكِرَ فِي التَّارِيْخِ بِسَنَدِهٖ: عَنِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ (ابْنِ مَسْعُوْدٍ) رضي الله عنه: أَقْضٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه.

(٤) شَهَادَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما

٣٥-١٥/٣٦. رَوَى ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الاِسْتِيْعَابِ بِسَنَدِهٖ: عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: وَاللهِ، لَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ. وَأَيْمُ اللهِ، لَقَدْ شَارَكَكُمْ فِي الْعُشْرِ الْعَاشِرِ.

(٣٦) وَرَوٰى طَاؤُوْسٌ عَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، وَاللهِ، قَدْ مُلِيءَ عِلْمًا وَحِلْمًا.

٣٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٥۔

٣٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٤٠٤۔

٣٥: أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٠٤۔

٣٦: أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٠٩۔

۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی گواہی

۳۳/۱۳۔ امام ابونعیم نے اپنی سند سے 'حلیة الأولیاء' میں عبیدہ سے روایت کیا ہے، اُنہوں نے شقیق سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: بے شک قرآن مجید سات حروف (یا قراءات) پر نازل ہوا ہے۔ اس کے ہر حرف کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ بے شک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ظاہر کا علم بھی تھا اور باطن کا بھی۔

۳۴/۱۴۔ امام ابن عساکر نے 'تاریخ مدینة دمشق' میں اپنی سند سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابن میسرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: اَہلِ مدینہ میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

۴۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی گواہی

۳۵-۳۶/۱۵۔ ابن عبد البر نے 'الاستیعاب' میں اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ضحاک بن مزاحم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو علم کے نو حصے عطا کیے گئے ہیں۔ اللہ کی قسم! تم سب کو باقی دسویں حصے میں شریک کیا گیا ہے۔

(۳۶) طاؤس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ علم و حلم سے معمور تھے۔

كَمَا فِي الْاِسْتِيْعَابِ.

١٦/٣٧. وَرَوَى ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الاِسْتِيْعَابِ بِسَنَدِهٖ: عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَانَا الثَّبْتُ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ نَعْدِلْ بِهٖ.

١٧/٣٨. رَوٰى أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِسَنَدِهٖ: عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، أَرْسَلَهٗ إِلٰى زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ، فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنِّي مَا عَلِمْتُکَ لَبِذَاتِ اللهِ عَلِيْمٌ، وَإِنَّ اللهَ لَفِي صَدْرِکَ عَظِيْمٌ.

(٥) شَهَادَةُ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها

١٨/٣٩. رَوَى الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَحْدَبِ التَّيمِيِّ، قَالَ: سَمِعتُ عَطَاءً، قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّةِ.

٣٧: أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٠٤۔

٣٨: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٧٢۔

٣٩: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٢/٢٥٥، الرقم/٢٣٧٧، وأيضًا، ٣/٢٢٨، الرقم/٧٦٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٤٠٨۔

اِسی طرح ’الاستیعاب‘ میں ہے۔

۳۷/۱۶۔ ابن عبد البر نے ’**الاستیعاب**‘ میں اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ منہال نے سعید بن جبیر سے اور اُنہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جب ہمیں کسی شے کا ثبوت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تو پھر ہم کسی اور کی طرف رجوع ہی نہیں کرتے تھے۔

۳۸/۱۷۔ امام ابو نعیم نے اپنی سند سے ’**حلیة الأولیاء**‘ میں روایت کیا ہے کہ مجاہد، شعبی سے اور وہ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اُنہیں زید بن صوحان کی طرف بھیجا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! بے شک یقیناً میں آپ کو ذاتِ اِلٰہ کے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا جانتا ہوں۔ بے شک! اللہ تعالیٰ (کی معرفت) آپ کے سینہ اقدس میں سب سے بڑھ کر ہے۔

۵۔ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گواہی

۳۹/۱۸۔ امام بخاری نے ’**التاریخ الکبیر**‘ میں سفیان سے اور اُنہوں نے **جخدب التیمي** سے روایت بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا کہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے بڑھ کر سنت کا علم رکھنے والے ہیں۔

(٦) شَهَادَةُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه

٤٠/١٩. رَوَى الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ بِسَنَدِهِ: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخْعِيِّ، قَالَ: لَمَّا بُوْيِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه عَلٰى مِنبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَي الْمِنبَرِ:

إِذَا نَحْنُ بَايَعْنَا عَلِيًّا فَحَسْبُنَا
أَبُو حَسَنٍ مِمَّا يُخَافُ مِنَ الْفِتَنِ
وَجَدْنَاهُ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ أَنَّهُ
أَطَبُّ قُرَيْشٍ بِالْكِتَابِ وَبِالسُّنَنِ
وَإِنَّ قُرَيْشًا مَا تَشُقُّ غُبَارَهُ
إِذَا مَا جَرٰى يَوْمًا عَلَى الضُّمَّرِ الْبَدَنِ
وَفِيْهِ الَّذِي فِيْهِمْ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ
وَمَا فِيْهِمْ كُلُّ الَّذِي فِيْهِ مِنْ حَسَنِ

(٧) شَهَادَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ

٤١/٢٠. ذَكَرَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الاِسْتِيْعَابِ: أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ

٤٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٢٤، الرقم/٤٥٩٥۔

٤١: ذكره ابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٠٧۔

۶۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی

۱۹/۴۰۔ امام حاکم نے 'المستدرک' میں اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ابو اسحاق، اسود بن یزید النخعی سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی منبر رسول ﷺ پر بیعت کی گئی تو حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے منبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھے:

جب ہم نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تو ہم نے گمان کیا کہ ابو حسن ان لوگوں میں سے ہیں جن سے فتنے خوف زدہ ہوتے ہیں۔

ہم نے انہیں لوگوں سے بڑھ کر لوگوں کے قریب پایا۔ بے شک وہ تمام قریش سے بڑھ کر کتاب و سنت کے ماہر ہیں۔

بے شک قریش ان کی گردِ راہ کو بھی نہیں پا سکتے جب کسی دن وہ طاقت ور گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں۔

ان میں ہر قسم کی بھلائی موجود ہے جب کہ دیگر قریش میں وہ تمام خوبیاں نہیں پائی جاتیں جو اِن میں پائی جاتی ہیں۔

۷۔ حضرت عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کی گواہی

۲۰/۴۱۔ امام ابن عبد البر نے 'الاستیعاب' میں ذکر کیا ہے کہ سعید بن عمرو بن سعید

بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ، يَا عَمِّ، لَوْ كَانَ صَغْوُ النَّاسِ إِلٰى عَلِيٍّ! فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، أَنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ لَهُ مَا شِئْتَ مِنْ ضِرْسٍ قَاطِعٍ فِي الْعِلْمِ، وَكَانَ لَهُ الْبَسْطَةُ فِي الْعَشِيْرَةِ، وَالْقِدَمُ فِي الإِسْلَامِ، وَالصِّهْرُ لِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَالْفِقْهُ فِي الْمَسْأَلَةِ، وَالنَّجْدَةُ فِي الْحَرْبِ، وَالْجُوْدُ فِي الْمَاعُوْنِ.

(٨) شَهَادَةُ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ رضي الله عنهم

٢١/٤٢. رَوَى الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ بِسَنَدِهٖ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَتَقَدَّمَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ: كُنَّا إِذَا أَتَانَا الثَّبْتُ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ نَعْدِلْ بِهٖ.

(٩) شَهَادَةُ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما

٢٢/٤٣. عَنْ هُبَيْرَةَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ. كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

٤٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٤٥، الرقم/٤٦٥٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٤٠٤، وذكره الذهبي في تاريخ الإسلام، ٣/٦٣٨، والسيوطي في تاريخ الخلفاء، ١/١٧١.

٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٩، الرقم/١٧١٩، ــــ

بن العاص نے کہا: میں نے عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کو کہا: اے میرے چچا! کاش لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دھیان اور توجہ دیتے! تو انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! جیسا تم چاہتے ہو، علی رضی اللہ عنہ بالکل ویسے ہی علم میں نہایت پختہ تھے، خاندان میں بڑی وسعت والے تھے، اسلام میں سبقت والے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے داماد تھے۔ وہ معاملہ فہم، جنگ میں (مظلوموں کی) مدد کرنے والے اور دستر خوان میں بہت سخاوت والے تھے۔

۸۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گواہی

۲۱/۴۲۔ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم یہ کہا کرتے تھے: اَہلِ مدینہ میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے (قاضی) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی معنی میں مروی ایک قول گزر چکا ہے، جس میں اُنہوں نے فرمایا: جب ہمیں کسی چیز کا ثبوت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تو پھر ہم کسی اور کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے۔

۹۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی گواہی

۲۲/۴۳۔ حضرت ہبیرہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت) ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہوگئی ہے جن سے نہ تو گذشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبۂ علمی کو پاسکیں

.... والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۳۳۶، الرقم/۲۱۵۵۔

يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَمِيكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ. لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

(١٠) شَهَادَةُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ

٤٤/٢٣. رَوَى الْحَافِظُ الدُّوْلَابِيُّ فِي الْكُنٰى وَالْأَسْمَاءِ بِسَنِدِهٖ: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ.

٤٥-٤٦/٢٤. رَوَى ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ بِسَنِدِهٖ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي، غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ.

(٤٦) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي إِلَّا عَلِيٌّ.

ذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

٤٤: أخرجه الدولابي في الكنى والأسماء، ٢/٦١٤، الرقم/١٠٩٦۔

٤٥: أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٠٣، ويحيى بن معين في التاريخ، ٣/١٤٣، الرقم/٦٠١۔

٤٦: الذهبي في تاريخ الاسلام، ٣/٦٣٨، والسيوطي في تاريخ الخلفاء، ١/١٧١، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٣٧١۔

گے۔ رسول اللہ ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے جب کہ جبرائیل ان کی دائیں طرف اور میکائیل ان کی بائیں طرف ہوتے تھے۔ وہ فتح عطا ہونے تک واپس نہیں مڑتے تھے۔

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۔ حضرت سعید بن المسیب کی گواہی

۲۳/۴۴۔ حافظ الدولابی نے 'الکنٰی والأسماء' میں اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت سعید بن مسیّب نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر صاحبِ علم کوئی نہ تھا۔

۴۵-۴۶/۲۴۔ ابن عبد البر اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ یحیی بن سعید نے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: لوگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی یہ نہیں کہتا تھا: سَلُوْنِي (مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو)۔

(۴۶) حضرت سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی صحابی یہ نہیں کہتا تھا: سَلُوْنِي (مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو)۔

اِسے امام ذہبی اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

(١١) شَهَادَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

٤٧/ ٢٥. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: سَلُوْنِي إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

(١٢) شَهَادَةُ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ

٤٨/ ٢٦. رَوَى ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ، مَا أَعْلَمُهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٤٦، الرقم/١٠٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٢، الرقم/٢٦٤٢٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٣٩٩۔

٤٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٦/٣٧١، الرقم/٣٢١٠٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٠٤، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى، ١/٧٨، وأبو إسحاق الشيرازي في طبقات الفقهاء، ١/٢٣۔

۱۱۔ حضرت یحییٰ بن سعید کی گواہی

۲۵/۴۷۔ حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی صحابی یہ نہیں کہتا تھا: سَلُوْنِي (مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو)۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے 'فضائل الصحابۂ' میں اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲۔ حضرت عطاء بن ابی رباح کی گواہی

۲۶/۴۸۔ ابن ابی خیثمہ روایت بیان کرتے ہیں ہمیں یحیی بن معین نے خبر دی، وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی عبدہ بن سلیمان نے، اُنہوں نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت بیان کی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عطاء سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر بھی علم والا تھا؟ اُنہوں نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! میں صحابہ میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر علم والا ہو)۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

(١٣) شَهَادَةُ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ

٢٧/٤٩. ذَكَرَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الاِسْتِيْعَابِ: سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْبُصْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، فَقَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، وَاللهِ، سَهْمًا صَائِبًا مِنْ مَرَامِي اللهِ عَلٰى عَدُوِّهٖ، وَرَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَذَا فَضْلِهَا وَذَا سَابِقَتِهَا، وَذَا قَرَابَتِهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. لَمْ يَكُنْ بِالنَّوْمَةِ عَنْ أَمْرِ اللهِ وَلَا بِالْمَلُوْمَةِ فِي دِيْنِ اللهِ وَلَا بِالسَّرُوْقَةِ لِمَال اللهِ. أَعْطَى الْقُرْآنَ عَزَائِمَهُ، فَفَازَ مِنْهُ بِرِيَاضٍ مُوْنِقَةٍ.

(١٤) شَهَادَةُ مُغِيْرَةَ بْنِ مِقْسَمٍ

٢٨/٥٠. عَنْ مُغِيْرَةَ، قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَقْوٰى قَوْلًا فِي الْفَرَائِضِ مِنْ عَلِيٍّ ﷺ.

(١٥) شَهَادَةُ ضِرَارِ بْنِ ضَمُرَةَ

٢٩/٥١. رَوٰى أَبُوْ نُعَيْمٍ بِسَنَدِهٖ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: دَخَلَ ضِرَارُ بْنُ ضَمُرَةَ الْكِنَانِيُّ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ: صِفْ لِي عَلِيًّا. فَقَالَ: أَوَ تُعْفِيْنِي يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: لَا أُعْفِيْكَ. قَالَ: أَمَّا إِذْ لَا بُدَّ، فَإِنَّهُ كَانَ، وَاللهِ، بَعِيْدَ

٤٩: ذكره ابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١١٠۔

٥٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٤٠٥۔

٥١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٨٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٤/٤٠١۔

۱۳۔ حضرت حسن بصری کی گواہی

۴۹/۲۷۔ امام ابن عبد البر نے 'الاستیعاب' میں بیان کیا ہے کہ حسن بن ابی الحسن البصری سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: بخدا! حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کے پھینکے ہوئے تیروں میں سے ایک تھے، وہ اس امت کے (عالم) ربانی اور صاحبِ فضیلت اور سبقت لے جانے والے ہیں۔ اس اُمت میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت والے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے غافل تھے نہ اللہ کے دین میں ملامت زدوں میں سے تھے اور نہ ہی اللہ کے مال کو چرانے والوں میں سے تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کو اپنے عزائم سونپ دیے اور اس میں سے پُر رونق باغات کے ساتھ کامیاب ہوئے۔

۱۴۔ حضرت مغیرہ بن مقسم کی گواہی

۵۰/۲۸۔ حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں: میراث کے مسائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر قوی قول کسی کا نہ ہوتا تھا۔

۱۵۔ حضرت ضرار بن ضمرہ کی گواہی

۵۱/۲۹۔ امام ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابو صالح سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ضرار بن ضمرہ کنانی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: میرے لیے حضرت علی کا وصف بیان کریں۔ انہوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! مجھے اس کام سے معاف نہیں کر سکتے؟ انہوں نے کہا: نہیں میں اس سے معاف نہیں کرسکتا۔ کہنے لگے: اگر یہ ناگزیر ہے تو بخدا!

الْمَدٰى، شَدِيْدَ الْقُوٰى، يَقُوْلُ فَصْلًا وَيَحْكُمُ عَدْلًا، يَتَفَجَّرُ الْعِلْمُ مِنْ جَوَانِبِهٖ، وَتَنْطِقُ الْحِكْمَةُ مِنْ نَوَاحِيْهِ ...... وَذَكَرَ بَقِيَّتَهٗ.

وہ دور اندیش، نہایت طاقت ور اور قولِ فیصل کے مالک اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے تھے۔ اُن کے پہلوؤں سے علم پھوٹتا تھا اور ان کی جوانب سے حکمت بولتی تھی۔ ...... پھر باقی حدیث ذکر کی۔

اَلْبَحْثُ فِي أَسَانِيْدِ الْحَدِيْثِ:

﴿أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا﴾

إِنِّي قَدْ وَجَدْتُ بَحْثًا نَفِيْسًا لَطِيْفًا جَامِعًا لِمُنَاسَبَةِ هٰذَا الْمَوْضُوْعِ مِنْ كَلَامِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الصِّدِّيْقِ الْغِمَارِيِّ فِي رِسَالَتِهٖ 'فَتْحِ الْمَلِكِ الْعَلِيِّ'. فَأَنَا أَنْقُلُ هُنَا نَصًّا مِنْ كَلَامِهٖ:

(١) أَحَادِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما

(١) رَوَى أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: انَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ بَابَهَا فَلْيَأْتِ عَلَيُّهَا.

أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ السَّمَرْقَنْدِيُّ فِي كِتَابِهٖ: 'بَحْرُ الأَسَانِيْدِ فِي صِحَاحِ الْمَسَانِيْدِ' الَّذِي جَمَعَ فِيْهِ مِائَةَ أَلْفِ حَدِيْثٍ بِالْأَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَةِ؛ وَفِيْهِ يَقُوْلُ الْحَافِظُ أَبُوْ سَعْدِ بْنُ السَّمْعَانِيِّ: لَوْ رُتِّبَ وَهُذِّبَ لَمْ يَقَعْ فِي الإِسْلَامِ مِثْلُهٗ، وَهُوَ فِي ثَمَانِمِائَةِ جُزْءٍ.

وَالْحَدِيْثُ رَوَاهُ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الضَّرَارِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْهَرَوِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

﴿حدیث مبارک 'میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے' کی اسانید پر مفید بحث﴾

میں نے اس موضوع پر شیخ احمد بن محمد بن صدیق الغماری کی کتاب -'فَتْحُ الْمَلِکِ الْعَلِيّ' - میں انتہائی نفیس، لطیف اور جامع بحث کا مطالعہ کیا ہے۔ یہاں اُن کے کلام کو ہی نقل کر رہا ہوں۔

(ا) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی اَحادیث

(ا) أبو الصلت الہروی روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابو معاویہ نے خبر دی، اُنہوں نے اعمش سے، اُنہوں نے مجاہد سے اور اُنہوں نے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو (شہرِ) علم کا دروازہ پانا چاہتا ہے، اُسے چاہیے کہ وہ اِس دروازے کے پاس سے آ جائے۔

اسے حافظ ابو محمد حسن بن احمد السمر قندی نے اپنی کتاب 'بَحْرُ الْأَسَانِيْدِ فِي صِحَاحِ الْمَسَانِيْدِ' میں روایت کیا ہے۔ اس میں اُنہوں نے ایک لاکھ احادیث اسانیدِ صحیحہ کے ساتھ روایت کی ہیں۔ اِس کتاب کے بارے میں حافظ ابو سعد بن السمعانی نے کہا ہے: اگر اس کتاب کی تہذیب و ترتیب کر لی جائے تو اسلام میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں۔ یہ کتاب آٹھ سو اجزاء پر مشتمل ہے۔

اس حدیث کو أبو الصلت الہروی سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ ان میں محمد بن اسماعیل الضراری، محمد بن عبد الرحیم الہروی، حسن بن علی المعمری،

الْمُعَمَّرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّائِغُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ حَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْحَرْبِيُّ، وَالْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْبَارِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ فَهْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

(٢) أَمَّا رِوَايَةُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ فَأَخْرَجَهَا ابْنُ جَرِيْرٍ فِي 'تَهْذِيْبِ الآثَارِ' قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الضَّرَارِيُّ، ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا.[1]

(٣) وَأَمَّا رِوَايَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ: فَأَخْرَجَهَا الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا أَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.[2]

قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

---

(١) أخرجه ابن جرير الطبري في تهذيب الآثار، ٣/١٠٥، الرقم/١٧٣۔

(٢) أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ٣/١٣٧، الرقم/٤٦٣٧۔

محمد بن علی الصائغ، اسحاق بن حسن بن میمون الحربی، قاسم بن عبد الرحمان الانباری اور حسین بن فہم بن عبد الرحمان شامل ہیں۔

(۲) رہی محمد بن اسماعیل کی بیان کردہ روایت تو اسے ابن جریر طبری نے '**تھذیب الآثار**' میں روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن اسماعیل الضراری نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبد السلام بن صالح الہروی حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) اعمش نے مجاہد کے طریقے سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو علم کے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ اِس کے دروازے کے پاس آ جائے۔

(۳) رہی محمد بن عبد الرحیم کی روایت تو اِسے امام حاکم نے '**المستدرک علی الصحیحین**' میں بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ہمیں ابو العباس محمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن عبد الرحیم الہروی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں **أبو الصلت** عبد السلام بن صالح الہروی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) اعمش نے مجاہد کے طریق سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو علم کے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ اس کے دروازے پر آئے۔

امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر اِسے شیخین نے روایت نہیں کیا۔

(٤) وَأَمَّا رِوَايَةُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ الصَّايِغِ: فَأَخْرَجَهَا الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ'، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْمَعْمَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّايِغِ الْمَكِّيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهِ.[١]

(٥) وَأَمَّا رِوَايَةُ إِسْحَاقَ بْنِ الْحَسَنِ الْحَرْبِيِّ: فَأَخْرَجَهَا الْخَطِيْبُ فِي تَرْجَمَةِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ مِنْ 'تَارِيْخِ بَغْدَادَ'، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْقَاسِمِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنِ الْحَرْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ - يَعْنِي الْهَرَوِيَّ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا.[٢]

(٦) وَأَمَّا رِوَايَةُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْبَارِيِّ: فَأَخْرَجَهَا الْخَطِيْبُ أَيْضًا، قَالَ: فَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُكْرَمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُكْرَمٍ الْقَاضِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْبَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٦٥، الرقم/١١٠٦١۔

(٢) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/٤٨۔

(۴) رہی حسن بن علی اور محمد بن صائغ کی بیان کردہ روایت تو اِسے امام طبرانی نے '**المعجم الکبیر**' میں بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں حسن بن علی المعمری اور محمد بن الصائغ المکی نے حدیث بیان کی، اُن دونوں نے کہا: ہمیں **أبو الصلت** عبد السلام بن صالح الہروی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) اعمش نے مجاہد کے طریق سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ اِس کے دروازے پر آئے۔

(۵) اور اسحاق بن حسن الحربی کی روایت کو خطیب بغدادی نے '**تاریخ بغداد**' میں عبد السلام بن صالح کے حالاتِ زندگی کے تحت درج کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن عمر بن قاسم النرسی نے خبر دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن عبد اللہ الشافعی نے خبر دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں اسحاق بن حسن بن میمون الحربی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبد السلام بن صالح - یعنی الہروی - نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) اعمش نے مجاہد کے طریق سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے۔

(۶) اور قاسم بن عبد الرحمان الانباری کی روایت کو بھی خطیب بغدادی نے ہی بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی محمد بن احمد بن رزق نے، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں خبر دی ابو بکر مکرم بن احمد بن مکرم القاضی نے، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں قاسم بن عبد الرحمان الانباری نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں **أبو الصلت** الہروی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی ہے۔ (وہ کہتے ہیں:) اعمش نے مجاہد کے طریق سے سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی

بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ بَابَهُ.[١]

قَالَ الْقَاسِمُ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: هُوَ صَحِيحٌ.

(٧) وَأَمَّا رِوَايَةُ الْحُسَيْنِ بْنِ فَهْمٍ: فَأَخْرَجَهَا الْحَاكِمُ فِي 'الْمُسْتَدْرَكِ' قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ فَهْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَاهُ أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابِ.[٢]

قَالَ الْحَاكِمُ: الْحُسَيْنُ بْنُ فَهْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ حَافِظٌ.

(٢) حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما

قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم عَهِدَ إِلٰى عَلِيٍّ سَبْعِيْنَ عَهْدًا، لَمْ يَعْهَدْهَا إِلٰى غَيْرِهِ.

أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الصَّبَاحِ الصَّفَّارُ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ الرَّازِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤٩/١١۔

(٢) أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٣٧/٣، الرقم/٤٦٣٨۔

اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ اِس کے دروازے پر آئے۔

قاسم کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

(۷) اور حسین بن فہم کی روایت کو امام حاکم نے '**المستدرک**' میں روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں حسن بن محمد بن احمد بن تمیم نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں حسین بن فہم نے حدیث بیان کی، ان دونوں کو أبو الصلت الہروی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) اعمش نے مجاہد کے طریق سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو علم کے شہر میں آنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ اِس کے دروازے پر آئے۔

امام حاکم نے فرمایا: حسین بن فہم بن عبد الرحمان ثقہ ہیں، امین ہیں، حافظ ہیں۔

(۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم آپس میں یہ گفت گو کیا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ستر (۷۰) ایسے وعدے کیے جو کسی اور سے نہیں کیے۔

اِسے امام طبرانی نے '**المعجم الصغیر**' میں روایت کیا ہے۔ (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن سہل بن الصباح نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن فرات الرازی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سہل بن عبدویہ نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:)

عَبْدَوَيْهِ السِّنْدِيُّ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ التَّمِيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما بِهِ[١].

وَأَخْرَجَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا الطَّبَرَانِيُّ بِهِ، قُلْتُ: التَّمِيْمِيُّ هُوَ الْمُفَسِّرُ وَاسْمُهُ أَرْبَدَةُ، ذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيْزَانِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ جَرْحًا. فَإِنَّ أَرْبَدَةَ قَالَ الْعِجْلِيُّ: تَابِعِيٌّ كُوْفِيٌّ ثِقَةٌ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ كَمَا فِي تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ: فِي تَرْجَمَةِ أَحْمَدَ بْنِ الْفُرَاتِ.

وَقَدْ وَثَّقَهُ أَبُوْ عَوَانَةَ فَاحْتَجَّ بِهِ فِي صَحِيْحِهِ، وَقَالَ أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ: لَمْ أَرَ بِالرَّيِّ أَعْلَمَ بِالْحَدِيْثِ مِنْهُ. وَهٰذِهِ عِنْدَهُمْ عِبَارَةُ تَوْثِيْقٍ.

(٣) حَدِيْثُ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِي، وَمُبَيِّنٌ لِأُمَّتِي مَا أُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي.

أَخْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي 'الْفِرْدَوْسِ' قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبِي، أَنَا الْمَيْدَانِيُّ، أَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَلَّاجُ، أَنَا أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الْعَطَّارُ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٦١، الرقم/٩٥٦.

ہمیں عمرو بن ابی قیس نے حدیث بیان کی، اُنھوں نے مطرف بن طریف سے، اُنھوں نے منہال بن عمرو سے، اُنھوں نے تمیمی سے اور اُنھوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی۔

اِسے امام ابونعیم نے 'حلية الأولياء' میں روایت کیا اور کہا: ہمیں طبرانی نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ میں نے کہا: التمیمی مفسر ہیں اور اُن کا نام اَربَدہ ہے۔ امام ذہبی نے ان کا ذکر اپنی کتاب 'میزان الاعتدال' میں کیا ہے اور اِن پر کوئی جرح نقل نہیں کی۔ امام عجلی نے کہا ہے: اَربدہ تابعی کوفی ثقہ ہیں۔ امام ابن حبان نے ان کا ذکر 'الثقات' میں کیا ہے جیسا کہ 'تهذيب التهذيب' میں احمد بن الفرات کے حالاتِ زندگی میں ہے۔

امام ابوعوانہ نے ان کی توثیق کی اور اپنی صحیح میں ان سے حجت پکڑی ہے۔ ابو الولید الطیالسی کہتے ہیں: میں نے رَے میں اُن سے بڑھ کر حدیث کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ یہ الفاظ اُن کے نزدیک توثیق سے عبارت ہیں۔

(۳) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ وہ میرے بعد میری اُمت کے لیے اُس دین کی وضاحت کرنے والا ہے جو مجھے عطا فرما کر مبعوث کیا گیا۔

اِسے امام دیلمی نے 'مسند الفردوس' میں روایت کیا اور کہا ہے: ہمیں میرے والد نے خبر دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں المیدانی نے خبر دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن الحلاج نے خبر دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابو الفضل محمد بن عبد اللہ نے خبر دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں احمد بن عبید الثقفی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں محمد بن علی بن خلف العطار نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں موسی بن جعفر بن ابراہیم بن محمد نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے

بْنِ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه بِهٖ.[1]

وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي 'الْمُسْتَدْرَكِ' مِنْ حَدِيْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه إِلَّا أَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلٰى شَطْرِهِ الثَّانِي.

(٤) حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رضي الله عنه

قَالَ: لَمَّا آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهٖ قَالَ عَلِيٌّ: لَقَدْ ذَهَبَ رُوْحِي وَانْقَطَعَ ظَهْرِي حِيْنَ رَأَيْتُکَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِکَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخَّرْتُکَ إِلَّا لِنَفْسِي وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ إِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي. قَالَ: وَمَا أَرِثُ مِنْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَا وَرِثَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِي. قَالَ: وَمَا وَرِثَ الْأَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلِکَ؟ قَالَ: کِتَابُ رَبِّهِمْ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِمْ ...... الحديث.[2]

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي کِتَابِهِ: الْفَضَائِلِ. وَأَخْرَجَهُ الْبَغَوِيُّ فِي مُعْجَمِهٖ وَالْمُتَّقِي الْهِنْدِيُّ فِي کَنْزِ الْعُمَّالِ.

---

(١) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٥، الرقم/٤١٨١۔

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٣٨، الرقم/١٠٨٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٥٣، وذكره الهندي في كنز العمال، ٩/٧١، الرقم/٢٥٥٥٤۔

ہیں:) ہمیں عبد المہیمن بن عباس نے حدیث بیان کی، اُنہوں نے اپنے والد کے طریق سے اپنے دادا سہل بن سعد سے اور اُنہوں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

اِسے امام حاکم نے 'المستدرک' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، لیکن اُنہوں نے اس حدیث کا صرف دوسرا حصہ مختصراً بیان کیا ہے۔

(۴) حضرت زید بن ابی اَوفی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

حضرت زید بن ابی اَوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اُخوت قائم فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میری روح پرواز کرگئی اور میری کمر ٹوٹ گئی جب آپ کو میں نے اپنے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان یہ اُخوت قائم کرتے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا! میں نے تمہیں صرف اپنے لیے مؤخر کیے رکھا ہے۔ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وراثت میں کیا پاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ سے قبل انبیاء کرام علیہم السلام وراثت میں پاتے تھے۔ عرض کیا: آپ سے قبل انبیاء کرام علیہم السلام وراثت میں کیا پاتے تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت۔ ...... الحدیث۔

اِسے امام احمد نے اپنی کتاب 'فضائل الصحابۃ' میں روایت کیا ہے، امام بغوی نے اپنی 'المعجم' میں اور متقی الہندی نے 'کنز العمال' میں بیان کیا ہے۔

(٥) حَدِيْثُ عَلِيٍّ رضي الله عنه

قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَلْفَ بَابٍ، كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ.(١)

أَخْرَجَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ، وَأَخْرَجَهُ اسْمَاعِيْلِيُّ فِي مُعْجِمِهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَالْمُتَّقِي الْهِنْدِيُّ فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ. ثُمَّ قَالَ الْهِنْدِيُّ: هٰذَا الْحَدِيْثُ أَخْرَجَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الأَئِمَّةِ كَالْبَغَوِيِّ وَالطَّبَرَانِيِّ فِي مُعْجَمَيْهِمَا وَالْبَارُوْدِيِّ فِي الْمَعْرِفَةِ، وَابْنِ عَدِيٍّ، وَالْمُحِبِّ الطَّبَرِيِّ، وَقَالَ: أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ الدِّمَشْقِيُّ فِي الأَرْبَعِيْنَ الطِّوَالِ. إِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِ الْحَسَنِ لَوْلَا مَا فِيْهِ مِنَ الْاِضْطِرَابِ.

(٦) حَدِيْثُ عَلِيٍّ رضي الله عنه

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُدْنِيَكَ وَأُعَلِّمَكَ لِتَعِيَ، وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ﴾ [الحاقة، ٦٩/١٢]، فَأَنْتَ أُذُنٌ وَاعِيَةٌ لِعِلْمِي.

أَخْرَجَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ(٢)، وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فِي التَّفْسِيْرِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي مُرَّةَ الأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَعَلِيٍّ: إِنِّي

(١) ذكره الهندي في كنز العمال، ١٣/٥٠، الرقم/٣٦٣٧٢، والذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ٢/٤٠١۔

(٢) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٩٢٣، الرقم/٨٣٣٨، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٣/٧٧، الرقم/٣٦٥٢٥۔

(۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی پہلی حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے علم کے ہزار باب سکھائے (اور) ہر باب مزید ہزار باب کھولنے والا تھا۔

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اسماعیلی نے اپنی 'معجم' میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور متقی الہندی نے 'کنز العمال' میں روایت کیا ہے۔ پھر ہندی نے کہا: اس حدیث کو ائمہ کی ایک کثیر جماعت نے روایت کیا ہے جن میں بغوی نے اور طبرانی نے اپنی دونوں 'معاجم' میں، بارودی نے 'المعرفة' میں اور ابن عدی اور محبّ الطبری شامل ہیں۔ محبّ الطبری نے کہا ہے: اس حدیث کو حافظ ابو القاسم الدمشقی نے 'الأربعين الطوال' میں روایت کیا ہے۔ اس کی سند حسن حدیث کی شرائط پر ہے اور ان میں اِضطراب بھی نہیں ہے۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قریب کروں اور تمہیں تعلیم دوں تاکہ تم اُسے محفوظ رکھو۔ اِس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: 'تمہارے لیے (یادگار) نصیحت بنا دیں اور محفوظ رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں٥'۔ لہٰذا تمہارے ہی وہ کان ہیں جو میرے علم کو محفوظ رکھیں گے۔

اِسے ابو نعیم نے 'حلية الأولياء' میں روایت کیا ہے۔ ابن ابی حاتم رازی نے ایک اور طریق سے ابو مرة الأسلمی سے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

أُمِرْتُ أَنْ أُدْنِيَكَ وَلَا أُقْصِيَكَ، وَأَنْ أُعَلِّمَكَ وَأَنْ تَعِيَ، وَحَقٌّ لَكَ أَنْ تَعِيَ. قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝﴾ [الحاقة، ٦٩/١٢](١)، وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ أَخْرَجَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ، وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ، وَمِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مَكْحُوْلٍ مُرْسَلًا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَهَا أُذُنَكَ يَا عَلِيُّ. وَهٰكَذَا أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ. وَأَخْرَجَهُ الثَّعْلَبِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ(٢).

(٧) حَدِيْثُ عَلِيٍّ ﷺ

أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ نَفْسِهٖ، فَقَالَ: إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي.

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَالضِّيَاءُ فِي الْمُخْتَارَةِ، وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالضِّيَاءُ.

وَرَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

---

(١) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسير القرآن، ١٠/٣٣٧٠، الرقم/١٨٩٦٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٤١٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٨/٢٦٧۔

(٢) أخرجه الثعلبي في الكشف والبيان، ١٠/٢٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٨/٢٦٤، والرازي في التفسير الكبير، ٣٠/٩٤۔

سے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمہیں قریب کروں اور دور نہ رکھوں۔ تمہیں علم سکھاؤں کہ تم اُسے محفوظ رکھو۔ لہٰذا اب تم پر لازم ہے کہ تم اِسے محفوظ رکھو۔ **ابو مرة الأسلمی** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: 'تمہارے لیے (یادگار) نصیحت بنا دیں اور محفوظ رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں٥'۔ اِسی طریق سے اس حدیث کو ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے اور اُنہوں نے ایک اور طریق سے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔ ایک اور طریق سے یہ روایت مکحول سے مرسلاً بھی روایت کی گئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ وہ اس آیت کا مصداق تمہارے کان بنا دے۔ اِسی طرح ابن ابی حاتم رازی اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔ امام ثعلبی نے اِس حدیث کو ایک اور طریق سے عبد اللہ بن حسن سے روایت کیا ہے۔

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی تیسری حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُن کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جب میں کچھ مانگتا تو رسول اللہ ﷺ عطا فرماتے اور اگر میں خاموش رہتا تو بھی حضور ﷺ (عطا فرماتے وقت) مجھ سے ہی ابتداء فرماتے۔

اِسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے، ابونعیم نے '**حلیة الأولیاء**' میں اور ضیاء المقدسی نے '**الأحادیث المختارة**' میں روایت کیا ہے۔ اسے امام ترمذی نے حسن جب کہ امام حاکم اور ضیاء المقدسی نے صحیح قرار دیا ہے۔

ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

أَنَّهُ قِيْلَ لِعَلِيٍّ: مَا لَکَ أَکْثَرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثًا فَقَالَ: وَذَکَرَهُ.[1]

(٨) حَدِيْثُ عَلِيٍّ رضي الله عنه

قَالَ: دَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِيَسْتَعْمِلَنِي عَلَی الْيَمَنِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي شَابٌّ حَدَثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي صَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ قَالَ: ثَـلَاثًا، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ، اهْدِ قَلْبَهُ، وَثَـبِّتْ لِسَانَهُ. فَکَأَنَّمَا کُلُّ عِلْمٍ عِنْدِي، وَحَشٰی قَلْبِي عِلْمًا وَفِقْهًا، فَمَا شَکَکْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ.[2]

أَخْرَجَهُ الْخَطِيْبُ فِي تَرْجَمَةِ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِجَازِيِّ مِنَ التَّارِيْخِ، وَأَصْلُ الْحَدِيْثِ مَعْرُوْفٌ مُخَرَّجٌ فِي الْأُصُوْلِ بِدُوْنِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ، إِلٰی غَيْرِ هٰذَا مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْمُصَرِّحَةِ بِمَزِيْدِ اعْتِنَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِتَعْلِيْمِ عَلِيٍّ،

(١) أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب: (١)، ٥/٦٣٧، الرقم/٣٧٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم/٣٢٠٧٠، والحاکم في المستدرک، ٣/١٣٥، الرقم/٤٦٣٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٢٣٥، الرقم/٦١٤۔

(٢) أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب الأحکام، باب ذکر القضاة، ٢/٧٧٤، الرقم/٢٣١٠، والبزار في المسند، ٣/١٢٥-١٢٦، الرقم/٩١٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٦١، الرقم/٩٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٢/٤٤٣، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٣٨٩۔

سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ کی آپ سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں زیادہ احادیث ہونے کی وجہ کیا ہے؟ وہ بیان کرتے ہیں: اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ الفاظ فرمائے۔

(۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی چوتھی حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے طلب فرمایا تاکہ مجھے یمن پر عامل بنا کر روانہ فرمائیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کم عمر نوجوان ہوں۔ میرے پاس فیصلے کرنے کا علم بھی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر دو یا تین بار اپنا دستِ اقدس مارا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت عطا کر اور اِس کی زبان کو مضبوطی دے۔ اس کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا گویا سارا علم میرے پاس ہے اور میرا دل علم و فقہ سے لبریز ہوگیا ہے۔ اس کے بعد دو فریقین میں فیصلہ کرنے کے دوران مجھے کبھی شک و شبہ کا اندیشہ نہ ہوا۔

اِسے خطیب بغدادی نے 'تاریخ بغداد' میں قاسم بن جعفر الحجازی کے حالات کے ذیل میں روایت کیا ہے۔ اصل حدیث معروف ہے اور ان الفاظ کے علاوہ دیگر الفاظ کے ساتھ حدیث کی اصل کتب میں درج ہے۔ نیز اس کے علاوہ مزید کئی واضح احادیث بھی موجود ہیں جو یہ صراحت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تعلیم دینے، علم کو صرف اُن کی

وَتَخْصِيْصِهِ إِيَّاهُ مِنْهُ بِمَا لَمْ يَخُصَّ بِهِ غَيْرَهُ. وَالدُّعَاءِ لَهُ بِذٰلِکَ، وَالْـإِخْبَارِ بِأَنَّهُ وَارِثُ عِلْمِهِ ﷺ. وَغَيْرِ ذٰلِکَ مِمَّا يَدُلَّ عَلٰى أَنَّهُ ﷺ بَابُ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ. وَإِنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ.

(٩) حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا.[١]

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي سُنَنِهِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُوْسٰى بِهِ. وَقَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ عِنْدَنَا صَحِيْحٌ سَنَدُهُ.

قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ مِنْ أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ أُخْرٰى.

اَلْوَجْهُ الأَوَّلُ

مِنْ رِوَايَةِ الْحَارِثِ وَعَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ كِلاهُمَا عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، أَخْرَجَهُ الْخَطِيْبُ فِي تَلْخِيْصِ الْمُتَشَابِهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٦٣٧/٥، الرقم/٣٧٢٣، وأيضًا في العلل، ٣٧٥/١، الرقم/٦٩٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٦٣٤/٢، الرقم/١٠٨١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦٤/١، وابن جرير الطبري في تهذيب الآثار، ١٠٤/٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢٠٣/١١، الرقم/٥٩٠٨۔

ذات کے ساتھ مخصوص کرنے اور ان کے لیے علم وحکمت کی دعا کرنے کا ذکر ہے۔ اس بارے میں بھی احادیث ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے علم کے وارث ہیں۔ نیز اِس کے علاوہ ایسی روایات بھی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ علمِ نبی کا دروازہ ہیں۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

(۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی پانچویں حدیث

سلمہ بن کہیل، سوید بن غفلہ سے، وہ الصنابحی سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

اِسے امام ترمذی نے اپنی 'السنن' میں موسی بن اسماعیل سے روایت کیا ہے۔ ابن جریر طبری نے کہا ہے: یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مزید چار طُرُق سے مروی ہے۔

پہلا طریق

یہ حارث اور عاصم بن ضمرہ کا طریق ہے۔ دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، جسے خطیب بغدادی نے 'تلخیص المتشابه' میں روایت کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ

الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

اَلْوَجْهُ الثَّانِي

مِنْ رِوَايَةِ ابْنِهِ الْحُسَيْنِ عليه السلام، أَخْرَجَهُ ابْنُ النَّجَّارِ فِي تَارِيْخِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضٰى، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه بِهٖ.

اَلْوَجْهُ الثَّالِثُ

مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الْقَاسِمِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ التِّيْمِيِّ. ذَكَرَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ، أَخْرَجَهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَرْبِيُّ فِي أَمَالِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، قَال: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا يَا عَلِيُّ. كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا.

اَلْوَجْهُ الرَّابِعُ

مِنْ رِوَايَةِ الشَّعْبِيِّ، أَخْرَجَهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ فِي الْمَنَاقِبِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا.

(١٠) حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما

قَالَ الْحَاكِمُ: حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْفَقِيْهُ الْإِمَامُ الشَّاشِيُّ

نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو شہر میں آنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ (پہلے) اِس دروازے پر آئے۔

دوسرا طریق

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت حسین علیہ السلام کے طریق سے ہے، جسے ابن النجار نے اپنی تاریخ میں علی بن موسی الرضی سے نقل کیا ہے۔ وہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

تیسرا طریق

یہ ابو القاسم الاصبغ بن نباتہ التیمی کی روایت ہے، جسے ابو نعیم نے 'حلیۃ الأولیاء' میں ذکر کیا ہے اور ابو الحسن نے عبد اللہ بن عمر الحربی نے اسے اپنی کتاب 'أمالي' میں روایت کیا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور اے علی! تم اس کا دروازہ ہو۔ جس شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ اس شہرِ علم میں دروازے پر آئے بغیر داخل ہوگیا، اُس نے صریح جھوٹ بولا۔

چوتھا طریق

یہ شعبی کی روایت سے ہے جسے ابن مردویہ نے اپنی 'کتاب المناقب' میں حسن بن محمد کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اُنہوں نے جریر سے روایت کیا، اُنہوں نے محمد بن قیس سے، اُنہوں نے شعبی سے اور اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

(۱۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی پہلی حدیث

امام حاکم نے کہا: مجھے ابو بکر محمد بن علی الفقیہ امام الشاشی نے بخارا میں حدیث بیان

بِبُخَارىٰ، ثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ هَارُوْنَ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ، يَقُوْلُ: هٰذَا أَمِيْرُ الْبَرَرَةِ، وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهُ، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ، أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْبَيْتَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.[1]

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

(١١) حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما

فَقَدْ أَخْرَجَ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ شَاذَانَ فِي خَصَائِصِ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ إِلٰى بَابِهَا.

وَأَخْرَجَهُ الْخَطِيْبُ فِي 'تَلْخِيْصِ الْمُتَشَابِهِ' مِنْ طَرِيْقِ الدَّارَقُطْنِيِّ.

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٠، الرقم/٤٦٤٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/ ٣٧٧، الرقم/٨٨٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/ ٣٨٣.

کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں نعمان بن ہارون البلدی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن یزید الحرانی نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں سفیان الثوری نے حدیث بیان کی، وہ عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کرتے ہیں اور وہ عبد الرحمان بن عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا - جب کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا: یہ نیکوکاروں کا سردار ہے، بُرے لوگوں سے جنگ لڑنے والا ہے۔ جس نے اِس کی مدد کی اُس کی مدد کی جائے گی۔ جس نے اِسے رسوا کیا اُسے رسوا کیا جائے گا۔ اِن الفاظ پر آپ ﷺ نے اپنی آواز بلند فرمائی: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو علم کے گھر میں داخل ہونا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ پہلے اِس دروازے پر آئے۔

اسے امام حاکم نے 'المستدرک' میں روایت کیا اور کہا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(۱۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی دوسری حدیث

حافظ ابوالحسن بن شاذان نے 'خصائص علی رضی اللہ عنہ' میں جعفر بن محمد سے یہ حدیث روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی، اُنہوں نے میرے دادا سے اور اُنہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو شہر میں آنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ اِس دروازے پر آئے۔

اِسے خطیب بغدادی نے 'تلخیص المتشابہ' میں دارقطنی کے طریق سے روایت کیا ہے۔

بَعْضُ الْأُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ فِي مَكَانَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

اَلْأَمْرُ الْأَوَّلُ

إِنَّ مَدَارَ صِحَّةِ الْحَدِيْثِ عَلَى الضَّبْطِ وَالْعَدَالَةِ. وَرِجَالُ هٰذَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ ضَابِطُوْنَ. أَمَّا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَالْأَعْمَشُ وَمُجَاهِدٌ فَلا يُسْأَلُ عَنْهُمْ لِكَوْنِهِمْ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ، وَلِلِاتِّفَاقِ عَلٰى ثِقَتِهِمْ وَجَلالَتِهِمْ. وَأَمَّا مِنْ دُوْنِ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَلا يُسْأَلُ عَنْهُمْ أَيْضًا لِتُعَدِّدَهُمْ وَثِقَةً أَكْثَرُهُمْ. وَكَوْنُ الْحَدِيْثِ مَشْهُوْرًا وَمَعْرُوْفًا عَنْ أَبِي الصَّلْتِ، فَلَمْ يَبْقَ مَحَلًّا لِلنَّظَرِ إِلَّا أَبُو الصَّلْتِ وَعَلَيْهِ يَدُوْرُ مَحْوَرُ الْكَلَامِ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ. وَهُوَ عَدْلٌ ثِقَةٌ صَدُوْقٌ مَرْضِيٌّ مَعْرُوْفٌ بِطَلَبِ الْحَدِيْثِ وَالِاعْتَنَاءِ بِهٖ. رَحَلَ فِي طَلَبِهٖ إِلَى الْبَصْرَةِ وَالْكُوْفَةِ وَالْحِجَازِ وَالْيَمَنِ وَالْعِرَاقِ وَدَخَلَ بَغْدَادَ فَحَدَّثَ بِهَا.

رَوٰى عَنْهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرِّمَادِيُّ الْحَافِظُ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرُدِيُّ صَاحِبُ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْمَعْرُوْفُ بِفَسْتَقَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلَوَيْهِ الْقَطَّانُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْأَزْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسِيُّ، وَسَهْلُ بْنُ زَنْجَلَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النِّيْسَابُوْرِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِيَارِ الْمَرْوَزِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ، وَعَمَّارُ بْنُ رَجَاءٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، وَمُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَآخَرُوْنَ.

﴿مذکورہ حدیث کے مقام و مرتبہ سے متعلق بعض اَہم اُمور﴾

پہلا اَمر

بے شک حدیث کی صحت کا دار و مدار ضبط اور عدالتِ راوی پر ہوتا ہے اور اِس حدیث مبارک کی سند کے تمام راوی عادل اور ضابط ہیں۔ جہاں تک ابو معاویہ، اَعمش اور مجاہد کا تعلق ہے تو اُن کے صحیح حدیث کے راوی ہونے میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں ہے۔ اُن کی ثقاہت اور جلالت پر اتفاق ہے۔ بلکہ ابو الصلت الہروی کے سوا اِس حدیث کے بقیہ رُواۃ میں سے اکثر ثقہ ہیں۔ لیکن یہ حدیث ابو الصلت کے طریق سے ہی مشہور و معروف ہے۔ لہٰذا ابو الصلت کے علاوہ کوئی راوی بھی محلِ نظر نہیں ہے۔ اِس بنا پر مذکورہ حدیث پر کلام اِنہی کے حوالے سے ہوگا۔ وہ عادل، ثقہ اور صدوق ہیں۔ حدیث کے حصول اور اِس میں احتیاط برتنے میں معروف ہیں۔ اُنہوں نے طلبِ حدیث میں بصرہ، کوفہ، حجاز، یمن اور عراق کا سفر کیا۔ وہ بغداد پہنچے اور وہاں اُنہوں نے تدریسِ حدیث کا آغاز کیا۔

اُن سے روایت کرنے والوں میں شامل ہیں: حافظ الحدیث اور صاحبِ 'المسند' احمد بن منصور الرمادی، یحیی بن معین کے شاگرد عباس بن محمد الدوردی، اسحاق بن حسن الحربی، محمد بن علی جو فستقہ کے نام سے مشہور ہیں، حسن بن علویہ القطان، علی بن احمد بن نضر الازدی، محمد بن اسماعیل الاحمسی، سہل بن زنجلہ، محمد بن رافع نیشاپوری، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن سیار المروزی، علی بن حرب الموصلی، عمار بن رجاء، محمد بن عبد اللہ الحضرمی، معاذ بن مثنی اور دیگر۔

وَقَالَ الْخَطِيْبُ فِي تَارِيْخِ بَغْدَادَ: أَخبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْوَاعِظُ، ثَنَا أَبِي، وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جعْفَرٍ الْمُؤَدِّبُ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاعِظُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ: ثِقَةٌ صَدُوْقٌ إِلَّا أَنَّهُ يَتَشَيَّعُ.[١]

وَقَالَ الْخَطِيْبُ: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعَ وَمَا أَعْرِفُهُ بِالْكَذِبِ.[٢]

وَقَالَ الْخَطِيْبُ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِحْرَزٍ، قَالَ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ: لَيْسَ مِمَّنْ يُكَذَّبُ.[٣]

وَقَالَ الْخَطِيْبُ أَيْضًا: عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَلَفٍ النَّسَفِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَلِيٍّ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ: رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يُحْسِنُ الْقَوْلَ فِيْهِ، وَرَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ عِنْدَهُ، وَسُئِلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِي رَوَاهُ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَدِيْثِ عَلِيٍّ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ

(١) الخطيب البغدادي، تاريخ بغداد، ١١/٤٨۔
(٢) الخطيب البغدادي، تاريخ بغداد، ١١/٤٨-٤٩۔
(٣) الخطيب البغدادي، تاريخ بغداد، ١١/٥٠۔

خطیب بغدادی نے 'تاریخ بغداد' میں بیان کیا ہے: مجھے عبید اللہ بن عمر الواعظ نے خبر دی ہے، (وہ کہتے ہیں:) مجھے میرے والد نے خبر دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبد الغفار بن محمد بن جعفر المؤدب نے خبر دی، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عمر بن احمد الواعظ نے خبر دی۔ اُنہوں نے عمر بن حسن بن علی بن مالک سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے یحییٰ بن معین سے ابو الصلت الہروی کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے کہا: وہ ثقہ اور صدوق ہیں، سوائے اِس کے کہ اُن میں تشیع پایا جاتا ہے۔

خطیب بغدادی نے ابراہیم بن عبد اللہ بن جنید سے روایت کیا ہے، اُنہوں نے کہا: میں نے یحییٰ بن معین سے ابو الصلت الہروی کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے کہا: اُن کی حدیث کی سماعت کی گئی ہے؛ میں اُن سے جھوٹ منقول ہونے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

خطیب بغدادی نے احمد بن محمد بن القاسم بن محرز سے روایت کیا ہے، اُنہوں نے کہا: میں نے یحییٰ بن معین سے ابو الصلت عبد السلام بن صالح الہروی کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے کہا: یہ اُن میں سے نہیں ہیں جن کی تکذیب کی جاتی ہے۔

خطیب بغدادی نے ہی عبد المومن بن خلف النسفی سے روایت کیا ہے، اُنہوں نے کہا: میں نے ابو علی صالح بن محمد سے ابو الصلت الہروی کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے کہا: میں نے یحییٰ بن معین کو اُن کے بارے میں اچھی رائے بیان کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے یحییٰ بن معین کو اُن کے پاس (اَخذ حدیث کے لیے) آتے جاتے بھی دیکھا ہے۔ اُن سے اس حدیث کے بارے میں بھی پوچھا گیا جو کہ ابو الصلت الہروی نے ابو معاویہ سے روایت کی ہے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کردہ حدیث: 'میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا

بَابُهَا. فَقَالَ: رَوَاهُ أَيْضًا الْفَيْدِيُّ. قُلْتُ: مَا اسْمُهُ؟ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ.[1]

وَقَالَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَقْبَ تَخْرِيْجِ الْحَدِيْثِ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَأَبُو الصَّلْتِ ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ فِي التَّارِيْخِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيَّ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ: ثِقَةٌ. قُلْتُ: أَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِحَدِيْثٍ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ؟ فَقَالَ: قَدْ حَدَّثَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَيْدِيُّ، وَهُوَ ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ أَيْضًا: سَمِعْتُ أَبَا النَّصْرِ أَحْمَدَ بْنَ سَهْلٍ الْفَقِيْهَ الْقَبَّانِيَّ إِمَامَ عَصْرِهٖ بِبُخَارٰى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: وَسُئِلَ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ: دَخَلَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَنَحْنُ مَعَهُ عَلٰى أَبِي الصَّلْتِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا خَرَجَ تَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ فِي أَبِي الصَّلْتِ؟ فَقَالَ: هُوَ صَدُوْقٌ. فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ يَرْوِيُ حَدِيْثَ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا. فَقَالَ: قَدْ رَوٰى هٰذَا ذَاكَ الْفَيْدِيُّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ كَمَا رَوَاهُ أَبُو الصَّلْتِ.[2]

(١) الخطيب البغدادي، تاريخ بغداد، ١١/ ٥٠۔

(٢) الحاكم، المستدرك، ٣/١٣٧، الرقم/٤٦٣٧۔

دروازہ ہیں'۔ یحییٰ بن معین نے کہا: اِسے الفیدی نے بھی روایت کیا ہے۔ میں نے پوچھا: اُن کا نام کیا ہے؟ کہنے لگے: محمد بن جعفر۔

امام حاکم نے 'المستدرک' میں اس حدیث کو درج کرنے کے بعد کہا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور ابو الصلت ثقہ اور مامون ہے۔ میں نے ابو العباس محمد بن یعقوب سے التاریخ میں سنا ہے، اُنہوں نے کہا: میں نے عباس بن محمد الدوری کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے یحیی بن معین سے ابو الصلت الہروی کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے کہا: وہ ثقہ ہے۔ میں نے کہا: کیا اُنہوں نے ابو معاویہ سے یہ حدیث بیان نہیں کی: میں علم کا دروازہ ہوں؟ اُنہوں نے کہا: یہ حدیث تو محمد بن جعفر الفیدی نے بھی بیان کی ہے اور وہ ثقہ اور مامون ہیں۔

امام حاکم نے ہی فرمایا: میں نے امام ابو نصر احمد بن سہل الفقیہ القبانی کو- جو کہ اپنے زمانے کے امام تھے- بخارا میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے صالح بن محمد بن حبیب الحافظ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو الصلت الہروی کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے کہا: یحییٰ بن معین ابو الصلت الہروی کے پاس گئے تو ہم بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ اُنہوں نے اسے سلام کیا۔ جب وہ وہاں سے باہر تشریف لائے تو ہم بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہولیے۔ پھر میں نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ابو الصلت الہروی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے کہا: وہ سچا راوی ہے۔ میں نے عرض کیا: اُس نے اَعمش سے اور انہوں نے مجاہد کے طریق سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے حضور نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی ہے: 'میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ (اِس) دروازے پر آئے۔' اس پر اُنہوں نے کہا: اسے تو الفیدی نے بھی ابو معاویہ سے بطریقِ اَعمش روایت کیا ہے جیسا کہ ابو الصلت نے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ الآجُرِّيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ: كَانَ ضَابِطًا، وَرَأَيْتُ ابْنَ مَعِيْنٍ عِنْدَهُ.

وَوَثَّقَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِرِوَايَتِهِ عَنْهُ، وَذٰلِکَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ ثِقَةٌ عِنْدَ أَبِيْهِ أَيْضًا. فَإِنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ لَا يَرْوِي إِلَّا عَمَّنْ يَأْمُرُهُ أَبُوْهُ بِالرِّوَايَةِ عَنْهُ مِمَّنْ هُوَ عِنْدَهُ ثِقَةٌ، كَمَا ذَكَرَهُ الْحَافِظُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ 'تَعْجِيْلِ الْمَنْفَعَةِ'. فَقَالَ فِي تَرْجَمَةِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَاهِلِيِّ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ لَا يَكْتُبُ إِلَّا عَمَّنْ أَذِنَ لَهُ أَبُوْهُ فِي الْكِتَابَةِ عَنْهُ، وَكَانَ لَا يَأْذَنُ لَهُ أَنْ يَكْتُبَ إِلَّا عَنْ أَهْلِ السُّنَّةِ حَتّٰى كَانَ يَمْنَعُهُ أَنْ يَكْتُبَ عَمَّنْ أَجَابَ فِي الْمِحْنَةِ، وَلِذٰلِکَ فَاتَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَنُظَرَاؤُهُ مِنَ الْمُسْنِدِيْنَ.[1]

اَلْأَمْرُ الثَّانِي

إِنَّ الرَّاوِيَ وَإِنْ كَانَ مُتَكَلَّمًا فِيْهِ، فَحَدِيْثُهُ يُقَوّٰى وَيُصَحَّحُ بِالْمُتَابَعَاتِ وَإِنَّمَا يَعُدُّوْنَ فِي مُنْكَرَاتِهِ مَا تَفَرَّدَ بِهِ. وَعَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ لَمْ يَنْفَرِدْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَلْ تَابَعَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَيْدِيُّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ، وَعُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ الْجُرْجَانِيُّ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، وَرَجَاءُ بْنُ سَلَمَةَ وَمُوْسَى بْنُ

(١) ابن حجر العسقلاني، تعجيل المنفعة/١٥۔

امام آجری نے ابو داود کے حوالے سے نقل کیا ہے: ابو الصلت الہروی ضابط (احتیاط وتوجہ کے ساتھ حدیث روایت کرنے والا) راوی تھا اور میں نے یحییٰ بن معین کو (اَخذ حدیث کے لیے) اُن کے پاس (آتے جاتے) دیکھا ہے۔

امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ابو الصلت الہروی سے روایت کر کے اُن کی توثیق کی ہے۔ یہ بات اِس اَمر پر بھی دلالت کرتی ہے کہ وہ اُن کے والد امام احمد بن حنبل کے نزدیک بھی ثقہ ہیں۔ کیونکہ امام عبد اللہ صرف اُنہی سے روایت بیان کرتے تھے جن سے روایت بیان کرنے کا حکم اُن کے والد اُنہیں دیتے تھے اور جو اُن کے نزدیک ثقہ ہوتا تھا۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر العسقلانی نے اپنی کتاب 'تعجیل المنفعة' میں بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے ابراہیم بن حسن الباہلی کے حالاتِ زندگی میں لکھا ہے: امام عبد اللہ بن احمد صرف اُنہی سے حدیث لکھتے تھے جن سے حدیث لکھنے کا اُن کے والد گرامی اُنہیں حکم دیتے تھے۔ وہ اُنہیں صرف اَہلِ سنت علماء سے ہی احادیث لکھنے کی اجازت دیتے تھے حتی کہ اُنہوں نے اُن سے بھی حدیث لینے سے منع فرما دیا جنہوں نے خلقِ قرآن کے معاملہ میں جواب دیا تھا۔ اِسی لیے اُن سے علی بن الجعد اور ان جیسے دوسرے اسناد کرنے والے (حدیث کی روایت میں) ترک ہوگئے۔

دوسرا اَمر

راویِ حدیث کے بارے میں اگر کوئی کلام بھی ہو تو اُس کی حدیث پھر بھی متابعات کی وجہ سے قوی اور صحیح ہوسکتی ہے۔ ابو الصلت الہروی نے جن احادیث کو اکیلے روایت کیا ہے اُنہیں اَئمہ منکر اَحادیث میں شمار کرتے ہیں، لیکن عبد السلام بن صالح اس حدیث کی روایت میں اکیلے نہیں ہیں، بلکہ راویوں کی ایک جماعت نے اس حدیث کی روایت میں اُن کی اتباع کی ہے۔ ان میں محمد بن جعفر، جعفر بن محمد الفقیہ، عمر بن اسماعیل بن مجالد، احمد بن سلمہ الجرجانی، ابراہیم بن موسی الرازی، رجاء بن سلمہ،

مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَمَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ، وَأَبُو عُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ سَلامٍ.

١. أَمَّا مُتَابَعَةُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: فَذَكَرَهَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ كَمَا تَقَدَّمَ وَأَخْرَجَهَا الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهٖ. وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، فَهٰذِهِ الْمُتَابَعَةُ بِمُفْرَدِهَا عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحِ.

٢. وَأَمَّا مُتَابَعَةُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ: فَأَخْرَجَهَا الْخَطِيْبُ فِي تَرْجَمَتِهٖ مِنَ التَّارِيْخِ.

٣. وَأَمَّا مُتَابَعَةُ عُمَرَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ: فَأَخْرَجَهَا الْخَطِيْبُ فِي تَرْجَمَتِهٖ مِنَ التَّارِيْخِ.

وَأَخْرَجَهَا الْعُقَيْلِيُّ فِي تَرْجَمَتِهٖ أَيْضًا، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بِهٖ. عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ هٰذَا احْتَجَّ بِهِ التِّرْمِذِيُّ، وَأَنْكَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَقَدْ سَأَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَبَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا أَرَاهُ إِلَّا صَدَقَ.

٤. وَأَمَّا مُتَابَعَةُ أَحْمَدَ بْنِ سَلَمَةَ: فَأَخْرَجَهَا ابْنُ عَدِيٍّ فِي تَرْجَمَتِهٖ مِنَ الْكَامِلِ.

٥. وَأَمَّا مُتَابَعَةُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسَى الرَّازِيِّ: فَأَخْرَجَهَا ابْنُ جَرِيْرٍ فِي تَهْذِيْبِ الآثَارِ. وَهٰذِهِ الْمُتَابَعَةُ أَيْضًا صَحِيْحَةٌ أَوْ حَسَنَةٌ عَلٰى شَرْطِ ابْنِ

موسیٰ بن محمد الانصاری، محمود بن خداش، حسن بن علی بن راشد اور ابو عبید بن القاسم بن سلام شامل ہیں۔

۱۔ رہی محمد بن جعفر کی اتباع: اسے یحییٰ بن معین نے ذکر کیا ہے، جیسا کہ اس کا ذکر گزر چکا اور امام حاکم نے اسے اپنی **المستدرک** میں روایت کیا ہے۔ محمد بن جعفر کو یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ہے۔ یہ متابعت اپنی انفرادیت کے ساتھ صحیح کی شرائط پر ہے۔

۲۔ جعفر بن محمد الفقیہ کی متابعت: اِسے خطیب بغدادی نے اِن کے حالاتِ زندگی میں 'تاریخ بغداد' میں روایت کیا ہے۔

۳۔ عمر بن اسماعیل کی متابعت: اِسے خطیب بغدادی نے اِن کے حالاتِ زندگی میں 'تاریخ بغداد' میں روایت کیا ہے۔

اِسے عقیلی نے عمر بن اسماعیل کے حالاتِ زندگی میں بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن ہشام نے حدیث بیان کی، اور وہ کہتے ہیں: ہمیں عمر بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ مذکورہ راوی عمر بن اسماعیل سے امام ترمذی نے حجت پکڑی ہے۔ بعض اَئمہ نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ اُنہوں نے یہ حدیث ابو معاویہ سے سنی، جب کہ امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے اُن کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے کہا: میں اُنہیں سچا پاتا ہوں۔

۴۔ احمد بن سلمہ کی متابعت: اِس روایت کو ابن عدی نے 'الکامل' میں احمد بن سلمہ کے حالاتِ زندگی میں درج کیا ہے۔

۵۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی کی متابعت: اِسے ابن جریر نے 'تھذیب الآثار' میں روایت کیا ہے۔ یہ متابعت بھی ابن حبان کی شرائط پر صحیح یا حسن ہے۔ اس کی موافقت میں اَقوال گزر

حِبَّانَ. وَمُوَافِقِيْهِ كَمَا سَبَقَ، لِأَنَّ إِبْرَاهِيْمَ رَوٰى عَنْ ثِقَةٍ وَرَوٰى عَنْهُ ثِقَةٌ وَلَمْ يُجْرَحْ وَلَمْ يَأْتِ بِمَا يُنْكَرُ.

٦. وَأَمَّا مُتَابَعَةُ رَجَاءِ بْنِ سَلَمَةَ: فَأَخْرَجَهَا الْخَطِيْبُ فِي تَرْجَمَةِ أَحْمَدَ بْنِ فَاذَوَيْهِ بْنِ عَزْرَةَ أَبِي بَكْرٍ الطَّحَّانِ مِنَ التَّارِيْخِ.

٧. وَأَمَّا مُتَابَعَةُ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ: فَأَخْرَجَهَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ فِي الْفَضَائِلِ.

٨. وَأَمَّا مُتَابَعَةُ مَحْمُوْدِ بْنِ خِدَاشٍ: فَأَخْرَجَهَا ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ.

٩. وَأَمَّا مُتَابَعَةُ أَبِي عُبَيْدٍ: فَأَخْرَجَهَا ابْنُ حِبَّانَ فِي تَرْجَمَةِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ أَبِي هَارُوْنَ الْجَبْرِيْنِيِّ.

١٠. مُتَابَعَاتٌ أُخْرٰى: قَدْ تَقَدَّمَ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَيَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ رَاهُوَيْهِ فِيْمَا أَسْنَدَهُ عَنْهُمُ الْخَطِيْبُ. إِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ ثَابِتٌ مَعْرُوْفٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ مِمَّا دَلَّ عَلٰى أَنَّهُ ثَابِتٌ عَنْهُ بِطَرِيْقِ الشُّهْرَةِ وَالْاِسْتِفَاضَةِ.

اَلْأَمْرُ الثَّالِثُ

إِنَّ الرَّاوِيَّ لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مُتَابِعُوْنَ، فَإِنَّ حَدِيْثَهُ يُصَحَّحُ أَيْضًا بِالشَّوَاهِدِ الْمَعْنَوِيَّةِ كَمَا هُوَ مُقَرَّرٌ فِي عِلْمِ الْحَدِيْثِ، وَكَمَا اثْبَتُوْا بِهٖ صِحَّةَ أَحَادِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَالْمُوَطَّأِ وَمُسْنَدِ أَحْمَدَ وَغَيْرِهَا. وَقَدْ صَحَّحَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ

چکے ہیں۔ کیونکہ ابراہیم ثقہ راوی سے روایت کرتے ہیں اور اُن سے بھی ثقہ راویوں نے ہی روایت کیا ہے۔ اُن پر کوئی جرح نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی روایت اُن سے مروی ہے جسے منکر کہا جائے۔

۶۔ رَجاء بن سلمہ کی متابعت: اِسے خطیب بغدادی نے 'تاریخ بغداد' میں احمد بن فاذویہ بن عزرہ ابی بکر الطحان کے حالاتِ زندگی میں درج کیا ہے۔

۷۔ موسیٰ بن محمد الانصاری کی متابعت: اِسے خیثمہ بن سلیمان نے 'الفضائل' میں روایت کیا ہے۔

۸۔ محمود بن خداش کی متابعت: اِسے ابن عدی نے 'الکامل' میں روایت کیا ہے۔

۹۔ ابو عبید کی متابعت: اِسے ابن حبان نے ابو ہارون اسماعیل بن محمد بن یوسف الجبرینی کے حالاتِ زندگی میں بیان کیا ہے۔

۱۰۔ دیگر متابعات: ابن نمیر، یحییٰ بن معین، اِسحاق بن راہویہ سے مروی روایات گزر چکی ہیں، جنہیں اُن سے خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے۔ بے شک یہ حدیث ابو معاویہ کے طریق سے ثابت اور معروف ہے، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ان سے مشہور طریق سے ثابت ہے۔

تیسرا اَمر

اگر راوی کے متابع نہ ہوں تو اُس کی حدیث پھر بھی معنوی شواہد سے صحیح کے درجہ کو پہنچ سکتی ہے، جیسا کہ علم الحدیث میں یہ اُصول طے شدہ ہے۔ اِسی اُصول کے تحت 'صحیحین'، 'الموطأ' اور 'مسند احمد' وغیرہ میں احادیث کی صحت ثابت ہے۔ ابن عبد البر اور ابن سید الناس نے

سَيِّدِ النَّاسِ حَدِيْثَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ الْمُجْمَعِ عَلٰى ضَعْفِهٖ وُجُوْدُ الشَّوَاهِدِ الْمَعْنَوِيَّةِ لِحَدِيْثِهٖ.

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي 'شُعَبِ الإِيْمَانِ' فِي الْكَلَامِ عَلٰى حَدِيْثِ الْعَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ: هٰذَا الْحَدِيْثُ لَهٗ شَوَاهِدُ كَثِيْرَةٌ، وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي كِتَابِ الْبَعْثِ. فَإِنْ صَحَّ بِشَوَاهِدِهٖ فَفِيْهِ الْحُجَّةُ.(١)

وَقَالَ الْحَافِظُ فِي التَّلْخِيْصِ فِي الكَلَامِ عَنْ حَدِيْثِ 'مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَدْ بَرِءَ مِنَ اللهِ'، رَدًّا عَلَى ابْنِ الْجَوْزِيِّ فِي ذِكْرِهٖ إِيَّاهُ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ بَعْدَ كَلَامٍ مَا نَصُّهٗ: ثُمَّ إِنَّ لَهٗ شَوَاهِدَ تَدُلُّ عَلٰى صِحَّتِهٖ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْكَلَامِ عَلٰى حَدِيْثٍ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْنُبَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ. قَالَ لِعَلِيٍّ. أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ، وَإِنَّمَا حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ لِشَوَاهِدِهٖ. وَالتِّرْمِذِيُّ يَعْتَمِدُ عَلَى الشَّوَاهِدِ فِي أَكْثَرِ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي يَحْكُمُ بِصِحَّتِهَا وَحُسْنِهَا فِي سُنَنِهٖ، فَإِنَّهٗ يُوْرِدُ الْحَدِيْثَ فِي سَنَدِهٖ مَنْ تُكُلِّمَ فِيْهِ، ثُمَّ يُصَحِّحُهٗ أَوْ يُحَسِّنُهٗ مَعَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُ بَعْدَهٗ. وَفِي الْبَابِ عَنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، يُشِيْرُ بِذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْحَدِيْثَ، وَإِنْ كَانَ فِي سَنَدِهٖ مَقَالٌ. فَإِنَّهٗ يُصَحَّحُ بِشَوَاهِدِهِ الَّتِي سُمِّيَ رُوَاتُهَا مِنَ الصَّحَابَةِ، وَهُوَ فِي الْأَكْثَرِ الْأَغْلَبِ يَذْكُرُ اسْمَ مَنْ رَوٰى مَعْنَى حَدِيْثِ الْبَابِ لَا لَفْظَهٗ، كَمَا نَصَّ

(١) البيهقي، شعب الإيمان، ١/٣٠٥، الرقم/٣٤٦.

عبد الکریم بن ابی المخارق - جن کی حدیث بالاجماع ضعیف ہوتی ہے - کو بھی دیگر معنوی شواہد کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔

امام بیہقی نے 'شعب الإیمان' میں عباس بن مرداس کی حدیث پر بحث کرتے ہوئے کہا ہے: اس حدیث کے کثیر شواہد ہیں جنہیں ہم نے 'کتاب البعث' میں ذکر کیا ہے۔ اگر اس کے شواہد صحیح ہیں (جو کہ ہیں) تو یہ حدیث بھی قابلِ حجت ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے 'تلخیص الحبیر' میں حدیث - 'جس نے چالیس راتوں تک کھانا ذخیرہ کیے رکھا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے بری ہوگیا' - پر کلام کیا ہے اور اس میں ابن الجوزی کے اس حدیث کو الموضوعات میں شمار کرنے کا ردّ کیا ہے۔ اس پر تفصیلی کلام کے بعد اُنہوں نے کہا ہے: اس کے کئی شواہد ہیں جو اس حدیث کے صحیح ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

امام نووی نے اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے کہا ہے: 'حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حالتِ جنابت میں اس مسجد میں رہے۔' امام ترمذی نے اِسے روایت کرتے ہوئے حسن کہا ہے۔ امام ترمذی نے اسے شواہد کی بنا پر ہی حسن کہا ہے۔ امام ترمذی نے اپنی 'السنن' میں اکثر احادیث کے شواہد پر اعتماد کرتے ہوئے اُن پر صحیح اور حسن کا حکم لگایا ہے۔ وہ اپنی سند سے حدیث وارد کرتے ہیں، اُس پر کسی نے کوئی کلام کیا ہو تو اس کا ذکر کرتے ہیں اور پھر اُس کو صحیح یا حسن کہتے ہیں۔ بعد ازاں کہتے ہیں: اس باب میں فلاں، فلاں سے بھی حدیث مروی ہے۔ اس سے وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اگرچہ اس حدیث کی سند میں اَئمہ کے (مختلف) اَقوال ہیں لیکن یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ پھر وہ اُس حدیث کو روایت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام درج کرتے ہیں۔ اکثر بلکہ اَغلب مقامات پر وہ اُن کا نام بھی ذکر کر دیتے ہیں جنہوں نے مذکورہ حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی ہو، نہ کہ صرف وہ وہ جو لفظ بلفظ وہی ہو۔ جیسا کہ

عَلَيْهِ الْحُفَّاظُ وَكَمَا يُعْلَمُ مَنِ اسْتِقْرَاءِ تَصَرَّفِهِ.

اَلْأَمْرُ الرَّابِعُ

إِنَّ هٰذِهِ كَثْرَةُ الْمَخَارِجِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَدْ حُكِمَ بِصِحَّةِ كُلٍّ مِنْهَا عَلَى انْفِرَادِهِ كَمَا رَأَيْتَ، وَالْحُفَّاظُ إِذَا وَجَدُوْا حَدِيْثًا مِنْ هٰذَا الْقَبِيْلِ جَزَمُوْا بِارْتِقَائِهِ إِلٰى دَرَجَةِ الصَّحِيْحِ. وَكَثِيْرًا مَا يَجْزِمُ الْمُتَأَخِّرُوْنَ كَابْنِ كَثِيْرٍ وَالْعَلَائِيِّ وَالْعِرَاقِيِّ وَالْحَافِظِ وَتِلْمِيْذِهِ السَّخَاوِيِّ بِذٰلِكَ.

وَقَدْ قَالَ الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ فِي 'الْجَامِعِ الْكَبِيْرِ': قَدْ كُنْتُ أُجِيْبُ دَهْرًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، بِأَنَّهُ حَسَنٌ إِلٰى أَنْ وَقَفْتُ عَلٰى تَصْحِيْحِ ابْنِ جَرِيْرٍ لِحَدِيْثِ عَلِيٍّ فِي 'تَهْذِيْبِ الآثَارِ' مَعَ تَصْحِيْحِ الْحَاكِمِ لِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فَاسْتَخَرْتُ اللهَ تَعَالٰى وَجَزَمْتُ بِارْتِقَاءِ الْحَدِيْثِ مِنْ مَرْتَبَةِ الْحَسَنِ إِلٰى مَرْتَبَةِ الصِّحَّةِ. ذَكَرَهُ الْمُتَّقِي الْهِنْدِيُّ فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ. وَالْجَدِيْرُ بِالذِّكْرِ أَنَّ كِتَابَ كَنْزِ الْعُمَّالِ هُوَ تَرْتِيْبُ الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ.

وَكَمَا سَلَكَهُ الْحَافِظُ صَلَاحُ الدِّيْنِ الْعَلَائِيُّ، وَالْحَافِظُ وَتِلْمِيْذُهُ السَّخَاوِيُّ بِالنِّسْبَةِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَإِنَّهُمُ اقْتَصَرُوْا عَلَى الْحُكْمِ بِحُسْنِهِ، وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ إِلٰى مَرْتَبَةِ الصِّحَّةِ كَمَا فَعَلَ ابْنُ مَعِيْنٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَالسَّمَرْقَنْدِيُّ. فَإِنَّ الْحَسَنَ يَرْتَقِي مَعَ وُجُوْدِ الْمُتَابَعَاتِ وَالشَّوَاهِدِ إِلٰى

حفاظ نے بیان کیا ہے اور ان لوگوں نے بھی بیان کیا ہے جو امام ترمذی کی تشریحات کی اچھی طرح چھان پھٹک جانتے ہیں۔

چوتھا اَمر

اِس حدیث کے کئی مخارج ہیں۔ ہر روایت کرنے والے امام نے انفرادی طور پر اس حدیث پر صحت کا حکم لگایا ہے، جیسا کہ ہم نے دیکھا۔ حفاظِ حدیث جب اس طرح کی حدیث کو دیکھتے ہیں تو اُسے درجہ صحت تک پہنچانے میں بڑے وثوق سے کام لیتے ہیں۔ جیسا کہ کثیر متاخر حفاظ نے اس پر پختہ یقین سے کام لیا ہے۔ حافظ ابن کثیر، حافظ العلائی، حافظ العراقی اور حافظ سیوطی اور اُن کے شاگرد سخاوی نے ایسا ہی کیا ہے۔

حافظ سیوطی نے 'الجامع الکبیر' میں کہا ہے: میں ایک عرصہ تک اس حدیث پر جواب دیتا رہا ہوں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن جریر طبری کے 'تھذیب الآثار' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اور حاکم کے ('المستدرک' میں) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو صحیح کہنے کے موقف پر میں نے توقف اختیار کیے رکھا، حتی کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استخارہ کیا (کہ وہ مجھے اس حدیث کے اصل مرتبہ سے آگاہ فرمائے)۔ اس پر میں نے اس حدیث کو حسن کی بجائے مرتبۂ صحت پر پایا۔ اسے متقی الہندی نے 'کنز العمال' میں ذکر کیا ہے۔ اس بات کا ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ 'کنز العمال' امام سیوطی کی کتب 'الجامع الصغیر'، 'الجامع الأوسط' اور 'الجامع الکبیر' کی ترتیب پر مرتب کی گئی ہے۔

جس طرح حافظ صلاح الدین العلائی، حافظ سیوطی اور اُن کے شاگرد سخاوی نے اس حدیث پر جرح کی ہے اور اُسے حسن کے حکم تک رکھا ہے، صحیح کے درجہ تک نہیں پہنچایا جیسا کہ ابن معین، حاکم، ابن جریر اور سمرقندی نے کیا ہے۔ بلا شک و شبہ حدیث حسن اپنے متابعات اور شواہد

دَرَجَةِ الصَّحِيْحِ. وَقَدْ صَرَّحَ الْحَافِظُ السَّخَاوِيُّ بِأَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما بِمُفْرَدِهِ عَلٰى شَرْطِ الْحَسَنِ، فَإِذَا انْضَمَّ إِلَيْهِ حَدِيْثُ عَلِيٍّ رضي الله عنه وَحَدِيْثُ جَابِرٍ رضي الله عنه مَعَ مَا أَوْرَدْنَاهُ مِنَ الشَّوَاهِدِ الْمَعْنَوِيَّةِ، فَإِنَّهُ يَرْتَقِي إِلٰى دَرَجَةِ الصَّحِيْحِ لِغَيْرِهِ بِلَا خِلَافٍ، وَهٰذَا مِمَّا لَا يَشُكُّ فِيْهِ مَنْ لَهُ خِبْرَةٌ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ وَدِرَايَةٌ بِصِنَاعَتِهِ. فَلَا نَحْتَاجُ إِلٰى ذِكْرِ دَلَائِلِهِ وَالإِطَالَةِ بِنُصُوْصِهِمْ فِيْهِ.

وَقَدْ قَالَ الْحَافِظُ فِي 'الْقَوْلِ الْمُسَدَّدِ' فِي الْكَلَامِ عَلٰى حَدِيْثِ: سُدُّوْا كُلَّ بَابٍ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ مَا نَصُّهُ: هٰذَا الْحَدِيْثُ لَهُ طُرُقٌ مُتَعَدِّدَةٌ، كُلُّ طَرِيْقٍ مِنْهَا عَلَى انْفِرَادِهِ لَا تَقْصُرُ عَنْ رُتْبَةِ الْحَسَنِ وَمَجْمُوْعُهَا مِمَّا يَقْطَعُ بِصِحَّتِهِ عَلٰى طَرِيْقَةِ كَثِيْرٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ.(١)

اَلْأَمْرُ الْخَامِسُ

إِنَّنَا لَوْ حَكَمْنَا عَلٰى جَمِيْعِ هٰذِهِ الطُّرُقِ وَالشَّوَاهِدِ بِالضَّعْفِ وَلَمْ نَحْكُمْ لِشَيْءٍ مِنْهَا بِالصِّحَّةِ وَلَا بِالْحَسَنِ. فَإِنَّ الضَّعِيْفَ الَّذِي هُوَ مِنْ هٰذَا الْقَبِيْلِ يَرْتَقِي إِلٰى دَرَجَةِ الصَّحِيْحِ لِأَنَّ رَاوِيَهُ إِنَّمَا حُكِمَ بِصِحَّةِ حَدِيْثِهِ لِغَلَبَةِ الظَّنِّ بِصِدْقِهِ. وَالضَّعِيْفُ إِذَا تَعَدَّدَتْ طُرُقُهُ وَكَثُرَتْ شَوَاهِدُهُ مَعَ تَبَايُنِ مَخَارِجِهَا حَصَلَتْ غَلَبَةُ الظَّنِّ أَيْضًا بِصِدْقِ خَبَرِ الْمَجْمُوْعِ، وَإِنْ كَانَتْ لَا تَحْصُلُ بِخَبَرِ كُلِّ وَاحِدٍ عَلَى انْفِرَادِهِ. فَاسْتَحَقَّ خَبَرُهُمُ الْحُكْمَ بِالصِّحَّةِ

---

(١) ابن حجر العسقلاني، القول المسدد/١٦۔

کے ہوتے ہوئے درجۂ صحیح کو پہنچ جاتی ہے۔ حافظ سخاوی نے اس بات کا صراحت سے ذکر کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث اکیلے تو حسن کی شرائط پر ہی پورا اُترتی ہے، لیکن جب اس کے ساتھ حدیث علی رضی اللہ عنہ، حدیث جابر رضی اللہ عنہ اور ہمارے بیان کردہ دیگر معنوی شواہد مل جاتے ہیں تو یہ حدیث بغیر کسی اختلاف کے صحیح لغیرہٖ کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔ لہٰذا جسے علم حدیث اور درایتِ حدیث کا تھوڑا سا بھی علم ہے اُسے اس بات میں کوئی شک و شبہ نہ ہوگا۔ ہمیں یہاں اُس کے دلائل اور طویل نصوص ذکر کرنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ یہ اُصول حدیث کا ایک طے شدہ اُصول ہے)۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے '**القول المسدد**' میں اس حدیث پر بات کرتے ہوئے کہا ہے: 'مسجد نبوی میں علی کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کر دو' اس حدیث کے متعدد طرق ہیں۔ ان میں سے ہر طریق کم از کم درجہ حسن پر ہے۔ لہٰذا ان طرق کا مجموعہ اسے صحت کے درجہ تک پہنچا دے گا جیسا کہ کثیر محدثین کا اُسلوب ہے۔

پانچواں اَمر

اگر ہم ان تمام شواہد اور طُرُق پر ضعف کا حکم لگا دیں گے تو پھر ہم کسی حدیث پر بھی حسن یا صحیح ہونے کا حکم نہیں لگا سکتے۔ بے شک وہی ضعیف حدیث جو اس طرح کی حدیث کی قبیل سے ہو، درجۂ صحیح کو پہنچ سکتی ہے کیونکہ راویوں کے صادق ہونے کے غالب گمان پر ہی اُن کی حدیث کے صحیح ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے۔ لہٰذا ضعیف حدیث کے جب متعدد طرق اور کثیر شواہد ہوں اور اس کے مخارج بھی مختلف ہوں تو یہ حدیث کثیر اَفراد کی خبر کے صدق کے بوصف صحیح ہونے کا غالب گمان حاصل کر لیتی ہے۔ اگر ہر ایک راوی کی الگ الگ حدیث سے غالب گمان حاصل نہ ہو تو اُن کی خبر بھی صحیح ہونے کی حق دار ٹھہرے گی جیسا کہ ایک ثقہ راوی کی خبر

كَمَا اسْتَحَقَّهُ خَبَرُ الثِّقَةِ الْوَاحِدِ لِوُجُوْدِ غَلَبَةِ الظَّنِّ فِي الْجَمِيْعِ، وَقَدْ صَرَّحُوْا بِأَنَّ الْمُتَابَعَاتِ وَالشَّوَاهِدَ لا يُشْتَرَطُ فِي رُوَاتِهَا أَنْ يَّكُوْنُوْا مِمَّنْ يُّحْتَجُّ بِهِمْ. فَقَالَ ابْنُ صَلاحٍ فِي الْمُقَدَّمَةِ: قَدْ يَدْخُلُ فِي بَابِ الْمُتَابَعَاتِ وَالْاِسْتِشْهَادِ رِوَايَةُ مَنْ لا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ وَحْدَهُ بَلْ يَكُوْنُ مَعْدُوْدًا فِي الضُّعَفَاءِ. وَفِي كِتَابِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ جَمَاعَةٌ مِنَ الضُّعَفَاءِ ذَكَرَهُمْ فِي الْمُتَابَعَاتِ وَالشَّوَاهِدِ.

بَلِ اشْتَرَطَ الإِمَامُ الرَّازِيُّ وَجَمْعٌ مِنْ أَهْلِ الْأُصُوْلِ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي يُحْتَجُّ بِمَجْمُوْعِ طُرُقِهِ أَنْ تَكُوْنَ أَفْرَادُهَا ضَعِيْفَةً لِيَحْصُلَ الْاِحْتَجَاجُ بِالْمَجْمُوْعِ. وَأَمَّا إِذَا كَانَ بَعْضُهَا صَحِيْحًا فَالْاِعْتِمَادُ حِيْنَئِذٍ عَلَيْهِ وَحْدَهُ. وَالضَّعِيْفُ مَطْرُوْحٌ غَيْرُ مَعُوْلٍ عَلَيْهِ، وَالْمَفْرُوْضُ الْاِحْتِجَاجُ بِالْمَجْمُوْعِ وَقَدْ حَكَمُوْا بِصِحَّةِ أَحَادِيْث كَثِيْرَةٍ مِنْ هٰذَا الْقَبِيْلِ، كَحَدِيْثِ: ﴿طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ﴾؛ وَحَدِيْثُ: ﴿لا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ﴾؛ أَوْرَدَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: لَهُ شَوَاهِدُ تَقْتَضِي صِحَّتَهُ. وَكَذٰلِكَ حَدِيْثُ: ﴿أُطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ﴾؛ وَحَدِيْثُ: ﴿مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ﴾؛ وَحَدِيْثُ الْعَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيِّ فِي فَضْلِ الْحَجِّ؛ وَحَدِيْثُ: ﴿مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَدْ بَرِءَ مِنَ اللهِ تَعَالٰى﴾، حَكَمَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بِوَضْعِهِ، وَقَالَ الْحَافِظُ: لَهُ شَوَاهِدُ تَدُلُّ عَلٰى صِحَّتِهِ. وَحَدِيْثُ:

اِس کی حق دار ٹھہرتی ہے۔ یہ اس لیے کہ ان تمام میں غالب گمان پایا جاتا ہے۔ اَئمہ حدیث نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ بے شک متابعات اور شواہد کے راویوں میں یہ شرط نہیں لگائی جاتی کہ وہ قابلِ حجت (محتج به) راویوں میں سے ہوں۔ امام ابن الصلاح نے اپنے 'مقدمہ' میں کہا ہے: کبھی کبھار متابعات اور اِستشہاد کے باب میں ایسا راوی بھی شامل ہوتا ہے کہ تنہا اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی بلکہ اس کا شمار ضعیف راویوں میں ہوتا ہے۔ امام بخاری اور مسلم کی 'صحیحین' میں ضعیف راویوں کی ایک پوری جماعت ہے جنہیں انہوں نے متابعات اور شواہد میں ذکر کیا ہے۔

بلکہ امام رازی اور اَہلِ اُصول نے اُس حدیث - جس کے تمام طرق سے حجت پکڑی جاتی ہے - میں یہ شرط لگائی ہے کہ اس کے راوی ضعیف ہوں تا کہ راویوں کے پورے گروہ سے حجت پکڑی جائے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک راوی صحیح ہے تو پھر محض صحیح پر اعتماد ہوگا اور ضعیف کو ترک کر دیا جائے گا اور اس پر اعتماد نہیں ہوگا۔ صحیح تمام گروہ سے حجت پکڑنا ہے۔ اَئمہ حدیث نے اس قبیل کی بہت ساری احادیث پر صحت کا حکم لگایا ہے۔ جیسا کہ حدیث (علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)؛ اور یہ حدیث مبارک: (ان لوگوں کے لیے مناسب نہیں جن میں ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود ہو کہ ان کی امامت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی اور کرائے)، اسے ابن الجوزی نے موضوع احادیث میں وارد کیا ہے، مگر ابن کثیر نے کہا ہے: اِس حدیث کے اور بھی شواہد ہیں جو اِس حدیث کی صحت کا تقاضا کرتے ہیں۔ اِسی طرح یہ حدیث مبارک: (خیر اور بھلائی کو خوب صورت چہرے والوں کے ہاں تلاش کرو)۔ اور حدیث مبارک: (جس شخص نے عاشورہ والے دن اپنے اہل و عیال میں فراخی کی، اللہ تعالیٰ اُس پر سال بھر فراخی فرمائے گا)۔ اسی طرح حضرت عباس بن مرداس السلمی کی فضیلتِ حج کے باب میں حدیث، اور یہ حدیث: (جس نے چالیس رات تک ذخیرہ اندوزی کیے رکھی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے بری ہوگیا)، ابن جوزی نے اِس پر وضع کا حکم لگایا ہے اور حافظ نے کہا ہے: اِس کے اور شواہد ہیں جو اس کی صحت پر دلالت کرتے

﴿نِعْمَ الشَّيْءُ الْهَدِيَّةُ أَمَامَ الْحَاجَةِ﴾؛ وَحَدِيْثُ: ﴿اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ﴾؛ وَحَدِيْثُ: ﴿وَصِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه﴾؛ وَحَدِيْثُ: ﴿اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ﴾؛ وَحَدِيْثُ: ﴿إِذَا وُلِّيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ، فَإِنَّهُمْ يَتَزَاوَرُوْنَ فِي أَكْفَانِهِمْ﴾.

اَلْأَمْرُ السَّادِسُ

فَإِنْ قِيْلَ: قَدْ تَقَرَّرَ فِي عِلْمِ الْحَدِيْثِ أَنَّ الضَّعِيْفَ إِذَا تَعَدَّدَتْ طُرُقُهُ إِنَّمَا يَرْتَقِي إِلٰى دَرَجَةِ الْحَسَنِ وَلَا يَبْلُغُ رُتْبَةَ الصَّحِيْحِ. وَقَدْ قَالَ النَّوَوِيُّ فِي كَلَامِهِ عَلٰى بَعْضِ الْأَحَادِيْثِ: وَهٰذِهِ وَإِنْ كَانَتْ أَسَانِيْدُ مُفْرَدَاتِهَا ضَعِيْفَةً فَمَجْمُوْعُهَا يُقَوِّي بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَصِيْرُ الْحَدِيْثُ حَسَنًا وَيُحْتَجُّ بِهِ. وَسَبَقَهُ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ.

قُلْنَا: الْجَوَابُ مِنْ وَجْهَيْنِ:

اَلْوَجْهُ الْأَوَّلُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ مُطَّرِدًا فِي كُلِّ الطُّرُقِ الضَّعِيْفَةِ بَلْ هُوَ خَاصٌّ بِنَوْعٍ مِنْهَا، وَهُوَ مَا اشْتَدَّ ضَعْفُهُ وَكَانَ مُنْكَرًا. فَإِنَّ طُرُقَهُ إِذَا تَعَدَّدَتْ أَوْصَلَتْهُ إِلٰى دَرَجَةِ الْمَسْتُوْرِ السَّيءِ الْحِفْظِ، فَإِذَا وُجِدَ لَهُ طَرِيْقٌ آخَرُ فِيْهِ ضَعْفٌ قَرِيْبٌ مُحْتَمَلٌ ارْتَقٰى بِمَجْمُوْعِ ذٰلِكَ مِنْ كَوْنِهِ مُنْكَرًا إِلٰى دَرَجَةِ

ہیں۔ اسی طرح یہ حدیث مبارک: (بہترین شے ضرورت کے وقت تحفہ ہے) اور یہ حدیث: (مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)، اور یہ حدیث مبارک: (حضور نبی اکرم ﷺ کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے وصیت) اور حدیث مبارک: (موت ہر مسلمان کے لیے کفارہ ہے)، اور اسی طرح یہ حدیث مبارک: (جب تم میں سے کسی کو (بعد از مرگ) اس کے کسی کے بھائی کی ذمہ داری سونپی جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ اُسے اچھے طریقے سے کفن پہنائے کیونکہ فوت شدگان اپنے کفنوں میں ہی ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں)۔

چھٹا اَمر

اگر یہ کہا جائے کہ علم الحدیث میں یہ اُصول مقرر ہے: جب ضعیف حدیث کے متعدد طرق ہوں تو وہ درجۂ حسن تک کو پہنچتی ہے درجہ صحیح کو نہیں۔ جیسا کہ امام نووی نے بعض احادیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے: اگرچہ ان احادیث کی انفرادی اسانید ضعیف ہیں لیکن ان کا مجموعہ ایک دوسرے کو مضبوط کرتا ہے، یوں وہ حدیث حسن کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے اور وہ قابلِ حجت ہوتی ہے۔ اس سے قبل یہی قول امام بیہقی اور دیگر ائمہ نے اختیار کیا ہے۔

ہم کہتے ہیں: اِس توجیہ کے دو جواب ہیں:

پہلا جواب: یہ اُصول تمام ضعیف طرق پر منطبق نہیں ہوتا، بلکہ وہ ان میں سے ایک مخصوص قسم کے ساتھ خاص ہے۔ اس سے مراد وہ ضعیف حدیث ہے جس کا ضعف بہت شدید ہو اور وہ حدیث منکر ہو۔ پس اگر اس کے طرق متعدد ہو جائیں تو وہ اسے مستور (العقل) اور سوء حفظ والے راوی کے درجہ تک پہنچا دیتے ہیں، اور اگر اس حدیث کا کوئی اور طریق بھی پایا جائے جس میں قابلِ احتمال تھوڑا بہت ضعف ہو تو وہ اس گروہ کی وجہ سے منکر سے حسن کے درجہ تک

الْحَسَنِ، كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ الْحَافِظُ وَغَيْرُهُ كَمَا فِي تَدْرِيْبِ الرَّاوِي لِلسُّيُوْطِيِّ. وَأَمَّا مَا كَانَ فِي كُلِّ طُرُقِهِ أَوْ أَكْثَرِهَا ضَعِيْفٌ قَرِيْبٌ، فَإِنَّهُ يَرْتَقِي بِمَجْمُوْعِهَا إِلٰى دَرَجَةِ الصَّحِيْحِ كَالْأَحَادِيْثِ الْمَذْكُوْرَةِ، لِأَنَّ الطَّرِيْقَ الَّذِي فِيْهِ الضَّعْفُ الْقَرِيْبُ قَدْ يَكُوْنُ بِمُفْرَدِهِ حَسَنًا عَلٰى مَذْهَبِ كَثِيْرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ كَمَا قَدَّمْنَاهُ وَكَمَا نَصَّ عَلَيْهِ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي 'مُقَدَّمَةِ الْمَوْضُوْعَاتِ'. فَقَالَ: وَالْأَحَادِيْثُ سِتَّةُ أَقْسَامٍ، اَلْأَوَّلُ: مَا اتَّفَقَ عَلٰى صِحَّتِهِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَذٰلِكَ الْغَايَةُ. اَلثَّانِي: مَا تَفَرَّدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ أَوْ مُسْلِمٌ. اَلثَّالِثُ: مَا صَحَّ سَنَدُهُ وَلَمْ يُخَرِّجْهُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا. اَلرَّابِعُ: مَا فِيْهِ ضَعْفٌ قَرِيْبٌ مُحْتَمَلٌ وَهٰذَا هُوَ الْحَدِيْثُ الْحَسَنُ. اَلْخَامِسُ: اَلشَّدِيْدُ الضَّعْفِ اَلْكَثِيْرُ التَّزَلْزُلِ، فَهٰذَا تَتَفَاوَتُ مَرَاتِبُهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ، فَبَعْضُهُمْ يُدْنِيْهِ مِنَ الْحِسَانِ وَيَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِقَوِيِّ التَّزَلْزُلِ، وَبَعْضُهُمْ يَرٰى شِدَّةَ تَزَلْزُلِهِ فَيُلْحِقُهُ بِالْمَوْضُوْعَاتِ.

فَصَرَّحَ بِأَنَّ الْحَسَنَ هُوَ مَا فِيْهِ الضَّعْفُ الْقَرِيْبُ الْمُحْتَمَلُ، فَإِذَا تَعَدَّدَتِ الطُّرُقُ بِهِ ارْتَقٰى إِلَى الصَّحِيْحِ.

اَلْوَجْهُ الثَّانِي: إِنَّ هٰذَا الاِخْتِلَافَ فِي اللَّفْظِ لَا فِي الْمَعْنٰى لِأَنَّ الْحَسَنَ مِنْ قِسْمِ الصَّحِيْحِ حَتّٰى كَانَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ يُدْرِجُوْنَهُ فِي أَنْوَاعِهِ وَلَمْ يَكُنِ الْحَسَنُ عِنْدَهُمْ مَعْرُوْفًا وَلَا اسْمُهُ بَيْنَهُمْ شَائِعًا. وَأَوَّلُ مَنْ نَوَّهَ بِاسْمِهِ وَأَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهِ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ. وَإِنْ وُجِدَ مَنْ صَرَّحَ بِهِ مِنْ طَبَقَةِ

پہنچ جائے گی، جیسا کہ اِسے حافظ ابن حجر العسقلانی وغیرہ نے بیان کیا ہے اور جس طرح امام سیوطی کی 'تدریب الراوی' میں بھی ہے۔ اگر کسی حدیث کے تمام طرق یا اس کے اکثر طرق میں تھوڑے بہت ضعف والا کوئی راوی ہو تو وہ اس حدیث کے مجموعی طرق کی وجہ سے صحیح کے درجہ تک پہنچ جائے گی جیسا کہ مذکورہ احادیث ہیں۔ کیونکہ وہ طریق جس میں تھوڑا بہت ضعف ہو کبھی کبھار وہ تنہا بہت سارے محدثین کے مذہب کے مطابق حسن ہوگا، جیسا کہ یہ بات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

اور جیسا کہ علامہ ابن الجوزی نے اس بات کو 'الموضوعات' کے مقدمہ میں بیان کرتے ہوئے کہا ہے: احادیث کی چھ اقسام ہیں۔ (۱) پہلی قسم: جس حدیث کی صحت پر امام بخاری اور مسلم دونوں کا اتفاق ہو اور یہی قسم اعلیٰ ترین درجہ پر فائز ہے۔ (۲) دوسری قسم: جس حدیث کو صرف امام بخاری یا صرف امام مسلم نے روایت کیا ہو۔ (۳) تیسری قسم: جس حدیث کی سند صحیح ہو لیکن شیخین میں سے کسی ایک نے بھی اس کی تخریج نہ کی ہو۔ (۴) چوتھی قسم: جس حدیث میں قابلِ احتمال تھوڑا بہت ضعف ہوا اور یہی حدیث حسن ہے۔ (۵) پانچویں قسم: بہت زیادہ ضعف اور اِضطراب والی حدیث۔ اس حدیث کے مراتب علماء کے ہاں متفاوت ہیں۔ بعض لوگ اسے حسن احادیث کے قریب جانتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ اضطراب والی نہیں ہے، اور بعض لوگ اس کے بہت زیادہ مضطرب ہونے کی رائے رکھتے ہیں اور اسے موضوع احادیث کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔

اِس طرح انہوں نے صراحت فرما دی کہ حدیث حسن وہ حدیث ہے جس میں تھوڑا بہت ضعف ہو اور قابلِ احتمال ہو۔ لہٰذا جب اس کے طرق متعدد ہو جاتے ہیں تو وہ صحیح کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

دوسرا جواب: یہ اختلاف الفاظ میں ہے، معانی میں نہیں ہے کیونکہ حدیث حسن بھی صحیح کی اقسام میں سے ہے یہاں تک کہ پہلے ائمہ اِسے صحیح کی انواع میں ہی درج کیا کرتے تھے اور حسن ان کے ہاں معروف نہیں تھی اور نہ ہی اس کا نام ان کے ہاں شائع تھا۔ پہلا شخص جس نے اس کے نام کا چرچا کیا اور کثرت سے اسے ذکر کیا وہ امام ترمذی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب 'الجامع'

شُيُوْخِهِ فَهُوَ قَلِيْلٌ نَادِرٌ، بَلِ الَّذِي كَانَ مُتَعَارَفًا بَيْنَهُمْ أَنَّ الْحَدِيْثَ قِسْمَانِ: صَحِيْحٌ وَضَعِيْفٌ. وَالصَّحِيْحُ عِنْدَهُمْ عَلٰى طَبَقَاتٍ مُتَفَاوِتَةٍ بِحَسَبِ تَفَاوُتِ رُوَاتِهِ فِي دَرَجَاتِ الضَّبْطِ وَالإِتِّقَانِ، حَتّٰى أَوْصَلُوْهُ إِلٰى خَمْسِ طَبَقَاتٍ أَوْ أَكْثَرَ يَشْمُلُ جَمِيْعُهَا اسْمَ الصَّحِيْحِ، فَجَاءَ الْمُتَأَخِّرُوْنَ مِنْهُمْ وَوَضَعُوْا لِلْأَقْسَامِ الْأَخِيْرَةِ اسْمًا يَخُصُّهَا وَتَتَمَيَّزُ بِهٖ عِنْدَ التَّعَارُضِ وَالتَّرْجِيْحِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَشَدَّدُ فَيُطْلِقُ عَلَى الْقِسْمِ الْوَسَطِ حَسَنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَسَاهَلُ فَيُطْلِقُ عَلَى الْقِسْمِ الْأَخِيْرِ صَحِيْحًا.

قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي 'الْمُوْقِظَةِ فِي عِلْمِ الْحَدِيْثِ': مَنْ أَخْرَجَ لَهُ الشَّيْخَانِ عَلٰى قِسْمَيْنِ: أَحَدُهُمَا: مَنِ احْتَجَّا بِهٖ فِي الْأُصُوْلِ، وَثَانِيْهِمَا: مَنْ خَرَّجَا لَهُ مُتَابَعَةً وَاسْتِشْهَادًا وَاعْتِبَارًا. فَمَنِ احْتَجَّا بِهٖ أَوْ أَحَدُهُمَا، وَلَمْ يُوَثَّقْ وَلَا غُمِزَ فَهُوَ ثِقَةٌ، حَدِيْثُهٗ قَوِيٌّ؛ وَمَنِ احْتَجَّا بِهٖ أَوْ أَحَدُهُمَا وَتُكُلِّمَ فِيْهِ، فَتَارَةً يَكُوْنُ الْكَلَامُ فِيْهِ تَعَنُّتًا. وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى تَوْثِيْقِهٖ فَهٰذَا حَدِيْثُهٗ قَوِيٌّ أَيْضًا، وَتَارَةً يَكُوْنُ الْكَلَامُ فِي تَلْيِيْنِهٖ وَحِفْظِهٖ لَهُ اعْتِبَارٌ. فَهٰذَا حَدِيْثُهٗ لَا يَنْحَطُّ عَنْ مَرْتَبَةِ الْحَسَنِ الَّتِيْ قَدْ نُسَمِّيْهَا مِنْ أَدْنٰى دَرَجَاتِ الصَّحِيْحِ، فَمَا فِي الْكِتَابَيْنِ بِحَمْدِ اللهِ رَجُلٌ احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ أَوْ مُسْلِمٌ فِي الْأُصُوْلِ وَرِوَايَاتُهٗ ضَعِيْفَةٌ، بَلْ حَسَنَةٌ أَوْ صَحِيْحَةٌ.[١]

---

(١) الذهبي، الموقظة في علم مصطلح الحديث/٧٩-٨٠.

میں اسے متعارف کرایا۔ اگرچہ آپ کے شیوخ کے طبقہ میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جنہوں نے اس کی تصریح کی ہے لیکن وہ بہت کم ہیں۔ بلکہ ان شیوخ کے ہاں متعارف تھا کہ حدیث کی دو قسمیں ہیں: صحیح اور ضعیف۔ صحیح کے ان کے نزدیک مختلف طبقات ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُس کے راوی ضبط اور اِتقان کے درجات میں بھی مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے صحیح کو پانچ یا اس سے زیادہ طبقات میں تقسیم کر دیا ہے۔ اُن تمام طبقات پر صحیح کے نام کا اطلاق ہوتا ہے۔ ائمہ متاخرین نے حدیث صحیح کی بعد والی اقسام کے لیے ایک ایسا نام وضع کر لیا جو اُنہی اقسام کے ساتھ خاص تھا، تعارض اور ترجیح کے وقت وہ اقسام اسی نام سے پہچانی جاتی تھیں۔

ان ائمہ میں سے بعض متشدد ہیں اور وسط والی قسم پر حسن کا اطلاق کر دیتے ہیں، جب کہ بعض تساہل سے کام لیتے ہیں اور آخری قسم پر صحیح کا اطلاق کر دیتے ہیں۔

امام ذہبی نے **الموقظة في علم الحديث** میں فرمایا ہے:

شیخین کی تخریج کردہ حدیث کی دو قسمیں ہیں: (۱) پہلی قسم: جس کے ذریعے دونوں نے اصول میں حجت پکڑی ہے، اور (۲) دوسری قسم: جس کے لیے دونوں نے حدیث کی تخریج متابعت، استشہاد اور اعتبار کے لیے کی ہو۔ پس جس سے دونوں یا دونوں میں سے ایک نے حجت پکڑی ہو، اور اس کی توثیق نہ کی گئی ہو اور نہ ہی اس کی کوئی برائی بیان کی گئی ہو تو وہ ثقہ ہے اور اس کی حدیث قوی ہے۔ مگر جس سے دونوں نے یا دونوں میں سے کسی ایک نے حجت پکڑی اور اس میں کلام بھی کیا گیا ہو تو کبھی کبھار وہ کلام ڈھٹائی پر مبنی ہوگا، اور جمہور اس حدیث کی توثیق کے قائل ہیں اور اس کی یہ حدیث بھی قوی ہوگی اور کبھی کبھار اس کی حفاظت کرنا معتبر ہوگا۔

اس کی یہ حدیث حسن کے مرتبہ سے نہیں گرے گی جسے ہم صحیح کے درجات میں کم ترین درجہ کا نام دیتے ہیں۔ بحمدہٖ تعالیٰ دونوں کتابوں میں کوئی ایک راوی بھی ایسا نہیں جس سے امام بخاری و امام مسلم نے اصول میں حجت پکڑی ہو اور اس کی روایات ضعیف ہوں بلکہ اس کی روایات حسنہ یا صحیحہ ہیں۔

فَصَرَّحَ بِأَنَّ الْحَسَنَ مِنْ قِسْمِ الصَّحِيْحِ، وَأَنَّ أَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَيْنِ مِنْهَا مَا هُوَ صَحِيْحٌ وَمِنْهَا مَا هُوَ حَسَنٌ.

وَقَالَ ابْنُ الصَّلاحِ: مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ مَنْ لا يُفْرِدُ نَوْعَ الْحَسَنِ، وَيَجْعَلُهُ مُنْدَرِجًا فِي أَنْوَاعِ الصَّحِيْحِ، لِانْدِرَاجِهٖ فِي أَنْوَاعِ مَا يُحْتَجُّ بِهٖ، وَهُوَ الظَّاهِرُ مِنْ كَلَامِ الْحَاكِمِ أَبِي عَبْدِ اللهِ. كَمَا فِي الْمُقَدَّمَةِ.

ثُمَّ قَالَ ابْنُ الصَّلاحِ: وَإِلَيْهِ يُوْمِيءُ فِي تَسْمِيَتِهٖ كِتَابَ التِّرْمِذِيِّ بِالْجَامِعِ الصَّحِيْحِ، وَأَطْلَقَ الْخَطِيْبُ أَبُوْ بَكْرٍ أَيْضًا عَلَيْهِ اسْمَ الصَّحِيحِ، وَعَلٰى كِتَابِ النَّسَائِيِّ.[١]

وَلِهٰذَا اسْتَشْكَلَ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدُ فِي 'الْاِقْتِرَاحِ فِي بَيَانِ الْاِصْطِلَاحِ' هٰذِهِ التَّفْرِقَةَ بَيْنَ اسْمِ الْحَسَنِ وَالصَّحِيْحِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰهُنَا أَوْصَافًا يَجِبُ مَعَهَا قَبُوْلُ الرِّوَايَةِ إِذَا وُجِدَتْ فِي الرَّاوِي. فَأَمَّا أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْمُسَمّٰى بِالْحَسَنِ مِمَّا قَدْ وُجِدَتْ فِيْهِ هٰذِهِ الصِّفَاتُ عَلٰى أَقَلِّ الدَّرَجَاتِ الَّتِي يَجِبُ مَعَهَا الْقَبُوْلُ أَوْ لَا. فَإِنْ وُجِدَتْ فَذٰلِكَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ؛ وَإِنْ لَمْ تُوْجَدْ فَسُمِّيَ حَسَنًا.

اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَرِدَ هٰذَا إِلٰى أَمْرٍ اصْطِلَاحِيِّ، وَهُوَ أَنْ يُقَالَ: إِنَّ الصِّفَاتِ الَّتِي يَجِبُ مَعَهَا قَبُوْلُ الرِّوَايَةِ لَهَا مَرَاتِبُ وَدَرَجَاتٌ، فَأَعْلَاهَا هُوَ

---

(١) ابن الصلاح، معرفة أنواع علوم الحديث (المعروف بـ: مقدمة ابن الصلاح)/ ٤٠.

پس آپ نے اس امر کی صداقت کی ہے کہ حدیث حسن صحیح کی ایک قسم ہے اور صحیحین کی احادیث میں سے بعض وہ ہیں جو صحیح ہیں اور بعض وہ ہیں جو حسن ہیں۔

اور ابن الصلاح نے کہا ہے: محدثین میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو حدیث حسن کی نوع کو الگ سے شمار نہیں کرتے، بلکہ اسے صحیح کی انواع میں ہی درج کرتے ہیں، کیونکہ یہ ان انواع میں مندرج ہوتی ہے جن سے حجت پکڑی جاتی ہے۔ یہی امام حاکم ابو عبد اللہ کے کلام کا ظاہری مفہوم بھی ہے، جیسا کہ 'مقدمہ' میں آیا ہے۔

پھر ابن الصلاح نے کہا ہے: امام ترمذی کا اپنی کتاب کا نام 'الجامع الصحیح' رکھنا بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے اور خطیب ابوبکر نے بھی اس پر اور امام نسائی کی کتاب پر صحیح کا اطلاق کیا ہے۔

اسی لیے ابن دقیق العید نے 'الاقتراح في بيان الاصطلاح' میں (حسن اور صحیح کے ناموں کے درمیان) اس تفریق کو مشکل جانا اور کہا: یہاں چند اوصاف ایسے ہیں کہ اگر وہ راوی میں موجود ہوں تو ان کے ساتھ روایت کو قبول کرنا واجب ہے۔ رہی وہ حدیث جسے حسن کا نام دیا گیا ہے، اگر یہ اُن احادیث میں سے ہو جن میں یہ صفات کم از کم ان درجات پر ہوں جن کے ساتھ حدیث قبول ہوگی یا نہیں ہوگی، تو اگر وہ صفات پائی گئیں تو وہ حدیث صحیح ہوگی اور اگر نہ پائی گئیں تو حسن ہوگی۔

مگر یہ کہ یہ شے اِصطلاحی معاملہ میں وارد ہو، وہ اس طرح کہ کہا جائے: بے شک وہ صفات جن کے ساتھ روایت کا قبول واجب ہے، اس کے چند مراتب اور درجات ہیں۔ ان

الصَّحِيْحُ، وَكَذٰلِكَ أَوْسَطُهَا وَأَدْنَاهَا هُوَ الْحَسَنُ، وَحِيْنَئِذٍ يَرْجِعُ الْأَمْرُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْاِصْطِلَاحِ وَيَكُوْنُ الْكُلُّ صَحِيْحًا فِي الْحَقِيْقَةِ. فَرَجَعَ الْأَمْرُ إِلٰى أَنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ عَلٰى كُلِّ الْفُرُوْضِ وَالْاِحْتِمَالَاتِ، وَهٰذَا إِنَّمَا سَلَكْنَاهُ تَنَزُّلًا وَإِلَّا فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ الْحَدِيْثَ بِمُفْرَدِهٖ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحِ.(١)

اَلْأَمْرُ السَّابِعُ

إِنَّهُ قَدْ تَقَرَّرَ أَنَّ مِنْ عَلَامَةِ صِدْقِ الرَّاوِي وَصِحَّةِ حَدِيْثِهٖ مُطَابَقَتُهُ لِلْوَاقِعِ وَصِدْقُ مُخْبِرِهٖ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ كَانَ أَعْلَمَ الصَّحَابَةِ عَلَى الْإِطْلَاقِ كَمَا هُوَ مَعْلُوْمٌ مَشْهُوْرٌ وَمُسْتَفِيْضٌ مُتَوَاتِرٌ حَتّٰى ضَرَبُوْا بِاشْتِهَارِ عِلْمِهِ الْمَثَلَ لِلتَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ. فَقَالَ الْحَافِظُ مُوَفِّقُ الدِّيْنِ بْنُ قُدَامَةَ فِي أَوَّلِ كِتَابِهٖ 'إِثْبَاتُ صِفَةِ الْعُلُوِّ': وَاعْلَمْ. رَحِمَكَ اللهُ. أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ صِحَّةِ التَّوَاتُرِ الَّذِي يَحْصُلُ بِهِ الْيَقِيْنُ أَنْ يُوْجَدَ التَّوَاتَرُ فِي جُزْءٍ وَاحِدٍ، بَلْ مَتٰى نُقِلَتْ أَخْبَارٌ كَثِيْرَةٌ فِي مَعْنًى وَاحِدٍ مِنْ طُرُقٍ يُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَلَمْ يَأْتِ مَا يُكَذِّبُهَا أَوْ يَقْدَحُ فِيْهَا حَتَّى اسْتَقَرَّ ذٰلِكَ فِي الْقُلُوْبِ وَاسْتَيْقَنَهُ. فَقَدْ حَصَلَ التَّوَاتُرُ وَثَبَتَ الْقَطْعُ وَالْيَقِيْنُ، فَإِنَّا نَتيَقَّنُ وُجُوْدَ حَاتِمٍ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَرِدْ بِهٖ خَبَرٌ وَاحِدٌ مَرْضِيُّ الإِسْنَادِ لِوُجُوْدِ مَا ذَكَرْنَا، وَكَذٰلِكَ عَدْلُ عُمَرَ وَشَجَاعَةُ عَلِيٍّ وَعِلْمُهُ ﷺ.(٢)

---

(١) ابن دقيق العيد، الاقتراح في بيان الاصطلاح/٧-٨ـ

(٢) ابن قدامة المقدسي، إثبات صفة العلو/٤٢ـ

میں سب سے اعلیٰ درجہ صحیح کا ہے اور اوسط اور ادنی درجہ حسن کا ہے۔ اس وقت معاملہ اصطلاح کی طرف لوٹے گا اور حقیقت میں سب صحیح ہوگا۔ پس معاملہ اس طرف لوٹا کہ حدیث تمام فرضوں اور احتمالات پر صحیح ہوگی۔ اور ہم اس راہ پر علیٰ سبیل التنزل چلے ہیں وگرنہ بے شک ہم جان چکے ہیں کہ حدیثِ مفرد صحیح کی شرط پر ہوتی ہے۔

ساتواں اَمر

بے شک یہ بات طے شدہ ہے کہ راوی کے صدق اور اس کی روایت کردہ حدیث کے صحیح ہونے کی علامت اس کی حدیث کا اَمر واقع کے مطابق ہونا اور اس کے مخبر کا سچ ہونا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام علی الاطلاق تمام صحابہ سے بڑھ کر علم والے تھے جیسا کہ یہ بات معلوم ومشہور اور مستفیض ومتواتر ہے، یہاں تک کہ تواترِ معنوی کی بدولت آپ کے علم کا مشہور ہونا لوگوں نے ضرب المثل بنا لیا۔

پس حافظ موفق الدین بن قدامہ نے اپنی کتاب 'اثبات صفة العلو' کے آغاز میں کہا ہے: جان لے، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے! وہ تواتر جس کے ساتھ یقین حاصل ہو اس کے صحیح ہونے کی شرط میں سے نہیں ہے کہ تواتر کسی ایک جزء میں پایا جاتا ہو، بلکہ جب ایک ہی معنی میں بہت ساری روایات ایسے طرق سے منقول ہوں جن کے بعض، بعض کی تصدیق کر رہے ہوں اور کوئی ایسی چیز نہ آئے جو ان کی تکذیب کر رہی ہو یا ان میں عیب لگا رہی ہو یہاں تک کہ وہ بات دلوں میں بیٹھ جائے اور اس پر یقین حاصل ہو جائے تو اس سے تواتر اور قطعی و یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سے ہم بیان کردہ اُمور کے وجود کی بدولت حتمی وجود کا یقین کر لیتے ہیں اگرچہ اس میں کوئی خبر واحد پسندیدہ سند والی وارد نہ ہوئی ہو۔ اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدل اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور علم بھی تواتر کے ساتھ ثابت ہیں۔

قَوْلُ الزَّرْكَشِيّ فِي مَرْتَبَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ الزَّرْكَشِيُّ: وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْحَدِيْثَ يَنْتَهِي لِمَجْمُوْعِ طَرِيْقَي أَبِي مُعَاوِيَةَ وَشَرِيْكٍ إِلٰى دَرَجَةِ الْحَسَنِ الْمُحْتَجِّ بِهٖ، وَلَا يَكُوْنُ ضَعِيْفًا، فَضْلًا عَنْ أَنْ يَكُوْنَ مَوْضُوْعًا.(١)

تَصْحِيْحُ الْخَطِيْبِ الْبَغْدَادِيّ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ الْخَطِيْبُ: أَرَادَ أَنَّهٗ صَحِيْحٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَيْسَ بِبَاطِلٍ، إِذْ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْهُ.(٢)

تَحْقِيْقُ السُّيُوْطِيّ عَلٰى مَرْتَبَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ السُّيُوْطِيُّ: وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْعَلَائِيُّ: اَلصَّوَابُ أَنَّهٗ حَسَنٌ بِاعْتِبَارِ طُرُقِهٖ، لَا صَحِيْحٌ وَلَا ضَعِيْفٌ، فَضْلًا عَنْ أَنْ يَكُوْنَ مَوْضُوْعًا.

قُلْتُ: وَكَذَا قَالَ شَيْخُ الإِسْلَامِ ابْنُ حَجَرٍ فِي فَتْوًى لَهٗ: وَقَدْ بَسَطْتُ كَلَامَ الْعَلَائِيِّ وَابْنِ حَجَرٍ فِي التَّعَقُّبَاتِ الَّتِي لِي عَلَى الْمَوْضُوْعَاتِ.(٣)

قَالَ السُّيُوْطِيُّ أَيْضًا: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ عَلَى الصَّوَابِ، لَا صَحِيْحٌ كَمَا قَالَ الْحَاكِمُ، وَلَا مَوْضُوْعٌ كَمَا قَالَهٗ جَمَاعَةٌ مِنْهُمُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ. وَقَدْ

---

(١) الزركشي، التذكرة في الآحاديث المشتهرة/١٦٥۔

(٢) الخطيب البغدادي، تاريخ بغداد، ١١/٥٠۔

(٣) السيوطي، الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة/٥٧۔

امام زرکشی کا مذکورہ حدیث کے مقام ومرتبہ پر قول

امام زرکشی فرماتے ہیں: حاصلِ کلام یہ ہے کہ مذکورہ حدیث ابو معاویہ اور شریک دونوں کے طریق سے حدیثِ حسن کے ایسے درجہ کو پہنچتی ہے جو قابلِ حجت ہے۔ یہ حدیث ضعیف بھی نہیں چہ جائیکہ موضوع ہو۔

خطیب بغدادی کا مذکورہ حدیث کو صحیح قرار دینا

خطیب بغدادی نے کہا ہے: اس سے مراد یہ ہے کہ یہ حدیث ابو معاویہ کے طریق سے صحیح ہے اور ہرگز باطل نہیں۔ اگرچہ کسی اور نے بھی ان سے یہ حدیث روایت کی ہو۔

امام سیوطی کی مذکورہ حدیث کے مقام ومرتبہ پر تحقیق

امام سیوطی نے فرمایا: حافظ ابوسعید علائی نے کہا ہے: حاصلِ کلام یہ ہے کہ مذکورہ حدیث اپنے طرق کے اعتبار سے حسن ہے۔ یہ صحیح بھی نہیں اور ضعیف بھی نہیں، چہ جائیکہ موضوع ہو۔

میں کہتا ہوں: شیخ الاسلام ابن حجر نے بھی اپنے فتویٰ میں یہی فرمایا ہے۔ میں نے امام علائی اور ابن حجر کا اس حدیث پر کلام اپنے ان تعقبات میں کیا ہے جو میرے موضوع احادیث پر ہیں۔

امام سیوطی نے ہی کہا: یہ حدیث صحیح قول کے مطابق حسن ہے، مگر صحیح نہیں جیسا کہ امام حاکم نے کہا اور نہ ہی موضوع ہے جیسا کہ ائمہ کی ایک جماعت نے کہا جن میں ابن الجوزی

بَيَّنْتُ حَالَهُ فِي التَّعَقُّبَاتِ عَلَى الْمَوْضُوْعَاتِ.[١]

فَتْوَى ابْنِ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيِّ فِي مَرْتَبَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

نَقَلَ فَتْوَى ابْنَ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيَّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمُنَاوِيُّ فِي 'فَيْضِ الْقَدِيْرِ' فَقَالَ: سُئِلَ عَنْهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي فَتَاوِيْهِ، فَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ، وَذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ. وَقَالَ: إِنَّهُ كَذِبٌ. وَالصَّوَابُ خِلَافُ قَوْلِهِمَا مَعًا، وَإِنَّهُ مِنْ قِسْمِ الْحَسَنِ لَا يَرْتَقِي إِلَى الصِّحَّةِ وَلَا يَنْحَطُّ إِلَى الْكَذِبِ. قَالَ: وبَيَانُهُ يَسْتَدْعِي طُوْلًا لٰكِنْ هٰذَا هُوَ الْمُعْتَمَدُ.[٢]

تَحْسِيْنُ الشَّوْكَانِيِّ وَالسَّخَاوِيِّ وَالصَّالِحِيِّ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ

قَالَ الشَّوْكَانِيُّ: إِنَّ الْحَدِيْثَ مِنْ قِسْمِ الْحَسَنِ، لَا يَرْتَقِي إِلَى الصِّحَّةِ، وَلَا يَنْحَطُّ إِلَى الْكَذِبِ. انْتَهٰى. وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ لِأَنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ وَالْحَاكِمَ قَدْ خُوْلِفَا فِي تَوْثِيْقِ أَبِي الصَّلْتِ، وَمَنْ تَابَعَهُ فَلَا يَكُوْنُ مَعَ هٰذَا الْخِلَافِ صَحِيْحًا، بَلْ حَسَنًا لِغَيْرِهٖ لِكَثْرَةِ طُرُقِهٖ، كَمَا بَيَّنَّاهُ. وَلَهُ طُرُقٌ أُخْرٰى ذَكَرَهَا صَاحِبُ اللآلِيءِ وَغَيْرُهُ.[٣]

---

(١) السيوطي، تاريخ الخلفاء، ١/١٧٠۔

(٢) المناوي في فيض القدير، ٣/٤٦۔

(٣) الشوكاني، الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة/٣٤٩۔

بھی ہیں۔ اس حدیث کا حال میں نے اپنے ان تعقبات میں واضح طور پر بیان کر دیا ہے جو موضوع احادیث پر ہیں۔

علامہ ابن حجر ہیتمی کا مذکورہ حدیث کے مقام و مرتبہ پر فتویٰ

امام مناوی نے 'فیض القدیر' میں اس حدیث پر ابن حجر ہیتمی کا فتویٰ نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حافظ ابن حجر سے اُن کے فتاویٰ میں اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے کہا: اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح کہا جب کہ علامہ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ دونوں قول جھوٹے ہیں۔ صائب رائے ان دونوں اَقوال کے خلاف ہے اور وہ یہ کہ یہ حدیث حسن کی اَقسام میں سے ہے۔ یہ نہ تو درجہ صحت کو پہنچ سکی ہے اور نہ ہی جھوٹ کے درجے تک گر سکی ہے۔ (بحث کو سمیٹتے ہوئے) وہ کہتے ہیں کہ اس پر بیان طوالت کا تقاضا کرتا ہے لیکن یہی معتمد قول ہے۔

علامہ شوکانی، سخاوی اور صالحی کا مذکورہ حدیث کو حسن قرار دینا

علامہ شوکانی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن کی اقسام میں سے ہے۔ یہ نہ تو درجہ صحت کو پہنچی ہے اور نہ ہی جھوٹ کے درجے تک گری ہے۔ یہی صائب رائے ہے، کیونکہ یحییٰ بن معین اور امام حاکم کا ابو الصلت الہروی اور ان کے متابع کی توثیق میں اختلاف ہے۔ اس اختلاف کے ہوتے ہوئے یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ کثرتِ طرق کی بنا پر حسن لغیرہٖ (کے درجے تک پہنچ جاتی) ہے، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس حدیث کے متعدد طرق ہیں جنہیں صاحبِ اللآليء امام سیوطی اور دیگر نے بیان کر دیا ہے۔

قَالَ السَّخَاوِيُّ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ.[١]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ طُوْلُوْنِ الصَّالِحِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.[٢]

اَلْقَوْلُ الصَّوَابُ فِي مَرْتَبَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

وَالصَّوَابُ أَنَّهُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ كَمَا انْفَصَلَ عَنْهُ السُّيُوْطِيُّ فِي 'اللآلَيءِ الْكُبْرٰى' وَ'التَّعَقُّبَاتِ' وَ'الدُّرَرِ' وَغَيْرِهَا، وَالسَّخَاوِيُّ فِي 'الْمَقَاصِدِ الْحَسَنَةِ' وَسَبَقَهُمَا إِلَيْهِ الْحَافِظَانِ، صَلاحُ الدِّيْنِ الْعَلائِيُّ فِي 'أَجْوِبَتِهٖ عَنِ الأَحَادِيْثِ الَّتِي تَعَقَّبَهَا السَّرَّاجُ الْقَزْوِيْنِيُّ عَلٰى مَصَابِيْحِ الْبَغَوِيِّ' وَادَّعٰى أَنَّهَا مَوْضُوْعَةٌ، وَابْنُ حَجَرٍ فِي فُتْيًا لَهُ، وَفِي 'أَجْوِبَتِهٖ' أَيْضًا عَنِ الأَحَادِيْثِ الْمَذْكُوْرَةِ.

وَفِي 'التَّيْسِيْرِ' لِلشَّيْخِ عَبْدِ الرَّؤُوفِ الْمُنَاوِيِّ: هُوَ حَسَنٌ بِاعْتِبَارِ طُرُقِهٖ.[٣]

وَفِي 'شَرْحِ ابْنِ حَجَرٍ عَلٰى هَمْزِيَّةِ الْبُوْصِيْرِيِّ': اَلتَّحْقِيْقُ أَنَّهُ حَسَنٌ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ كَلامٍ: فَثَبَتَ أَنَّهُ حَسَنٌ مُقَارِبُ الصَّحِيْحِ لِمَا عَلِمْتُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ حَجَرٍ: إِنَّ رُوَاتَهُ كُلَّهُمْ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ إِلَّا الْهَرَوِيَّ وَإِنَّ الْهَرَوِيَّ وَثَّقَهُ جَمَاعَةٌ وَضَعَّفَهُ آخَرُوْنَ.

---

(١) السخاوي، مقاصد الحسنة، ١/ ١٧٠ـ

(٢) الصالحي، الشذرة في الأحاديث المشتهرة/١٣١ـ

(٣) المناوي، التيسير بشرح الجامع الصغير، ١/ ٣٧٧ـ

امام سخاوی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے۔

محمد بن طولون صالحی نے بھی فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

مذکورہ حدیث کے مرتبہ پر صائب رائے

اِس حوالے سے صائب رائے یہ ہے کہ یہ حدیث مبارک حسن ہے۔ جیسا کہ امام سیوطی نے '**اللآليء الكبرىٰ**'، '**التعقبات**' اور '**الدرر**' میں اور امام سخاوی نے '**المقاصد الحسنة**' میں بیان کیا ہے۔ اس موقف میں دو حفاظ اِن ائمہ پر سبقت لے گئے ہیں: حافظ صلاح الدین العلائی نے امام بغوی کی 'مصابیح السنۃ' میں موجود احادیث پر سراج قزوینی کے اِعتراضات کا جواب دیا ہے جس میں سراج قزوینی نے دعویٰ کیا تھا کہ مذکورہ حدیث موضوع ہے۔ حافظ ابن حجر ہیتمی نے بھی اپنے فتویٰ میں مذکورہ احادیث پر وارد اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا ہے۔

شیخ عبد الرؤوف المناوی نے '**التيسير**' میں کہا ہے: یہ حدیث اپنے طرق کے اعتبار سے حسن ہے۔

'**شرح ابن حجر على همزية البوصيری**' میں ہے: محققہ (اور مختار) قول یہی ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ پھر اس قول کے بعد کہا: یہ بات ثابت شدہ ہے کہ مذکورہ حدیث حسن مقارب الصحیح ہے جیسا کہ میں نے ابن حجر ہیتمی کے اس قول سے جانا: اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے ابو الصلت الہروی کے۔ ہروی کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے جبکہ دیگر نے ضعیف بھی کہا ہے۔

وَفِي اللآلَيءِ: أَنَّ أَبَا الصَّلْتِ عَبْدَ السَّلَامِ بْنَ صَالِحٍ الْهَرَوِيَّ هٰذَا لَمْ يَنْفَرِدْ بِهٖ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، بَلْ تَابَعَهٗ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَيْدِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ كَمَا قَالَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ.

ثُمَّ نَقَلَ عَنِ الْخَطِيْبِ فِي 'تَارِيْخِهٖ' قَالَ: قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْبَارِيُّ: سَأَلْتُ يَحْيٰى عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ فَقَالَ: هُوَ صَحِيْحٌ.(١)

وَفِي 'جَمْعِ الْجَوَامِعِ أَوِ الْجَامِعِ الْكَبِيْرِ' لِلسُّيُوْطِيِّ بَعْدَ نَقْلِهٖ لِقَوْلِ مَنْ صُوِّبَ أَنَّهٗ مِنْ قِسْمِ الْحَسَنِ مَا نَصُّهٗ: قَدْ كُنْتُ أُجِيْبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ دَهْرًا إِلٰى أَنْ وَقَفْتُ عَلٰى تَصْحِيْحِ ابْنِ جَرِيْرٍ لِحَدِيْثِ عَلِيٍّ فِي 'تَهْذِيبِ الآثَارِ' مَعَ تَصْحِيْحِ الْحَاكِمِ لِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فَاسْتَخَرْتُ اللهَ تَعَالٰى وَجَزَمْتُ بِارْتِفَاعِ الْحَدِيْثِ مِنْ مَرْتَبَةِ الْحَسَنِ إِلٰى مَرْتَبَةِ الصِّحَّةِ.(٢)

وَقَدْ قَالَ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ غَانِمِ الْمَقْدِسِيُّ فِي كِتَابِهٖ: 'حَلُّ الرُّمُوْزِ وَمفَاتِيْحُ الْكُنُوْزِ' لَدٰى ذِكْرِهٖ لِحَدِيْثِ: ﴿أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا﴾ مَا نَصُّهٗ: فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ شَيْءٌ حَتّٰى يَمُرَّ بِالْبَابِ.(٣)

(١) السيوطي، اللآليء المصنوعة، ١/٣٠٤۔

(٢) السيوطي، جمع الجوامع، ١٣/٤١٠۔

(٣) عز الدين بن عبد السلام، حل الرموز ومفاتيح الكنوز/٦٩۔

امام سیوطی کی کتاب 'اللآلیء المصنوعة' میں ہے: ابو الصلت عبد السلام بن صالح الہروی اس حدیث کو ابو معاویہ سے روایت کرنے والا تنہا راوی نہیں ہے، بلکہ اس حدیث کو ذکر کرنے میں محمد بن جعفر الفیدی نے بھی اُن کی اتباع کی ہے اور وہ ثقہ ہیں جیسا کہ یحییٰ بن معین نے کہا ہے۔

پھر اُنہوں نے خطیب بغدادی کی 'تاریخ بغداد' سے یہ قول بھی نقل کیا ہے: قاسم بن عبد الرحمان الانباری نے کہا ہے: میں نے یحییٰ بن معین سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے کہا: یہ صحیح ہے۔

امام سیوطی نے 'جمع الجوامع' (الجامع الکبیر) میں اس حدیث مبارک کو ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس پر صائب قول یہی ہے کہ یہ حدیث حسن کی اَقسام میں سے ہے۔ میں ایک عرصے تک اس حدیث پر جواب دیتا رہا ہوں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن جریر کے 'تهذيب الآثار' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اور حاکم کے ('المستدرک' میں) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو صحیح کہنے کے موقف پر میں نے توقف اختیار کیے رکھا حتی کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استخارہ کیا (کہ وہ مجھے اس حدیث کے اصل مرتبہ سے آگاہ فرمائے)۔ اس پر میں نے اس حدیث کو حسن کی بجائے مرتبۂ صحت پر پایا۔

شیخ عزالدین بن عبد السلام بن احمد بن غانم المقدسی اپنی کتاب 'حل الرموز ومفاتيح الكنوز' میں حدیث مبارک: 'میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے' کی شرح میں فرماتے ہیں: شہر سے کوئی بھی چیز صرف دروازے کے راستے ہی گزر سکتی ہے۔

قَالَ الشَّيْخُ إِسْمَاعِيْلُ الْحَقِّيُّ صَاحِبُ 'رُوْحِ الْبِيَانِ' فِي اللَّوَائِحِ فِي لَائِحَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: ﴿أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا﴾، بَعْدَ مَا ذَكَرَ أَنَّ الْبَابَ يُعَدُّ مِنَ الْبَيْتِ وَأَجْزَائِهِ مَا نَصُّهُ: فَعُلِمَ مِنْهُ أَقْرَبِيَّةُ عَلِيٍّ رضي الله عنه لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ سَائِرِ الْأَصْحَابِ فِي الْعِلْمِ اللَّدُنِّيِّ، فَهُوَ أَسْرَارُ الْخَلِيْقَةِ عَلَى التَّحْقِيْقِ، وَهُوَ قُطْبُ الْوُجُوْدِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّجَلِّيِّ الْحَقِّيِّ بَعْدَ الْعِلْمِيِّ وَالْعَيْنِيِّ.

ثُمَّ قَالَ: وَاعْرَفْ سِرَّ رُجُوْعِ سِلْسِلَةِ أَرْبَابِ الطُّرُقِ مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ إِلَيْهِ رضي الله عنه دُوْنَ غَيْرِهِ، وَالتَّفْصِيْلُ أَنَّ لِكُلِّ وَلِيٍّ حَالَةً غَالِبَةً فِي ذَاتِهِ مِنَ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْفَيْضِ وَالْبَسْطِ وَالشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْحَقِيْقَةِ فَأَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه وَمَنْ يَلِيْهِ فِي الْخِلَافَةِ لِكُلٍّ مِنْهُمْ فِي الْمَرَاتِبِ الْأَرْبَعِ لٰكِنِ الْمَعْرِفَةُ كَانَتْ غَالِبَةً فِي الصِّدِّيْقِ، وَالشَّرِيْعَةُ فِي الْفَارُوْقِ، وَالطَّرِيْقَةُ فِي ذِي النُّوْرَيْنِ، وَالْحَقِيْقَةُ فِي الْمُرْتَضٰى. انْتَهى الْمُرَادُ مِنْهُ بِلَفْظِهِ.(١)

وَالْآثَارُ بِهٰذَا كَثِيْرَةٌ وَيُغْنِي عَنْهَا مَا هُوَ مُتَدَاوَلٌ مِنْ حِكَمِهِ الْعَجِيْبَةِ، وَمَعَارِفِهِ الْغَرِيْبَةِ الَّتِي لَمْ يُنْقَلْ مِثْلُهَا عَنْ غَيْرِهِ بِحَيْثُ مَنْ وَقَفَ عَلَيْهَا رَأَى الْعَجَبَ الْعُجَابَ، وَجَزَمَ بِأَنَّهُ الْبَحْرُ الْعِبَابُ، وَذٰلِكَ أَعْظَمُ دَلِيْلٍ عَلٰى صِدْقِ هٰذَا الْخَبَرِ. وَإِنَّهُ بَابُ مَدِيْنَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ.

---

(١) ذكره أبو جعفر الكتاني في جلاء القلوب من الأصداء الغينيّة، ١/٩٢-٩٣.

شیخ اسماعیل حقی صاحب 'روح البیان' نے اس حدیث مبارک: 'میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے' کے ضمن میں کہا ہے۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ دروازہ گھر اور اُس کے اَجزاء میں شمار ہوتا ہے، وہ لکھتے ہیں: آپ نے جو بیان کیا اس کا مضمون کچھ یوں ہے: اس حدیث سے تمام صحابہ کرام میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ علم لدنی میں اَقربیت جانی جاسکتی ہے اور بلاشک و شبہ یہ اَسرارِ خلافت ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد علمی اور عینی تجلی کے ساتھ حقی تجلی میں قطب الکائنات ہیں۔

آگے فرماتے ہیں: پس تو جان لے کہ اَہلِ حق میں سے اَربابِ طُرُق کے سلاسل کا صرف آپ کی طرف لوٹنے کا راز اور تفصیل یہ ہے کہ ہر ولی پر اس کی ذات میں جلال، جمال، فیض، بسط، شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت کی کوئی حالت غالب ہوتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت میں ان کے بعد آنے والوں میں سے ہر ایک چار چار مراتب کا حامل تھا لیکن معرفت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر غالب تھی، شریعت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر غالب تھی، طریقت حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ پر غالب تھی اور حقیقت حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ پر غالب تھی۔

اس ضمن میں بہت سارے آثار ہیں اور ان سے وہ شے بے نیاز کر دیتی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حیرت انگیز حکمتوں اور منفرد معارف سے متداول ہیں جو کہ ان کی مثل کسی اور سے مروی نہیں ہوئے۔ اس طرح کہ جو ان سے واقف ہوا اس نے عجائبات کا مشاہدہ کرلیا اور اس نے یقین کرلیا کہ آپ علم کے بحر زخار ہیں۔ یہ اس حدیث کے سچ ہونے پر سب سے قوی دلیل ہے اور یہ کہ آپ ہی مدینہ علم نبوی کے دروازے ہیں۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

۱. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦٤-۲٤۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦٤-۲٤۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳. ازرقی، ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن الولید بن عقبہ (م ۲۲۳ھ)۔ **أخبار مكة وما جاء فيها من الآثار**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ الثقافہ، ۱٤۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء۔

٤. ابو اسحاق الشیرازی، ابراہیم بن علی بن یوسف (۳۹۳-٤۷٦ھ)۔ **طبقات الفقهاء**۔ بیروت، لبنان: دار القلم۔

۵. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤-۲۵٦ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱٤۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٦. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹٤-۲۵٦ھ/ ۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/ ۸۲۵-۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱٤۰۹ھ۔

۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤-٤۵۸ھ/

۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء) ۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۰. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء) ۔ **العلل۔** بیروت، لبنان: عالم الکتب +مکتبۃ النہضیہ العربیہ، ۱۴۰۹ھ۔

۱۱. ثعلبی، ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم النیسابوری (م۴۲۷ھ)۔ **الکشف والبیان (المعروف تفسیر الثعلبی)۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء۔

۱۲. ابن ابی حاتم، ابو محمد عبد الرحمٰن رازی (۲۴۰-۳۲۷ھ/ ۸۵۴-۹۳۸ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم۔** سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

۱۳. ابن حاج، ابو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد عبدری فاسی مالکی (م۷۳۷ھ)۔ **المدخل۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۱۴. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱۵. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تعجیل المنفعہ بزوائد رجال الأئمۃ الأربعہ۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

۱۶. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري۔** لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۷. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **القول المسدد في الذب عن مسند أحمد۔** قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۴۰۱ھ۔

۱۸. ابن حجر ہیتمی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹-۹۷۳ھ/۱۵۰۳-۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقة۔** قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

۱۹. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۲۰. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۱. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **الفقيه والمتفقه۔** السعودیہ: دار ابن الجوزی، ۱۴۲۱ھ۔

۲۲. دار قطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **العلل الواردة في الأحاديث النبوية۔** الریاض، سعودی عرب، دار الطیبہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۲۳. ابن دقیق العید، تقی الدین (م ۷۰۲ھ)۔ **الاقتراح في بيان الاصطلاح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۲۴. دولابی، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (۲۲۴-۳۱۰ھ)۔ **الکنی والأسماء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔

۲۵. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۲۶. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **تاریخ الاسلام ووفیات المشاهیر والأعلام**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۲۷. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **المنتقی من منهاج الاعتدال**۔

۲۸. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **الموقظة في علم مصطلح الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۵ھ، + حلب، شام: مکتبۃ المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۱۲ھ۔

۲۹. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۳۰. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳-۶۰۶ھ/۱۱۴۹-۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٣١. زرقانی، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/١٦٤٥-١٧١٠ء)۔ **شرح المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٣٢. زرکشی، بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤٥-٧٩٤ھ)۔ **التذكرة في الأحاديث المشتهرة**، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٣٣. زیلعی، جمال الدین عبد اللہ بن یوسف بن محمد الحنفی (م٧٦٢ھ)۔ **تخريج الأحاديث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ١٤١٤ھ۔

٣٤. سخاوی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد (٨٣١-٩٠٢ھ/١٤٢٨-١٤٩٧ء)۔ **المقاصد الحسنة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٣٥. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع البصری الزہری (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الكبرىٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣٦. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الآليء المصنوعة في الأحاديث الموضوعة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٣٧. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الإتقان في علوم القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

٣٨. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **تاريخ الخلفاء**۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق

الجدید۔

۳۹. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹-۹۱۱ھ/۱٤٤٥-۱٥۰٥ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ + دار احیاء التراث العربی۔

٤۰. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹-۹۱۱ھ/۱٤٤٥-۱٥۰٥ء)۔ **الدرر المنتثرۃ فی الأحادیث المشتھرۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: جامعۃ الملک سعود۔

٤۱. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹-۹۱۱ھ/۱٤٤٥-۱٥۰٥ء)۔ **جمع الجوامع المعروف بـ: الجامع الکبیر**۔

٤۲. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲٥۰ھ/۱۷٦۰-۱۸۳٤ء)۔ **الفوائد المجموعۃ في الأحادیث الموضوعۃ**۔ مصر: مطبع مصطفٰی البابی الحلبی و اولادہ، ۱۳۸۳ھ/۱۹٦٤ء۔

٤۳. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱٥۹-۲۳٥ھ/۷۷٦-۸٤۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱٤۰۹ھ۔

٤٤. ابن صلاح، ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمان الشہر زوری (٥۷۷-٦٤۳ھ)۔ **معرفۃ أنواع علوم الحدیث (المعروف بـ: مقدمۃ ابن الصلاح)**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر المعاصر، ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء۔

٤٥. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-

۳٦۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: **مکتبۃ المعارف**، ۱٤۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٤٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**، **بیروت**، **لبنان**: دار الفکر، ۱٤۱۸ھ/۱۹۹۷ء۔

٤٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ **موصل**، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ، ۱٤۰٤ھ/۱۹۸۳ء۔

٤۸. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲٤-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **تهذيب الآثار**۔ مصر، القاہرہ: مطبعۃ المدنی۔

٤۹. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲٤-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **جامع البيان في تفسير القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱٤۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۵۰. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸-٤٦۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱٤۱۲ھ۔

۵۱. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳٦۸-٤٦۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **جامع بيان العلم وفضله**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ۔

۵۲. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲٦-۲۱۱ھ/ ۷٤٤-۸۲٦ء)۔ **تفسير القرآن**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱٤۱۰ھ۔

۵۳. عبد بن حمید، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲٤۹ھ/۸٦۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱٤۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

٥٤. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧-٣٦٥ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

٥٥. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٥٦. غزالی، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد (م٥٠٥ھ)۔ **إحياء علوم الدين۔** مصر: مطبعہ عثمانیہ، ١٣٥٢ھ/١٩٣٣ء۔

٥٧. غزالی، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (م٥٠٥ھ)۔ **قواعد العقائد۔** بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٥٨. غماری، احمد بن محمد بن الصدیق الحسنی المغربی (م ١٣٨٠ھ)۔ **فتح الملك العلي بصحة حديث باب مدينة العلم علي۔ المكتبة التخصصية للرد على الوهابيه**

٥٩. ابن قدامہ، ابومحمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ المقدسی (٥٤١-٦٢٠ھ)۔ **إثبات صفة العلو۔** کویت: الدار السّلفیہ، ١٤٠٦ھ۔

٦٠. قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤-٣٨٠ھ/٨٩٧-٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٦١. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن ضوء بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ۔

٦٢. ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٦٣. محبّ طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦١٥-٦٩٤ھ/١٢١٨-١٢٩٥ء)۔ **ذخائر العقبى في مناقب ذَوِي القربى**۔ مصر: دارلکتب المصریہ۔

٦٤. محمد الکتانی، ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن ادریس بن محمد الزمزمی (١٢٧٤-١٣٤٥ھ/١٨٥٧-١٩٢٧ء)۔ **جلاء القلوب من الأصداء الغينية ببيان إحاطته ﷺ بالعلوم الكونية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٧١ء۔

٦٥. مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (٦٤٣ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٦٦. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ١٠١٤ھ/ ١٦٠٦ء)۔ **مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١ء۔

٦٧. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢-١٠٣١ھ/١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٦٨. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢-١٠٣١ھ/١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **التيسير بشرح الجامع الصغير**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الامام الشافعی، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٦٩. نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار

(٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٧٠. ابو نعیم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٧١. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٧٢. یحیی ابن معین، ابو زکریا ابن عون بن زیاد بن بسطام بن عبد الرحمٰن المري بالولاء البغدادی (١٥٨-٢٣٣ھ)۔ **التاریخ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامیہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٧٣. یعقوبی، احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب ابن واضح الکاتب العباسی (م٢٧٤ھ/٨٩٧ء)۔ **التاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔